

A romantic couple is shown in a close embrace on a balcony at night. The man, with dark hair and a beard, is wearing a dark suit over a light-colored shirt. The woman has long, dark hair and is wearing a black, long-sleeved top. They are looking at each other with affection. The background is a blurred night scene with some greenery and a railing.

ابنِ آدم

لیکچر سفر

لیو سفر

ابن آدم

رات کی تاریکی میں وہ مسلسل بل کھاتی ہوئی پہاڑ سے نیچے گہرائی کھائی کی طرف گرتی
جارہی تھی پہاڑ پر بنی مضبوط چٹانوں کی وجہ سے اس کا سر کئی جگہ سے پھٹ چکا تھا
ہزار کوشش کے باوجود وہ خود کو اس کھائی میں جانے سے روکنے میں ناکام ہو رہی تھی
وہ جانتی تھی کہ اس کھائی میں گرنے کا مطلب موت ہے صرف موت..... اس سے
پہلے کہ وہ کھائی میں گرتی ایک زوردار آواز اسکی سماعت سے ٹکڑائی

زل زل اٹھ جاؤ اب

تحرروبانے اسے جھنجھوڑ کر خواب سے بیدار کر دیا تھا اٹھ جاؤ اب اور کتنا لیٹ کرنا ہے
تم نے تحرروبانے اسے پھر سے جھنجھوڑتے ہوئے بیدار کیا تھا سب تیار ہو چکے ہیں
تحرروبا زل کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر اپنی بات کی تشریح کرنے لگ گئی
تھی

زل نے ایک نظر موبائل سکرین کو دیکھا جہاں صبح کے چھ بج رہے تھے اور تحرروبا کی
کسی بات کا جواب دیئے بغیر واپس آنکھیں بند کر لی
موبائل کے ٹائم پر مت جاؤ بہن یہ تم اپنے باپ کے گھر نہیں لیٹی ہوئی جہاں تم 9 بجے
تک سو سکتی ہو

اگر زل شہزادی تم نیند کی خمارگی میں بھول رہی ہو تو میں تمہیں یاد کروادیتی ہوں
کہ ہم اس وقت اپنے اپنے گھر سے 18 گھنٹے کی مسافت پر برف سے ڈھکے دو
خوبصورت پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی ایک سندرسی جھیل کے کنارے

کمپنگ کئے ہوئے ہیں ہم جب یہاں پہنچے تھے تو شام ہو چکی تھی اس لئے ہمیں یہاں
ہی رکنا پڑا

تہرو باچہ رئے پر بناوٹی غصہ لائے آنکھیں پھیلائے زل کو گھورتے ہوئے تیز تیز بولتی
جار ہی تھی

زل نے تہرو باکی اس لمبی لائن کو اگنور کیا اور کمپ کے تمبو کی زیپ کھول کر باہر
جھانکنے لگی جہاں واقعی ہی سب لوگ صبح سویرے ہی کمپوں سے نکل کر جانے کی
تیار یوں میں مصروف تھے

یہاں رکنے کا آئیڈیا کس منحوس کا تھا زل دانت پیستے ہوئے واپس لیٹ گئی تھی کل
شام کے تمام واقعات ہی اسے بھول چکے تھے

اس منحوس کا..... تہرو بانے بے تکلفی سے زل ہی کی طرف اشارہ کر دیا تھا..... اور
اس منحوس کا جو سالار قافلہ بنا ہوا ہے

.....شٹ اپ

زل نے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے شٹ اپ کال دی اور پھر کل رات کے متعلق سوچنے لگی یونیورسٹی کا سیشن اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا وہ اپنے کلاس کے گروپ کیساتھ تین دن کے ٹور پر یہاں آئی تھی آج دوسرا دن تھا اور آج ان سب کو پہاڑ کراس کرتے ہوئے نیچے ویلی تک جانا تھا ہوٹل میں قیام کرنے کی بجائے جھیل کنارے کمپنگ کرنے کا آئیڈیا کس کا تھا

ہوٹل کی بجائے جھیل کنارے کمپنگ کرنے کا آئیڈیا سب کے لئے ایک نیا تجربہ تھا اس لئے سب جلدی سے راضی بھی ہو گئے تھے ان سب کے برعکس زل تو اس ٹور پر آنے کے لئے تیار تک نہ تھی کیونکہ اتنے لوگوں میں وہ کبھی کمفرٹیبل نہیں ہو پاتی تھی وہ چپ چاپ سی الگ تھلگ رہنے والی لڑکی تھی ایسا نہیں تھا کہ اسے لوگوں میں گھلنا ملنا پسند نہیں تھا بس اس نے کچھ وہم پال رکھے تھے جو ہمیشہ اڑے آجاتے تھے ہمیشہ کی طرح اس بات بھی اس کی بچپن کی دوست تہر و باجو بچپن سے لے کر یونیورسٹی تک اس کیساتھ تھی وہ زل کو یہاں بھی کھینچ لائی تھی

مجھے لگتا ہے شہزادی صاحبہ تمہارے ویلی تک جانے کا کوئی ارداہ نہیں ہے میں تو چلی
تم یہاں سکون سے اپنی نیند پوری کرو شہزادی زمل

وہ طنزیہ سے انداز میں جملہ کھینچتے ہوئے بیگ اٹھائے باہر نکل گئی

زمل نے باہر جھانک کر دیکھا تو ماسوائے اس کے سب ہی تیار ہو چکے تھے وہ جانتی تھی
کہ یہاں اس کے انتظار میں کوئی بھی نہیں روکے گا اس لئے وہ مزید وقت ضائع کئے
بغیر کمپ سے نکل آئی جھیل کنارے کچھ دوست لکڑیوں کی آگ پر چائے پکانے میں
مصروف تھے اور کچھ لوگ فوٹو گرافی کر رہے تھے وہ ان سب سے نظریں چرائے
خاموشی سے جھیل کنارے چلتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتی چلی گئی شہزادی جلدی
آنا... تھروبا کی آواز سنی ان سنی کرتے ہوئے وہ چلتی گئی اس کا نام زمل تھا البتہ وہ
میٹرک تک ہر کتاب کے پہلے صفحے پر اپنا نام زمل شہزادی لکھتی آئی تھی کیونکہ تب
تک اسے لگتا تھا کہ وہ پرستان کی شہزادی ہے مگر جیسے جیسے وہ زندگی میں آگے بڑھتی
گئی اسے احساس ہوتا گیا کہ شہزادیاں گوری چٹی پر اعتماد اور غالب شخصیت کی مالک

ہوا کرتی ہیں اس لئے اس کے گندمی ہلکے سانولے رنگ اور شخصیت کیساتھ شہزادی لفظ صرف ایک مذاق ہے اس لئے وہ خود کو شہزادی کہنا اور لکھنا چھوڑ چکی تھی مگر تھر و باب بھی کبھی کبھار اس کو چڑانے کے لئے اسے شہزادی بول دیا کرتی تھی شام ہوتے ہی وہ تمام لوگ ویلی سے واپس اپنے کیمپوں میں لوٹ چکے تھے جھیل کے کنارے جلتی ہوئی لکڑیوں کے گرد بیٹھے وہ سب بیتے ہوئے لمحوں کو یاد کر رہے تھے ہر کوئی یادوں کے گلدستے میں اپنا حصہ ڈالنے میں مصروف تھا ان سب سے ہٹ کر زمل کچھ فاصلے پر خاموش بیٹھی گہری سوچ میں مبتلا تھی وہ گزری ہوئی رات کے متعلق سوچ رہی تھی جب وہ سب سے نظریں چرائے کمپوں سے دور جھیل میں نہانے چلی گئی تھی یہ محض حسن اتفاق تھا کہ جس خیالی دنیا کے متعلق وہ بچپن میں کہانیاں سنتی آئی تھی وہی سب منظر یہاں تھا پہاڑوں سے اترتے قدرتی چشمے کا پانی اپنے اندر خاص خصوصیت رکھتا ہے جو کئی بیماریوں کی شفا اور ظاہری خوبصورتی کا

خزانہ اپنے اندر سموئے ہوتا ہے وہاں نہاتے ہوئے اس کے ساتھ کچھ عجیب ہوا تھا مگر وہ عجیب چیز کیا تھی یہ ابھی تک وہ سمجھ نہیں پارہی تھی

جب سب گروپ فوٹوز بنا رہے تھے تب تم نے سردار کیساتھ فوٹوز کیوں نہیں بنوائی موبائل کی سکرین پر مگن تھر و باسارے دن کی فوٹو گرافی دیکھتے ہوئے اچانک رک کر اس سے سوال پوچھنے لگی تھی سردار ان کی ہی کلاس کا ایک خوبصورت جوان تھا وہ نام کا ہی نہیں کام کا بھی سردار ہی تھا ایک غالب شخصیت کا مالک جو اپنی بات منوانا اور کرنا جانتا تھا ہمیشہ سب اس کی ہاں میں ہی ہاں ملاتے تھے اور اس کے پیچھے پیچھے ہی چلتے تھے غالب شخصیت ہمیشہ لڑکیوں میں مقبول رہتی ہے اس لئے سردار بھی کلاس کی لڑکیوں میں کافی مقبول تھا ہر وقت لڑکیوں کا جھرمٹ اس کے گرد رہتا تھا

تھر و بازل کے دل میں سردار کے لئے چھپے ہوئے جذبات اچھے سے جانتی تھی اور یہ بھی کہ زمل کبھی اس سب کا اظہار سردار سے نہیں کر پائے گی

زل کہاں مگن ہو تہر و بانے اسے جھنجوڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا کم از کم آج تمہیں
..... خاموش نہیں رہنا چاہیے جب سب تصویریں بنوا رہے تھے تب تم بھی

مجھے اس کیساتھ پکچر بنوانے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے وہ سنجیدہ لہجے میں انکاری ہو
گئی تھی تمہیں پورا انٹرسٹ ہے بٹ تم میں ہمت نہیں ہے کہ تم اس سے بات کر سکو
تم بھول رہی ہو کہ ہم دونوں آپس میں بات کرتے رہے ہیں تہر و با مگر وہ مجھے ایک
دوست کی حد تک ہی رکھنا چاہتا ہے اور ویسے بھی جس کے گرد اتنی ماڈرن لڑکیاں
گھومتی ہوں وہ مجھ میں بھلا کیسے انٹرسٹ دیکھائے گا

ان سو کالڈ ماڈرنز کے لئے جگہ تم نے خود خالی کی ہے زل اگر تم یوں دور دور رہو گی تو
کوئی اور خالی جگہ دیکھ کر قریب قریب تو جائے گا ناں

مجھے خود کو کسی دوسرے پر مسلط کرنا اچھا نہیں لگتا تہر و با اور یہ بات تم بھی اچھے سے
جانتی ہو

تم بھی سو کالڈ گھسپیٹہ فلاپ ڈرامہ کر رہی ہو ایک طرف تو تم خود اس سے بات نہیں کر پاتی کیونکہ تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہیں ریجیکٹ کر دے گا اور دوسری طرف تمہیں اس کیساتھ دوسری لڑکیوں کا بات کرنا بھی پسند نہیں

..... ہاں تو کیا ضروری ہے کہ میں

میری بھولی شہزادی میری اماں کہا کرتی ہیں کہ جہاں شہد ہو وہاں مکھیاں تو ہوں گی ہی مکھیاں مارنے کی بجائے شہد کو محفوظ کرو

تو میں کیا کروں وہ سوالیہ انداز میں تہر و با کو دیکھنے لگی تھی

اظہار شہزادی اظہار تہر و با آنکھ مارتے ہوئے مسکرائی میں تو کہتی ہوں کہ آج رات اس کو چونکا دے جب سب مکھیاں میرا مطلب یہ لڑکیاں سو جائیں تو اس کے کمپ

میں جا کر اظہار محبت کر ڈال

تم پاگل و گل تو نہیں ہو گئی لڑکی

پاگل تو وہ ہو جائے گا تم میں اتنی ہمت دیکھ کر..... اس سے زیادہ رومنٹک موسم اور جگہ
کیا ہو سکتی ہے شہزادی

اپنی یہ شہزادی شہزادی والی بکو اس بند نہیں کر سکتی تم ___ وہ چڑتے ہوئے اسے
گھورنے لگی تھی

آنکھیں مت دیکھایا کرو مجھے شہزادی ___ وہ شہزادی لفظ کھینچتے ہوئے زل کو بھی
اپنے ساتھ کھینچ لائی تھی جہاں پہلے سے سب بیٹھے اپنی باتوں میں مگن تھے
زل تم بھی کوئی بات کرو کیا یہاں بھی الگ تھلگ ہی رہو گی ___ سردار نے فوری
اسے اپنے پاس جگہ دی تھی جہاں وہ شرماتے ہوئے دھڑکتے دل کیساتھ بیٹھ گئی تھی وہ
ہمیشہ سے اپنے دل میں اس کے لئے جذبات رکھتی تھی مگر انکار کے ڈر سے کبھی
اظہار نہیں کر پائی تھی اس کے دل میں اپنے رنگ و روپ کو لے کر ایک ایسا احساس
کمتری بیٹھ ہوا تھا جو ہمیشہ ہر کام میں رکاوٹ بن جاتا تھا وہ کھل کر کسی کے سامنے بول
نہیں پاتی تھی اپنا موقف بیان نہیں کر پاتی تھی بس ہر کسی کی ہاں میں ہاں ملا دیا کرتی

تھی اسے ہمیشہ سے یہی لگتا تھا کہ اپنا موقف دینے کے چکر میں وہ کچھ غلط بول بیٹھے گی جس سے سب اس کا مذاق اڑانے لگے جائیں گے یہی خوف اب بھی اس کے چہرے سے جھلک رہا تھا جب وہ سردار کے پاس دونوں ہاتھ آگ کی طرف کئے خاموش بیٹھی تھی

میری تو شادی کی ڈیٹ فکس ہے یہاں سے جاتے ہی بس اس کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی

میں تو امریکہ جانے کی تیاری کر رہی ہوں

میں اپنا بزنس شروع کروں گی

مجھے تو بس آزاد رہنا ہے مزید جھنجھٹ مجھ سے نہیں پالیں جائیں گے

مجھے بزنس کا شوق ہے اور میں یہ ضرور کروں گی _____ سردار کے سوال پر ہر کوئی

اپنا فیوچر پلان بتا رہا تھا اور اب زمل کا نمبر تھا جس کا دل زور سے دھڑکنے لگا کہ وہ کیا

پلان بتائے کیونکہ اس کے پاس کوئی فیوچر پلان ہے ہی نہیں تھا

زل تم یہاں سے واپسی پر کیا کرنے والی ہو _____ سردار اس کے خاموش چہرے کی طرف مخاطب ہوا

یہ تمہارے ساتھ ہی رہے گی سردار _____ زل کو خاموش دیکھ کر تہر و با جھٹ سے بول دی تھی میرا مطلب یہ اپنے بھائی اور بھابی کے ویلفئیر کالج کو جوائن کرے گی اور اس کیساتھ ہی تو تمہارے ڈیڈ نیا پر اجیکٹ لگا رہے ہیں _____ تہر و بانے جلدی سے صورتحال کو سنبھال لیا تھا ایک لمحے کے لئے اس کا جواب سن کر زل کیساتھ سردار بھی چونک گیا تھا مگر تہر و با میں یہی ایک ٹیلنٹ تو کوٹ کوٹ کر بھرا تھا کہ اسے موقع کی مناسبت سے بات بنانی آ جاتی تھی

اس کا مطلب زل اپنے کیریئر فلاحی کام سے شروع کرے گی اور نہیں تو کیا زل کو نسا اپنے بھائی سے کم ہے جو نیک کام میں دیر کرے

اور تہر و با _____ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا اس میں پوچھنے والی بات کیا ہے بھئی تہر و با تو وہاں ہی ہو گی جہاں زل ہو گی کیوں زل

ہاں ہم دونوں نے وٹلیفیر کالج جوائن کرنا ہے۔۔۔ سب کے سامنے زل نے بھی حامی بھری تھی حالانکہ اس سے پہلے دونوں میں اس متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی

میری کچھ جاننے والی لڑکیاں ہیں اگر تم وٹلیفیر کالج میں ہوگی تو میں ان کو وہاں ہی بھیج دیتی ہوں تم ہوگی تو زیادہ اچھے سے ان کا خیال بھی رکھ پاوگی

ہاں کیوں نہیں تم ضرور بھیجنا ہم دونوں مل کر ان کا خیال رکھیں گی تھروبانے جھٹ سے جواب دیا تھا

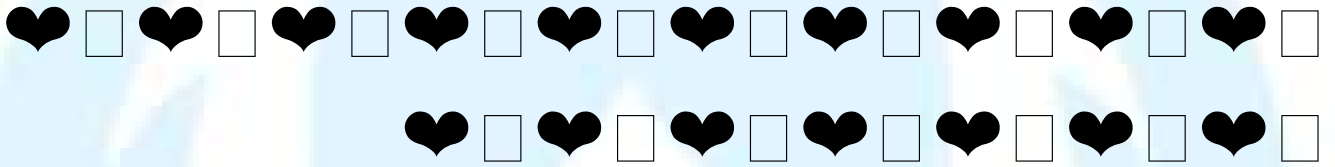
کچھ دیر یونہی باتیں کرتے سب اپنے اپنے کمپوں میں لوٹ گئے تھے آج آخری رات ہے پھر یہ موقع کبھی نہیں آئے گا زمل تمہیں اس سے اپنے دل کی بات کہہ دینی چاہیے تھروبانے اسے ایک بار پھر سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کمپ میں واپس آنے کے بعد وہ کچھ دیر تک تھروبا کا لیکچر سنتی رہی اور پھر اپنے اندر موجود تمام ہمت کو جمع کر کے اپنے کمپ سے نکلتے ہوئے اس کے کمپ کی طرف چل دی اس نے اندر جھانک

کر دیکھا تو ایک دم سناٹا تھا سر دار کا کمپ بلکل خالی تھا وہ اس وقت کہاں جاسکتا ہے کسی اور کمپ میں؟؟ وہ خود سے مخاطب ہوئی پتہ نہیں اس کی زندگی میں کون ہوگی کون نہیں مجھے یوں اس کے کمپ تک نہیں آنا چاہیے تھا اس نے لمحے بھر کے لئے خود کو کوسا اور وہاں سے دور ہٹ گئی جتنی دور یہاں سے اس کا اپنا کمپ تھا اس سے کچھ زیادہ قدم چل کر وہ دوبارہ ڈھلون سے نیچے اتر کر آبشار میں نہا سکتی تھی اس سے بہترین موقع کیا ہو سکتا تھا کہ وہ چپ چاپ بغیر کسی کو خبر کئے پہاڑوں سے اترتی آبشار کے آب حسن میں نہا لیتی جو اس کے خیال میں اس کے اپنے حسن میں اضافہ کر سکتا تھا وہ دبے قدموں کیساتھ مخالف سمت میں ڈھلون کی طرف بڑھتی چلی گئی

وہ ڈھلون سے اتر کر درختوں کی اوٹ کے پیچھے گئی ڈھلون سے گرتے پانی کی آواز تیز میوزک کی طرح مسلسل بجتی جا رہی تھی یہ وہی جگہ تھی جہاں وہ ایک رات پہلے بھی نظریں چھپائے آگئی تھی اس نے ایک نظر چاروں طرف دوڑائی چاند کی روشنی اتنی

زیادہ بھی نہیں تھی کہ دور تک دیکھا جاسکتا اور یہی وہ چاہتی تھی کہ کوئی اس طرف آئے بھی تو اس کی نظر اس تک نہ پہنچ پائے اس نے پتھر پر بیٹھ کر حسن کے بہتے دریا کی دھار کے نیچے ابھی سر کیا ہی تھا کہ اس کے بدن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ پیچھے کو گری کسی نے اس کے بدن کو پورا زور سے جھٹک دیا تھا اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی جس کی آواز گرتے ہوئے پانی کے شور میں دفن ہو کر رہ گئی تھی ابھی اس کے حواس بحال نہیں ہوئے تھے کہ اسے ہوا میں معلق ایک نوجوان نظر آئے جو بغیر سہارے کے ہوا میں لٹک رہا تھا کسی نے اس پر تشدد کر کے اس کی یہ حالت کی تھی زمل کو اپنا بدن بھی جھکڑا ہوا محسوس ہونے لگا وہ مسلسل چیخیں مارنے لگی مگر بے سود۔ وہاں کوئی تھا ہی نہیں جو اس کی آواز سنتا اور نہ ہی کسی کو علم تھا کہ وہ کہاں ہے وہ ٹانگوں میں سر دبائے چیخ رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے بدن سے کوئی چیز الگ ہوتی محسوس ہوئی اسے اپنا جسم کچھ ہلکا محسوس ہوا چیخوں کی شدت سے اس کا گلہ بیٹھ چکا تھا اس نے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی کہ اچانک وہ لٹکتا ہوا بدن اس کے سامنے نیچے آگرا اس نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی تو وہ سردار تھا وہی سردار جس

کے کیمپ میں وہ اظہار محبت کرنے جا رہی تھی اس کا لباس پھٹ چکا تھا اور اس کے بدن سے جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا زل سردار کی یہ حالت دیکھ کر وہی بے ہوش ہو گئی تھی



صبح کے 3 بج گئے تھے وہ آج کا آخری آپریشن مکمل کر کے اپنے دفتر کی طرف آئی تھی دفتر میں پہنچ کر اسے ایک دم جھٹکا سا لگا کیسی ہو رادیہ۔ مہمان نے میزبان کو حیران دیکھ کر خود ہی پوچھ لیا تھا ڈاکٹر رادیہ پرائیویٹ ہسپتال میں بطور سرجن نائٹ ڈیوٹی سرانجام دے رہی تھی ایک عرصے بعد اپنے شوہر کو اپنے آفس میں دیکھ کر اسے جھٹکا سا لگا تھا کیونکہ ان دونوں کی آخری ملاقات بہت خراب رہی تھی دو سال

پہلے وہ دونوں جب آخری بار ملے تھے تو اپنی بچی کی سپردگی کو لے کر آپس میں بہت لڑے تھے

مجھے اچانک سے دیکھ کر چونک گئی ناں۔۔۔ وہ معصومانہ انداز میں مخاطب ہوا۔۔۔ میں مانتا ہوں کہ مجھے یہاں اچانک سے بغیر بتائے نہیں آنا چاہیے تھا مگر احساس شرمندگی نے مجھے بے بس کر دیا تھا میں تم سے اور اپنی بیٹی سے مزید دور نہیں رہ سکتا۔۔۔ بات کرتے ہوئے اس کی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر رادیہ کا دل پسج گیا تھا آخر وہ سالوں تک ایک ساتھ رہے تھے جو بھی ہوا بہت غلط ہوا رادیہ مجھے معاف کر دو میں نے تم دونوں کیساتھ بہت غلط کیا تھا۔۔۔ وہ کچھ دیر تک یو نہی کھڑا اس کی منتیں کر رہا تھا یہ وہی ڈاکٹر رادیہ تھی جس کو وہ دو سال پہلے چھوڑ کر چلا گیا تھا آج اسی رادیہ کے سامنے وہ نظریں جھکائے ہاتھ باندھے اپنے کرموں کی معافی مانگ رہا تھا یوں اچانک آپ۔۔۔ رادیہ نے حیرانگی سے جملہ کھینچا۔۔۔ کیسا بکچھ ٹھیک ہے ناں

سب ٹھیک ہے میری جان میری زندگی میں ہر چیز موجود ہے سوائے
تمہارے۔۔۔ یقین کرو جب میں نے سب پالیا تو مجھے احساس ہوا کہ تمہارے بغیر
سب ادھورا ہے۔۔۔ ذیشان نے رادیہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی ہتھلی میں دبایا
تھا۔۔۔ میرا یقین کرو میں سب ٹھیک کر دوں گا مجھے بس ایک موقع دو
کیسا موقع۔۔۔

اپنی زندگی مکمل کرنے کا موقع کیونکہ وہ تمہارے اور ہماری بچی کے بغیر ادھوری
ہے۔۔۔ شاید آپ بہت دیر ہو گئی ہے ذیشان بچی بڑی ہو رہی ہے میں اس کے
سامنے۔۔۔ مجھے ایک موقع دو میں اس کیساتھ تمہاری سب شکایات بھی دور کر
دوں گا تم دونوں کی زندگی کو حسین سے حسین تر کر دوں گا اتنا ہی حسین جتنا حسین
بنانے کے وعدے میں شادی سے پہلے تمہارے ساتھ کر چکا تھا۔۔۔ رادیہ لمحے بھر
کے لئے خاموش کھڑی ہی اسے دیکھتی رہی تھی وہ دو قدم آگے بڑھا اس نے رادیہ
کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف پھیرا۔۔۔ میں وہی ذیشان ہو

جس بن تم ادھوری تھی حقیقت میں میں ادھورا ہو گیا تھا کیونکہ تمہارا وجود کسی نعمت سے کم نہیں افسوس میں دو سال اس نعمت سے دور بھاگتا رہا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دلبرانہ انداز میں مخاطب ہوا تھا ڈاکٹر رادیہ اگلے ہی لمحے اس سے لیپٹ گئی تھی اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کا شوہر اس کی زندگی میں واپس آچکا ہے

وہ اس کو سینے سے لگائے لٹے قدم چلاتا دروازے تک لے گیا اس نے لائٹ آف کر کے دروازہ لاک کیا آئی کانٹ بلیو کہ آپ واپس آ گئے ہیں نم آنکھوں کیساتھ اس سے ہونٹوں سے ابھی یہی نکل پایا تھا کہ ذیشان نے اس کے ہونٹوں کو دبوچ لیا وہ دونوں دو سال بعد ایک دوسرے کے قریب آئے تھے

آئی لو یومائی سویٹ ہارٹ۔۔۔ وہ ہونٹوں سے گردن تک آیا تھا

اس نے رادیہ کی گردن پر آہستگی سے ہونٹ رکھے وہ جذبات میں مچلتی ہوئی اس کے دانت گردن میں دھسنے کی تکلیف بھی برداشت کر گئی تھی آہ آہ ک ک کون ہو تم۔۔۔ درد کے احساس سے جب وہ کڑا ہتے ہوئے ہوش میں آئی تو اسے اس اجنبی کا احساس ہوا جو ذیشان کا روپ دھار کر آیا تھا مگر اس احساس کے ہونے تک بہت دیر ہو چکی تھی

ک ک کون ہو تم۔۔۔ وہ چیختے ہوئے پکاری اسے اپنا جسم مفلوج محسوس ہوا تھا

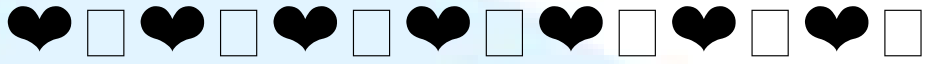
لیوسفر

ایک خوفناک آواز اس کی سماعت سے ٹکڑائی اور وہ زمین سے دو فٹ بلند ہو کر واپس زمین پر گری

@ @ @ @ @ @ @

رات گہری ہو چکی تھی ان سب کو ٹور سے واپس آئے کئی گھنٹے ہو چکے تھے مگر زل
اب تک کانپ رہی تھی وہ ناچاہتے ہوئے بھی ڈری سہمی اپنے کمرے میں تنہا بیٹھی
ہوئی تھی اسے اب تک سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کیساتھ یہ سب کیا ہوا ہے وہ سارے
واقعات اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہے تھے ڈر اور خوف کی
وحشت سے اس کے آنسو تک سوکھ چکے تھے اس کی آنکھیں سفید اور چہرے کارنگ
فق ہو چکا تھا وہ اس رات کے متعلق کسی کو کچھ بتانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی بتاتی
بھی تو کیا بتاتی یہ کہ وہ رات کے پچھلے پہر سردار کے کیمپ میں گئی وہ بھی تب جب وہ
وہاں تنہا تھا یا یہ کہ سردار کو وہاں نہ پا کر وہ ڈھلون سے اترتے ہوئے نیچے نہانے چلی
گئی پھر کون یقین کرتا کہ زل اور ایک نامحرم لڑکا اتفاق سے رات کے آخری پہر
سب سے نظریں چرائے اپنے کیمپ چھوڑ کر ندی کنارے مل رہے تھے یہ واقعی ہی
!!! ایک اتفاق تھا

زل کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ سردار اسے وہاں مل جائے گا وہ تو محض ندی کے میں نہانے گئی تھی جس کا پانی اس کی نظر میں آب حسن تھا مگر زل جیسی لڑکی کے لئے اس سچ کو سچ ثابت کرنا ناممکن تھا اور ویسے بھی اس کی بات پر یقین کرتا کون؟؟ اس کی بھابھی جس سے اس کی کبھی بنی ہی نہیں تھی یا اس کا بھائی جو اس بات کی بھنک لگنے پر ہی اسے مار دیتا یا اس کی کلاس فیلوز جو ہمیشہ باتوں باتوں میں اسے طعنہ دیا کرتی تھی کہ میسنی کوئی بڑا ہاتھ مارے گی لے دے کر تہروبا ہی اس کے پاس بچی تھی مگر زل اس حالت میں بھی نہیں تھی کہ تہروبا کو یقین دلا پاتی کہ یہ سب محض اتفاق تھا اگر وہ بالفرض اس بات پر یقین کر بھی لیتی تب بھی اسے زندگی بھر زل کو ٹرول کرنے کے لئے ایک اور بات مل جاتی یہ تو اس رات کا صرف ایک پہلو تھا یہاں تک تو صرف اسے اپنے کردار کی صفائیاں دینی تھی مگر اس رات کا دوسرا پہلو اس سے کئی گنا زیادہ خطرناک تھا اس کی خبر منظر پر آنے کے بعد زل کے لئے زندگی عذاب بن سکتی تھی کسی دوسرے شخص کو اس بات کا یقین دلانا تو بہت دور خود زل کو بھی اس بات پر مکمل یقین نہیں تھا کہ اس کیساتھ واقعی ہی یہ ہوا ہے



گھڑی کے پہلے آلازم نے ہی میکال کی آنکھ کھول دی تھی ایک بنکر ہونے کی وجہ سے وہ ہمیشہ سے وقت کا پابند رہا تھا یہی پابندی وقت ڈھلتی عمر میں بھی میکال سلطان کو نوجوان رکھے ہوئی تھی وہ اپنی زندگی کی چالیس سے زائد بہاریں دیکھنے کے باوجود آج بھی کسی 25 سال کے نوجوان کی طرح فٹ نظر آتا تھا البتہ اس کی گھنی دھاڑی کے چند بال زور سفید ہو چکے تھے جن کو وہ ڈھلتی عمر کے اثر کی بجائے بطور فیشن دیکھانے کا ہنراچھے سے جانتا تھا آلام بجنے کے ٹھیک 30 منٹ کے دوران وہ گھر سے نکلنے کے لئے تیار ہو چکا تھا میکال نے معمول کے مطابق معمولی ساناشتہ کیا اور اپنے کمرے کے بالکل سامنے بنے روم کی طرف چل دیا یہ اس کا روٹین ورک تھا وہ روزانہ آفس جانے سے پہلے حیا کے روم تک ضرور جاتا تھا اس نے روٹین کے مطابق اپنی بیٹی حیا کو دیکھا

جوا بھی تک سو رہی تھی اور پھر گاڑی نکال کر منزل کی طرف بڑھنے لگا اسے آج آفس جانے کی بجائے ویلفئیر کالج جانا تھا جو اس کی بیوی وجیہہ سلطان چلاتی تھی اس کالج میں شہر بھر کی یتیم و لاوارث بچیاں تعلیم حاصل کرتی تھی کالج ہاسٹل سمیت ضروریات زندگی کی تمام سہولتوں سے آراستہ تھا میکال سلطان وجیہہ سلطان کا دوسرا شوہر تھا پہلے شوہر سے علیحدگی کے بعد وجیہہ سلطان اور اس کی بیٹی حیا ایک عرصے تک کسمپرسی کی زندگی گزارتی رہی تھی وہ ان تمام حالات سے واقف تھی جو ایک بے سہارا خاتون کو اس معاشرے میں دیکھنے پڑتے تھے اس لئے ہی تو دوسری شادی کے حق مہر میں وجیہہ نے میکال سے ویلفئیر کالج کی ڈیمانڈ رکھ دی تھی تاکہ وہ باقی خواتین کو ان مشکل حالات سے بچا سکے جن کا سامنا وہ اور اس کی بیٹی کر چکی تھی وہ چھوٹا سا ادارہ ترقی کر کے اب ایک بڑی عمارت بن چکا تھا جس میں سینکڑوں لڑکیاں اور خواتین موجود تھی

وہ چند ہی لمحوں میں گاڑی کالج تک لے آیا تھا جہاں سے اس کی بیوی پہلے سے تیار کھڑی تھی

میں رات دیر تک آپ کا انتظار کرتی رہی تھی مگر _____ مجھے افسوس رہے گا کہ میں نے زندگی کی ایک اور رات ضائع کر دی۔ میکال ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ وجیہہ کو ٹوک چکا تھا۔ کیوں جس بزنس میٹنگ کے لئے گئے تھے وہ کنفرم نہیں ہوئی۔ وہ تو ہو گئی تھی سویٹ ہارٹ البتہ جو رات میں نے تمہارے بغیر گزاری مجھے اس کے گزر جانے کا افسوس ہو رہا ہے۔ اس طرح تو جناب کو اپنی آدھی زندگی کو افسوس ہونا چاہیے۔ وجیہہ مسکرا دی تھی۔ ہاں مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ مجھے اتنی لمبی زندگی تمہارے بغیر گزارنے کا ہمیشہ افسوس رہے گا

وہ مسکراتے ہوئے وجیہہ کی طرف متوجہ ہوا تھا جس پر وہ شرماتے ہوئے اپنا رخ پھیر چکی تھی۔ یوناؤ آئی ایم ان لوو دیو۔ یہ بات تو آپ ہمیشہ کہتے ہیں مسٹر

میکال ___ وہ شرمانا چھوڑ کر مغرورانہ انداز میں میکال کو دیکھنے لگی تھی ___ ہاں
کیونکہ جب تم ہر ٹینشن سے بے نیاز ہو کر یوں مغرورانہ انداز میں میری طرف متوجہ
ہوتی ہو تو مجھے یہ کائنات کی ہر چیز بہکی بہکی لگتی ہے ___ مگر حقیقت میں آپ بہک
رہے ہیں ___ وجیہہ اپنا ہاتھ اس کے لبوں کی طرف بڑھا چکی تھی ___ کیوں مجھے
بہکنا نہیں چاہیے کیا ___ میکال نے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا تھا ___ بلکہ نہیں مسٹر
میکال آپ پوری احتیاط سے گاڑی ڈرائیو کریں ___ وہ تھوڑا سا لہجہ تبدیل کرتے
ہوئے اپنا ہاتھ واپس کھینچ چکی تھی ___ اف ف ف ماہ جبین تمہاری
یہ ___ ڈونٹ بی فلرٹی یہ بالکل سوٹ نہیں کر رہا ___ وجیہہ بناوٹی غصے سے
آنکھیں دیکھاتی ہوئی بولی تھی

اس دوران ان کی گاڑی منزل پر پہنچ چکی تھی اور وہ دونوں گاڑی سے اتر کر سیدھا
ہسپتال کے وارڈ میں گھس گئے ہسپتال میں داخل ہوتے ہی دونوں نے اپنا رویہ بدل لیا
تھا وہ دونوں اب شوہر بیوی سے زیادہ ایک پروفیشنل ٹیم کا روپ دھار چکے تھے ڈاکٹر

رادیہ تھنکس گاڈ کہ تم ٹھیک ہو یہ سب کیسے ہوا تھا _____ وجیہہ وارڈ میں داخل ہوتے
فکر مندانہ انداز میں مخاطب ہوئی تھی وہ دونوں ہم عمر تھی اور بچپن سے ساتھ ہی
رہی تھی بچپن کی دوستی کے علاوہ ایک اور مماثلت ان میں یکجا تھی وہ دونوں اپنے
پہلے خاوند کو چھوڑ چکی تھی _____ مجھے کچھ یاد نہیں وجیہہ میں لوگوں کو فرضی کہانیاں بتا
بتا کر اکتا چکی ہوں مگر حقیقت میں مجھے کل رات کے متعلق کچھ یاد
نہیں _____ میرے خیال سے تمہیں کچھ دن آرام کرنا چاہیے یہ شاید کام کاسٹریس
ہے _____ مجھے اپنی بیٹی کی بہت فکر ہو رہی ہے وجیہہ _____ رادیہ فکر مندی سے اس کا
ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی _____ تم ڈاکٹر ہو کر اور تھنکنگ کا شکار ہو رہی ہو تمہیں
آرام کرنا چاہیے _____ رادیہ کے چہرے سے خوف ابھی بھی جھلک رہا تھا اسے
صرف اتنا یاد تھا کہ وہ آپریشن کے بعد اپنے آفس کی طرف آرہی تھی اور پھر جب
اسے ہوش آئی تو وہ سٹریچر پر موجود تھی اور اس کا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا اور دل
تیزی سے دھڑکتا جا رہا تھا _____ ہو سکتا ہے کہ تم نے آخری بار جس مریض کا آپریٹ
کیا ہو اس کی حالت دیکھ کر تم پر کوئی اثر ہوا ہو _____ میکال نے کچھ سوچتے ہوئے

خاموشی توڑی تھی۔۔۔۔۔ وہ بہت معمولی سا آپریٹ تھا ایسے آپریشنز تو کالج
یونیورسٹیز میں عام کروائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ کیا ہم اس مریض سے مل سکتے
ہیں۔۔۔۔۔ ہاں شاید وہ ابھی یہاں ہی ہو سردار نام تھا شاید اس کا۔۔۔۔۔ یہ وہی لڑکا تو
نہیں جو اپنی زمل کیساتھ ٹریپ پر تھا اور وہاں ڈھلون سے نیچے گر گیا تھا۔۔۔۔۔ وجیہہ
سوالیہ نظروں سے میکل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اگر یہ وہی ہے پھر تو ہمیں یقینی طور پر
اس سے ملنا چاہیئے آخر اپنی زمل کا کلاس فیلو بھی تو ہے۔۔۔۔۔ میکل کے اسرار پر
وجیہہ بھی اس کیساتھ چل دی تھی سردار نیم بہوشی کی حالت میں سویا ہوا تھا اس کے
جسم پر کافی پٹیاں بندھی ہوئی تھی اس کے بستر کے گرد پھولوں کا بازار سے لگا ہوا تھا
جو تیمارداروں کی طرف سے لائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ آپ فکر مند نہ ہوں مریض کی
حالت اب خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔ وہ نرس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے
مسلسل اسے دیکھتے رہے تھے

سینیں میں سوچ رہی تھی کیوں ناں ہم رادیہ کی بیٹی کو اپنے ساتھ کالج لے جائیں۔۔۔ وجیہہ نے میکال کے قریب چہرہ لا کر سرگوشی کی تھی۔۔۔ مجھے وہ اپنی بیٹی کے لیے بہت فکر مند نظر آرہی تھی۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ ایسا کرے گی وہ اپنی بیٹی کے لئے بہت فکر مند ہے۔۔۔ مجھے اس کے چہرے اور آنکھوں سے محسوس ہوا ہے کہ جیسے وہ یہ چاہتی ہے ہو کہ ہم اس کی بیٹی کو اپنے پاس لے جائیں اور اس طرح ہم اپنی لاڈلی حیا کو بھی کالج لاسکتے ہیں اس کا بھی دل لگ جائے گا۔۔۔ تم شاید بھول رہی ہو کہ کالج سے دو لڑکیاں لاپتہ ہیں۔۔۔ میکال وجیہہ کے مشورے کو رد کرتے ہوئے وہاں سے چل دیا تھا اگرچہ ابھی تک یہ معاملہ دبا ہوا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ جیسے ہی یہ خبر منظر عام پر آئے گی تو ہر طرف ایک بھونچال مچ جائے گا جو کالج کی رپوٹیشن کیساتھ میکال کا کیرئیر بھی ختم کر دے گا۔۔۔ میکال ہمیں کم از کم اسے ایک آفر تو کرنی چاہیے تاکہ اس کے دل میں کوئی بات نہ رہے۔۔۔ ہاں اگر تم اسے دولاپتہ بچیوں کی تفصیل بتا کر یہ آفر کرنے کا سوچ رہی ہو تو میں تمہیں اس کی اجازت دے سکتا ہوں۔۔۔ وہ معنی خیز انداز میں وجیہہ کی طرف دیکھنے لگا تھا جس

کے پاس میکال کی اس شرط کا کوئی جواب نہیں تھا۔ تمہیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ خبر باہر آنے پر لاوارث بچیوں کے کئی وارث پیدا ہو جائیں گے اور یہ بھی کہ وقتی طور پر رادیہ سے بے رخی تمہاری اور اسکی دوستی ہمیشہ قائم رکھے گی البتہ جب رادیہ کو یہ پتہ چلے گا کہ تم اس کی بچی کو وہاں لے گئی ہو جہاں سے بچیاں لاپتہ ہو رہی ہیں تو اس کا نتیجہ تم مجھ سے بہتر جانتی ہو۔ میکال نے اپنا لہجہ تھوڑا سخت کیا تھا وہ اسے غصیلے انداز میں دیکھتے ہوئے وہاں سے چل دیا تھا جبکہ وجیہ اپنی ہی جگہ پر بت سی بن کر رہ گئی تھی میکال کا رویہ اپنی ازدوجی زندگی میں وجیہ کے لئے جتنا نرم، پر خلوص اور لونگ تھا اتنا ہی سخت رویہ وہ اپنے نجی معاملات میں اپنائے رکھتا تھا میری اور میری بچی کی اتنی فکر کرنے کا بہت شکریہ مگر تمہیں میری وجہ سے اپنے شوہر کیساتھ بحث نہیں کرنی چاہیے اور میں یہی چاہتی ہوں کہ میری بیٹی میرے ساتھ ہی رہے

شام ڈھل چکی تھی وجیہہ اداس سی بیٹھی ڈاکٹر رادیہ کے مسیج موبائل سکرین پر پڑھ رہی تھی اس کا موڈ میکال کی وجہ سے پہلے ہی خراب تھا اوپر سے رادیہ کے ان مسیجز نے مزید جلتی پر تیل کا کام کیا تھا یعنی کہ ڈاکٹر رادیہ کو وجیہہ اور میکال کی آپسی چیقلش کی بھنک لگ گئی تھی تب ہی تو اس نے وجیہہ کو سمجھانے کے لئے مسیج کیا تھا وہ اپنی آفس کی کرسی پر ٹیک لگائے بیٹھی اپنا غصہ کام کرنے اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ دونوں وہاں سے واپسی پر سیدھا کالج ہی چلے گئے تھے جب سے دولڑکیاں لاپتہ تھی تب سے وہ رات بھی کالج میں ہی رہتے تھے موڈ خرابی کی وجہ سے وہ رات کے کھانے اور پھر سٹاف میٹنگ تک کے لئے نہیں گئی تھی _____ مجھے بہت بھوک لگی ہے اب بغیر کوئی ناطک کئے میرے ساتھ کھانا شروع کرو _____ میکال کھانے کی پلیٹ لئے آفس میں پہنچ چکا تھا _____ فی الحال میرا کھانے کا بلکل موڈ نہیں ہو رہا _____ مجھے پتہ ہے تمہارے موڈ آج صبح والی بات کی وجہ سے خراب ہے _____ وہ کھانے کی پلیٹ اس کے سامنے رکھتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا _____ محبت برقرار رکھنے کے لئے کبھی کبھار انسان کو حالات کی نزاکت

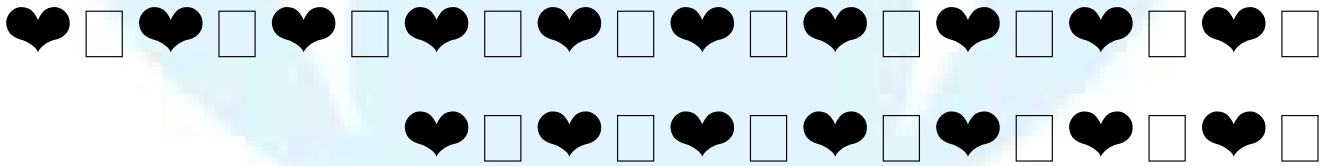
دیکھتے ہوئے سخت رویہ اپنانا ہی پڑتا ہے وجیہہ _____ وہ نرم لہجے میں اس سے مخاطب تھا _____ اور یہاں معاملہ صرف رشتے بچانے کا ہی نہیں بلکہ تمہارا کیرئیر بچانے کا بھی تھا _____ اس بار اس نے ایک نوالہ توڑ کر وجیہہ کی طرف بڑھا دیا تھا بات اگرچہ اتنی بڑی نہیں تھی مگر میکال نے وجیہہ کو رکھا ہی اتنی نزاکت سے تھا کہ اسے میکال کی چھوٹی چھوٹی بات بھی بہت بڑی محسوس ہوتی تھی میکال نے کنوارے ہوتے ہوئے ایک طلاق یافتہ عورت کو ناصرف قبول کیا تھا بلکہ اس عورت کی ایک جوان سالہ بچی کو بھی اپنا لیا تھا وہ کتنی دیر تک نوالہ اس کے ہونٹوں کے قریب کئے اس کو دیکھتا رہا آخر اس کے ہونٹ اس نوالے کو لینے کے لئے کھل گئے تھے

میں جانتا ہوں کہ تم نے اس ادارے کو یہاں تک لانے میں بہت محنت کی ہے اور یہ بھی کہ تم اپنی دوست اور اس کی بیٹی کے لئے بہت فکر مند ہو مگر ہم ابھی یہاں اور رسک نہیں لے سکتے ہمیں ابھی اس ادارے کو ہر طرح کی میڈیا کوریج سے دور رکھنا ہے کسی سے کوئی فنڈ ریزنگ نہیں کرنی اور نہ ہی کچھ ایسا کرنے ہے جس سے اس کی

کوئی خبر عوام تک جائے جب تک ان دو لڑکیوں کا کچھ پتہ نہیں چل جاتا تب تک یوں سمجھو جیسے کوئی ادارہ موجود ہی نہیں۔۔۔ وہ اسے نوالے دیتا ہوا مسلسل سمجھا رہا تھا۔۔۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکیاں کسی لڑکے ساتھ۔۔۔ ہاں ہو سکتا ہے مگر اس سب میں بھی قصور وار ہم ہی نکلیں گے اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ابھی رادیہ کی بیٹی یہاں نہ ہی شفٹ ہو۔۔۔ مگر حیا۔۔۔ حیا کی فکر مت کرو وہ گھر میں محفوظ ہے میں آج پھر گھر ہی رہوں گا۔۔۔ میکال نے کھانا ختم کیا اور ایک ہاتھ میں جام پکڑ کر سگریٹ سلگھاتے ہوئے کھڑکی کے قریب چلا گیا اور وہاں سے تمام بلڈنگ کا معائنہ کرنے لگا کھانے کے بعد شراب پینا اس کا معمول نہیں تھا ایسا وہ صرف شدید ٹینشن کی حالت میں ہی کرتا تھا اور وجیہ بھی یہ بات اچھے سے سمجھتی تھی۔۔۔ ایم سوری۔۔۔ وہ میکال سلطان کے پیچھے کھڑی مختصر سا جملہ بولی تھی سابقہ زندگی کے تھپڑوں نے اسے کافی کچھ سیکھا دیا تھا اس لئے وہ اب معاملات سلجھانے میں کبھی دیر نہیں کیا کرتی تھی وہ چھتیس سال کی ہونے کے باوجود اپنی عمر سے 6 7 سال چھوٹی نظر آتی تھی یہ میکال کی اس محبت کا ہی کمال تھا جو پچھلے چار سال سے وہ اس سے کر

رہا تھا۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔۔۔ اس نے بغیر دیکھے مختصر سا ہی جواب دیا۔۔۔ آئی سیڈ ایم سوری۔۔۔ وہ اس کے سامنے آتے ہوئے اس سے جام کا گلاس پکڑ چکی تھی۔۔۔ اس کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ تو کیا اس کی ضرورت ہے۔۔۔ وجیہ نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے میکال سے سگریٹ لینے کی کوشش کی جو ناکام رہی۔۔۔ یہ بہت خطرناک ہوتی ہے مسٹر میکال۔۔۔ کیا تم سے بھی زیادہ۔۔۔ آئی ایم ان سیریس موڈ۔۔۔ آئی ایم آلسو۔۔۔ سگریٹ انسان کے لئے کتنی خطرناک ہوتی ہے کوئی آئیڈیا بھی ہے اور پھر ٹینشن کی حالت میں سگریٹ پینا۔۔۔ کچھ زیادہ ہی فکر نہیں ہو رہی۔۔۔ ہاں اور ہونی بھی چاہیے۔۔۔ اس دفعہ وجیہ نے اس کے ہونٹوں سے سگریٹ چھین لی تھی اس کا ہاتھ سگریٹ کو لے کر جیسے ہی پیچھا ہٹا وہ میکال کی گرفت میں آچکا تھا۔۔۔ اس نے اپنے ہونٹوں کو اس کے ہاتھ کے قریب کر کے وہاں سے سگریٹ پکڑ لی اور پھر ایک ہی جھٹکے سے وجیہ کو گھما کر اس کی پشت اپنی طرف موڑتے ہوئے اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔ تمہیں میری فکر کرتے ہوئے اپنے دماغ پر زور نہیں دینا چاہیے

محترمہ _____ وہ اس کے کان کے گرد دھواں چھوڑتے ہوئے سرگوشی کر رہا
تھا _____ آپ ٹینشن میں تھے شاید _____ تمہیں بانہوں میں لینے کے بعد بھلا کونسی
ٹینشن یاد رہ سکتی ہے _____ یو آر گونگ ٹورونگ وائز _____ وجیہ نے مسکراتے
ہوئے سرگوشی کی _____ آئی لودی رونگ وائز انفیکٹ آل وائز آئی وانا لیو وود یو آن
رونگ وائز _____ ڈیس ناٹ فیئر میکال _____ ایوری وئے آف لواز فیروڈ
یو _____ میکال نے اپنی زبان کا ہلکا سا لمس اس کی کان کی لوپر چھوڑا اور پھر اس کے
کان کی لو کو اپنے ہونٹوں میں دبوچ لیا اور آہستگی سے کاٹتے ہوئے اس کے بدن پر
اپنی گرفت کو کمزور کر دیا وہ اگلے ہی لمحے واپس اس کی طرف اپنا رخ پھیر چکی تھی



جنگل میں سناٹا چھایا ہوا تھا اس سناٹے میں پتوں کے پھڑپھڑانے کی آواز کا ہلکا سا شور پیدا ہو رہا تھا وہ خود کو چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی تھی اس کے ہاتھ پاؤں چہرہ سب کچھ بندھا ہوا تھا لڑکی کی خود کو چھڑانے کی سب کوشش ناکام ہو چکی تھی وہ دو دن سے اپنی قتل شدہ دوست کیساتھ اسی جنگل میں قید تھی اچانک سے ایک چنگاڑی کی چمک اس لڑکی کی آنکھ نے دیکھی جس کو دیکھتے ہی اس کی سانس بند ہونے لگی اور دل ڈوبنے لگا وہ جان چکی تھی وہ آنے والا ہے جو کل رات اس کی ایک دوست کو مار چکا تھا اگلے ہی لمحے لڑکی کے جسم پر بندھی تمام رسیاں ٹوٹ کر گر گئی اور وہ آزاد ہو گئی اس نے زور سے چیخ مارنا چاہی مگر ڈر کی وجہ سے وہ چیخ گلے میں ہی اٹک گئی تھی اس نے تیز قدموں سے بھاگنا شروع کیا وہ رات کے اندھیرے میں جنگل میں موجود کئی درختوں پتھروں سے ٹکراتی ہوئی ایک نامعلوم راستے پر بھاگتی جا رہی تھی راستہ کی سختی کا اثر کچھ ہی لمحوں میں اسے اپنے جسم پر محسوس ہونے لگا تھا اس کے بدن کے کئی حصوں سے خون رسنے لگا وہ بھاگتی ہوئی ایک جگہ گڑی اور وہی مفلوج ہو گئی _____ مجھے چھوڑ دو لیو سفر میں تمہاری ہر بات مانو گی لی ی _____ وہ اٹکتے

ہوئے جملہ مکمل کر پائی تھی کہ اچانک کسی طاقت نے اسے زمین سے اٹھا کر سیدھا کھڑا کر دیا اسے اپنے سامنے آگ اگلتی آنکھوں والا شخص نظر آ رہا تھا یہی لیو سفر تھا جو اس لڑکی کو اس کی دوست کیساتھ یہاں اٹھالایا تھا _____ نہیں پلیز نہیں _____ اس نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے ایک اشارہ کیا اور لڑکی کے بدن پر موجود تمام کپڑے ہوا میں اڑ گئے _____ خوف اور ڈر سے لڑکی کی آواز نکلنا تک بند ہو گئی تھی وہ چاہتے ہوئے بھی قدموں کی مٹی نہیں چھوڑ پارہی تھی کہ اچانک اشارے سے لیو سفر نے لڑکی کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اپنا چہرہ اس کے بدن کے قریب لے گیا وہ سینے گردن تک اس کے بدن کو سونگھتا ہوا آیا تھا اور پھر گردن سے کندھے تک وہ اپنی ناک آہستہ سے لے گیا بے بس لڑکی مفلوج جسم کیساتھ صرف آنکھوں سے رحم کی بھیک ہی مانگ سکتی تھی جو لیو سفر کے پاس بالکل نہیں تھی اس کی ناک اس کی بیوٹی بون پر جا کر روکی اور اس نے وہاں ہی اپنے ہونٹ دھنسا کر لڑکی کے جسم کو خون کے آخری قطرے تک نچوڑ ڈالا _____ یہ لیو سفر کا دودن میں دوسرا شکار تھا اس کے لئے

اس نے ایک لمبا انتظار کیا تھا جسم میں خون ختم ہوتے ہی لڑکی کا جسم دھڑم سے نیچے
گرا اور لیو سفر اس بدن کو جانوروں کے لئے چھوڑ کر وہاں سے نکل گیا

#####

خدا خدا کر کے رات کا اندھیرا ختم ہو رہا تھا کھڑکی کے باہر ہلکا ہلکا اجالا دیکھ کر اس کے
جسم میں گویا زندگی لوٹ آئی تھی یہ صبح صادق کا وقت تھا وہ وقت جب کئی بیماریوں
میں مبتلا مریض بھی ساری رات درد سے کراہنے کے بعد کچھ پل سکون کی نیند سو
جاتے ہیں مگر زل کی آنکھیں اس وقت بھی نیند سے کوسوں دور تھی وہ ساری رات
زبردستی آنکھیں بند کئے بستر میں سکڑے ہوئے لیٹی رہی تھی اس واقعہ کو گزرے دو
دن ہو چکے تھے مگر وہ سب ابھی تک اس کے اعصاب پر سوار تھا وہ ساری رات جاگ
کر گزارتی تھی اور سارا دن خود کو کمرے تک ہی محدود رکھتی تھی پچھلی رات تو وہ
سارے منظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلتے رہے تھے اسے سمجھ

نہیں آ رہا تھا کہ وہ سب کیسے شروع ہوا تھا اور سردار وہاں کیسے پہنچا تھا اسے جو پہلا منظر نظر آ رہا تھا وہ درخت سے لٹکتی سردار کی لاش تھی جو اس کے قریب آگری اور جیسے دیکھتے ہی وہ زور سے چیخنے لگی تھی اور پھر دوسرا منظر جب وہ ہوش میں آنے کے بعد ایک انجان، ایک دھندلی سی شخصیت سے سردار کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ کس طاقت نے اسے اس کام کے لئے اکسایا تھا کہ وہ سردار کی زندگی کی بھیک مانگے اور اس نے ایسا کیوں کیا تھا اور اس شخصیت نے سردار کو واپس زندگی کیوں دی تھی

اس منظر سے پہلے اور بعد میں جو بھی ہوا وہ سب وہ بھول چکی تھی کسی ڈراؤنے خواب کی مانند بہت سے مبہم خیالات اور سوالات اس کے دل میں خود بخود جنم لے رہے تھے جن کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا شاید اس رات وہ بھی مر چکی ہوتی اور سردار بھی مر چکا ہوتا مگر دونوں کی سانسیں ابھی تک چل رہی تھی اور یہی خوفناک

پہلو اس کے راتوں کی نیند اڑا چکا تھا وہ رات کو جھیل پر جانے کو لے کر ماسوائے خود کو
کونے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی

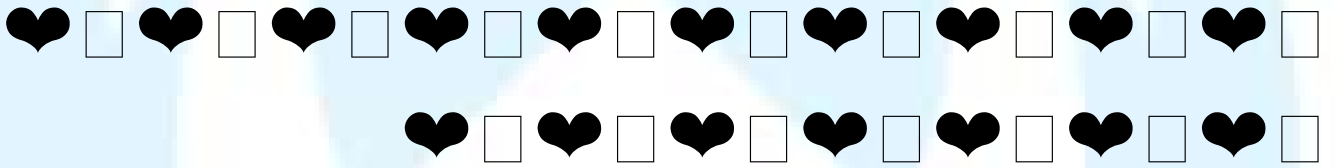
کئی کروٹیں بدلنے کے بعد اس نے بستر چھوڑا اور پیاس نہ ہونے کے باوجود پانی پینے
لگی۔۔۔ نیند نہ آنے سے میری آنکھوں کا کیا حشر ہوا ہو گا یہ سوچتے ہی اس نے
آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھنے کے لئے کمرے کے کونے
میں لگے شیشے کی طرف بڑھی جیسے ہی اس نے اپنا چہرہ آئینے کے سامنے کیا اس میں
دراڑیں آئی اور وہ ایک لمحے میں چکنا چور ہو گیا اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں پکڑے
شیشے کے گلاس کی بھی یہی حالت ہو گئی تھی ابھی وہ اسی جھٹکے میں تھی کہ کسی نے
اسے اٹھا کر چھت سے مارا اور پھر چھت پھٹی اور وہ ہوا میں اڑتی ہوئی کسی جنگل میں جا
گری یہ سب ایک سیکنڈ کے آدھے حصے میں ہو گیا تھا

جنگل میں ہو کا عالم تھا ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا زل کو اپنے قلب کی حرکت بند
ہوتی محسوس ہوئی اچانک ایک رسی نے اس کے پاؤں کو جکڑ لیا اور اسے ایک

اندھیری غار کی طرف کھنچنے لگی زل کی مزاحمتیں کسی کام نہیں آرہی تھیں وہ کھینچتی چلی گئی غار کے اندر ایک گہری کھائی تھی اس نے خود کو گرنے سے بچانے کے لئے زمین پر گرے پتوں اور زمین سے نکلی ہوئی گھاس کو پکڑ لیا مگر بے سود وہ اندھیری کھائی میں گرتی چلی گئی اور دھڑم سے کھائی کی گہرائیوں میں گری جب تک اس کے حواس بحال ہوئے وہ واپس اپنے بستر پر پڑی تھی کچھ سوکھے پتے اور گھاس اب بھی اس کی مٹھی میں بند تھی

اس سب میں چند لمحے ہی لگے تھے اس کی مٹھی میں سوکھے پتے اور زمین سے اکھاڑی گئی گھاس کی چند شاخیں نہ ہوتی تو وہ اسے ضرور کوئی ڈراونا خواب سمجھ لیتی مگر اس کی ہاتھ میں موجود پتے، زمین پر آسینے کے چکنا چور ہوئے ٹکڑے چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ یہ سب محظ ایک خواب نہیں تھا کوئی تو تھا جو اسے مارنے کی بجائے صرف ڈرانے پر اکتفا کر رہا تھا زل کا بدن ساکن ہو چکا تھا ڈر اور خوف نے اس کی آنکھیں اتنی خشک کر دی تھیں کہ اب ان سے چاہتے ہوئے بھی کوئی آنسو نہیں نکل پا رہا تھا

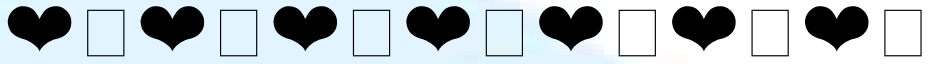
اس کی ہتھلیاں سفید ہونے لگی تھی اور بدن سے تپش نکلنے لگی تھی وہ آگ میں تپتے بدن کیساتھ ساکن وہاں لیٹی رہی اس کی پلکیں بھاری ہوتی گئی اور بھاری ہوتے ہوتے بند ہو گئی جس نے اس کو دور اتوں سے جگائے رکھا تھا اس نے اس پر نیند کی چادر اوڑھ دی تھی



آنکھیں کھل گئی تمہاری میڈیم___ وجیہہ ترش لہجے میں زل سے مخاطب ہوئی تھی وجیہہ کی طرف دروازے پر دی جانے والی زوردار دستک نے زل کو اٹھنے پر مجبور کر دیا تھا___ تمہیں پتہ تھا کہ حیا گھر میں اکیلی ہے اس کے باوجود تم دو دن سے اپنے کمرے میں بند ہو___ زل کو سنے بغیر اس نے اپنی بات آگے بڑھادی

تھی _____ میں میں بس نکلنے _____ رات ہو چکی ہے زل اور ابھی تک تم سو کر نہیں اٹھی اس کے بعد کب نکلنا تھا تم نے _____ زل نے موبائل کی سکرین پر ٹائم دیکھا تو واقعی ہی شام کے 6 بج رہے تھے وہ وہ وہ _____ آئی کانٹ بلیو کہ تم اتنی غیر ذمہ دار بھی ہو سکتی ہو _____ ایم سوری بھا بھی _____ واٹ سوری حیا کو میں صرف اس لئے یہاں چھوڑ گئی تھی کہ تم اس کا خیال رکھو گی مگر تم تو اپنے کمرے سے ہی نہیں نکلی _____ وجیہ ہاتھ باندھے کھڑی اس کے جواب کی منتظر تھی مگر اس کے پاس اس سب کا کوئی جواب نہیں تھا _____ یہ کیا عجیب رویہ ہے زل کم از کم تم مجھے فون کر کے بتا دیتی _____ ایم سوری _____ تمہیں اپنے مستقبل کے متعلق کچھ سوچ لینا چاہیے کہ تم آخر کرنا کیا چاہتی ہو کیا ساری رات موبائل استعمال کرنا اور پھر سارا دن سونا یہی تمہارا مقصد ہے _____ نہ نہیں وہ میری طبیعت _____ کیا ہوا طبیعت کو _____ وجیہ نے اس کے بدن کو چھوا تو وہ بخار سے تپ رہا تھا _____ جب تک اپنی روٹین نہیں بدلو گی طبیعت خراب ہی رہے گی مگر شاید یہ تم بدلنا ہی نہیں چاہتی _____ میں ڈرائیور کو بول دیتی ہوں وہ تمہیں ہسپتال لے جائے گا مجھے کالج کے

لئے جانا ہے۔ اور حیا۔۔۔ تم اس کی فکر نہ کرو جو تمہیں ویسے بھی نہیں ہے میں
اس کے لئے کچھ اور سوچ لیتی ہوں اور بہتر ہو گا کہ تم بھی اپنے لئے ساری رات
موبائل چلانے اور سارا دن سونے کے علاوہ کچھ اور سوچ لو۔۔۔ وجیہہ اپنی نند کو
کڑوی کیسلی باتیں سناتے ہوئے وہاں سے چلی گئی اب اس میں زل کا بھی کتنا قصور
تھا ایک تو وجیہہ اپنی بیٹی کے لئے کچھ زیادہ ہی کئیرنگ تھی اور دوسرا حیا خود بھی کونسا
چھوٹی بچی تھی سترہ سال کی تو ہونے والی تھی یعنی زل سے کوئی 6 7 سال چھوٹی تو
زل اس کا خیال کیا رکھ سکتی تھی اور تیسرا زل کی اپنی زندگی میں اتنا کچھ چل رہا تھا کہ
وہ حیا یا کسی اور کو کیا ٹائم دیتی جس کو خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسکے ساتھ چل کیا رہا
ہے وہ کسی اور کا کیا خیال رکھ سکتی تھی اس سب پر وہ خود اعتمادی کی کمی جو زل کو اپنی
بات کھل کر بولنے تک نہیں دیتی تھی اس سب کے نتیجے میں وہ ناچاہتے ہوئے بھی
سب غلطیاں قبول کرتے ہوئے صرف معافی مانگ سکتی تھی جو وہ ہمیشہ سے کرتی آئی
تھی



واہ زمل شہزادی واہ اس کو بولتے ہیں محبت بلکہ سچی والی محبت _____ تہروبانے آنکھ
مارتے ہوئے زمل کو تنگ کرنے کی کوشش کی تھی زمل ہسپتال آتے ہوئے تہروبا کو
بھی اپنے ساتھ لے آئی تھی _____ ادھر محبوب کے ہسپتال پہنچنے کی خبر ملی ادھر
شہزادی صاحبہ خود بیمار ہو گئی کیا بات ہے یار _____ یہ ڈاکٹر بھابھی کی دوست ہے
ایک ایک بات ان تک پہنچائے گی اپنی بکواس پر قابور کھو _____ وہ دانت پیستے ہوئے
تہروبا کو گھورنے لگی تھی _____ اب تو خبر پکی پہنچے گی شہزادی کیونکہ تیرا شہزادہ بھی
تو ادھر ہی ہے _____ کیا وہ اسی ہسپتال میں ہے _____ کیا وہ اسی ہسپتال میں ہے
تہروبانے منہ بناتے ہوئے اسی کا جملہ دہرایا دیتا تھا تمہیں جیسے پتہ ہی نہ ہو کہ وہ کہاں
ہے _____ مجھے سچ میں نہیں پتہ تھا تہروبا _____ زمل شہزادی تم سے صرف اظہار ہی

نہیں ہو پاتا ورنہ اندر سے تو تم بھی پوری آہو ہو _____ شٹ اپ تہر و با _____ او
ہیلو با جی یہ شٹ اپ وٹ اپ ان کو بولا کرو جن کے سامنے تمہیں بولنے کی ہمت
نہیں ہوتی ان کا غصہ یہاں مجھ پر نہ نکالو _____ تہر و با ذو معنی انداز میں بولی تھی اس
نے پہلے ہی بھانپ لیا تھا کہ آج پھر وجیہہ نے اسے کچھ کہا ہو گا تہر و با صرف اس کی
دوست ہی نہیں بلکہ ایک طرح سے ان کی فیملی کا حصہ ہی تھی اس کی اپنی فیملی کی
معاشی حالت اتنی اچھی نہیں تھی کہ وہ تہر و با کی سٹڈیز کو افورڈ کر سکتے تو انسانیت کے
ناٹے یا اپنے ویلفئیر کالج کے ناٹے یا زمل کو کمپنی دینے کی خاطر تہر و با کی تعلیم وغیرہ
کے تمام اخراجات زمل کا بھائی میکال سلطان ہی دیا کرتا تھا کیونکہ میکال کسی حد تک
زمل کو سمجھتا تھا کہ وہ کسی بھی نئی جگہ پر آسانی سے سیٹ نہیں ہو پاتی اور یہ بھی کہ
تہر و با کے ہوتے ہوئے زمل کئی پریشانیوں سے بچ جائے گی شاید اس لئے اس نے
تعلیم کے بہانے زمل کو تہر و با کیساتھ جوڑے رکھا تھا

تہرو باز مل کا چیک اپ کروانے کے بعد جان بوجھ کر اسی کمرے کی طرف لے کر جا رہی تھی جہاں پہلے سے سردار موجود تھا۔۔۔ ہم کسی اور کمرے میں۔۔۔ چپ کر زمل بی بی مجھے بیمار عاشق کو بیمار محبوب کے پاس لے جانے دے۔۔۔ تہرو بات کو سمجھوناں میں اس کے سامنے نہیں جا پاؤں گی۔۔۔ اس رات تو بڑی جلدی بھاگ گئی تھی اکیہ تھا وہ اس لئے کیا۔۔۔ اکیہ وکیہ تو نہیں تھا ویسے۔۔۔ زمل نے جملہ کھینچا درجن بھر لومڑیاں تھی تو سہی اس کے پاس۔۔۔ جب تم گئی تھی تب تو اکیہ ہی تھا ناں۔۔۔ تہرو باکی بات سنتے ہی زمل کے دماغ میں دوبارہ اس رات کا منظر آ گیا تھا۔۔۔ وہ وہاں نہیں تھا تہرو با۔۔۔ ہاں وہاں نہیں تھا تب ہی تو یہاں ہے۔۔۔ خیر آج تمہارے پاس دل کی بات کہنے کا بالکل صحیح موقعہ ہے۔۔۔ کہہ ہی نہ دوں میں۔۔۔ شہزادی کہہ دے اس سے پہلے کہ کوئی اور تمہاری جگہ لے لے۔۔۔ اگر جگہ میری ہی ہوگی تو کوئی اور کبھی بھی نہیں لے سکتی۔۔۔ وہ دونوں کمرے کے دروازے تک پہنچ کر لمحے بھر کے لئے روکی اور پھر اندر داخل ہو گئی زمل نے ایک نظر سردار کو دیکھ کر نظریں پھیر لی تھی اسے اس کی شکل سے وہ

سب یاد آرہا تھا جو وہ کسی اور کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کسی اور کو بتانا تو دور وہ خود کو بھی اس سب کو یاد کرنے سے روکے ہوئی تھی۔۔۔ واٹ آسپر انڈسٹریل سردار تم بھی یہاں ہو۔۔۔ تہروبانے بناوٹی انداز میں انجان بننے کی کوشش کی۔۔۔ تم لوگ یہاں کیا سب ٹھیک ہے۔۔۔ زل دیکھا کیا حسن اتفاق ہے ہم راستے میں یہی بات کر رہے تھے کہ ہمیں سردار کی عیادت کے لئے جانا چاہیے اور تم ہمیں یہاں ہی مل گئے

تہروبانے سردار کے بلکل عقب میں پڑے سٹرچر پر زل کو لیٹا دیا تھا جہاں نرس اسے ڈریپ لگانے لگی تھی۔۔۔ زل کی طبیعت بھی وہاں سے آکر خراب ہوئی کیا۔۔۔ سردار وہاں کا تو بس بہانہ تھا اس کی طبیعت تو پہلے سے خراب تھی۔۔۔ اوہ زل تمہیں یہاں سے علاج کروا کر وہاں جانا چاہیے تھاناں۔۔۔ چلو یہ وہاں علاج کروانے ہی تو گئی تھی مگر ہوا ہی نہیں۔۔۔ تہروبا کو زل کی طرف دیکھ کر بے اختیار ہنسی آرہی تھی مگر اس نے آخری درجہ تک اس کو کنٹرول کیا۔۔۔ کیا

مطلب وہاں کون سا ایسا ہسپتال تھا _____ سردار اب ہر بیماری کا علاج ہسپتال میں تھوڑی ہوتا ہے کچھ بیماریوں کا علاج صرف نیچر میں ہوتا ہے _____ تہروبانے ذومعنی انداز میں بات مکمل کی تھی جس کی سمجھ سردار کو بالکل نہیں لگی تھی البتہ زل اس کی بات کا حرف حرف سمجھ رہی تھی

ہاں نیچر کو قریب سے دیکھنا اعصابی تھکاوٹ اور بہت سی اعصابی بیماریاں دور کر دیتا ہے _____ ضروری نہیں سردار کہ یہ بس اعصابی بیماریاں دور کرے دل کے مریض بھی نیچرل کے قریب رہ کر سکون پاسکتے ہیں _____ تہروبا جملہ مکمل کرتے ہوئے زل کی طرف دیکھنے لگی تھی _____ کیا مطلب زل کو دل کا کوئی مسئلہ ہے _____ وہ حیرانگی سے مخاطب ہوا یا تو وہ تہروبا کی بات کا مطلب سمجھنے سے قاصر تھا یا پھر وہ اس کا مطلب سمجھنا ہی نہیں چاہ رہا تھا _____ ہاں اس کا دل بہت کمزور ہے سردار خیر تم دونوں مریض یہاں آرام کرو میں ڈاکٹر سے مل کر آتی ہوں _____ وہ جان بوجھ کر دونوں کو تنہا چھوڑ کر چلی گئی تھی حالانکہ زل کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ وہ اسے

سردار کے پاس اکیلی چھوڑ جائے وہ آنکھیں بند کر کے لیٹی اپنا دھیان بٹانے کی
کوشش میں جھٹ گئی تھی

پتہ نہیں مجھے یہ بات تم سے پوچھنی چاہیے یا نہیں تم اتنی خاموش طبیعت کیوں
ہو۔۔۔ اس نے موبائل استعمال کرتے کرتے یونہی پوچھ لیا تھا حالانکہ زل کو اتنی سی
بات کی بھی اس سے امید نہیں تھی اس کے بستر کے گرد لڑکیوں کے ناموں سے
پڑے تازہ پھولوں کے گلدستوں کا ایک ڈھیر تھا پتہ نہیں کتنی ہی لڑکیوں نے اسے
گیٹ ویل سون کیساتھ پھول بھیج دیئے تھے سردار کے مخاطب کرنے پر بھی وہ نہیں
بول پائی تھی اس کی نظر ان پھولوں تک جا کر رک گئی تھی اس میں ہمت نہیں ہو رہی
تھی کہ وہ سردار سے نظر ملا پائے حالانکہ یہ سردار وہی شخص تھا جس کی جان بچانے
کے لئے اس نے ایک انجانی مصیبت کو اپنے ساتھ چھوڑ لیا تھا اسے اب بھی اس سے
ایک انجانہ خوف تھا وہ دل ہی دل میں سردار کے ایک سوال کے درجنوں جواب

دے چکی تھی مگر ان میں سے کوئی بات بھی اس کی زبان تک نہیں پہنچی تھی۔ تم شاید اپنی بیماری کی وجہ سے پریشان ہو رہی ہو فکر نہ کرو تم جلدی ٹھیک ہو جاؤ گی۔ سردار اس کے خاموش چہرے کی طرف دیکھ کر مخاطب ہوا تھا۔ زل اس بستر پر لیٹ کر انسان کو ہمیشہ پاڑیو سوچنا چاہیے۔ اس بار زل نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا اور دیکھتے ہی اس کے بدن میں خوف کی ایک لہر دوڑ گئی تھی سردار اس سے مسلسل باتیں کر رہا تھا مگر اسے اس کے خالی ہلتے چہرے کے سوا کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا زل اور ہی خیالات میں گم تھی عجیب و غریب خیالات نے اس کے دماغ کو جکڑ لیا تھا اچانک اس نے دیکھا کہ سردار اپنا بستر چھوڑ کر چند پھول پکڑے اس کے قریب کھڑا ہے زل نے جیسے ہی پھول پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا اسے سردار کا چہرہ بدلتا ہوا دیکھائی دیا اس کے دانت نکل آئے تھے اور چہرے کے نقوش خوفناک حد تک تبدیل ہو گئے تھے زل کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔ کیا کیا ہوا۔۔۔ تہرو با اس کی چیخ سن کر اندر آگئی تھی سردار زل کے قریب کھڑا تھا اور زل خوفناک حد تک ڈری ہوئی تھی سردار حیران کن نظروں سے ایک

نظر تہروبا اور ایک نظر زل کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کو کچھ سمجھ نہ آرہا ہو کہ آخر یہ ہو
کیا رہا ہے

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا زل تمہاری بھابھی بلکل ٹھیک کہتی ہیں تم خود اپنے لئے ہی
ایک مسئلہ ہو۔۔۔ وہ ہسپتال سے واپسی پر اکیلی کمرے میں بیٹھی تھی اور تہروبا کی
باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھی ہسپتال سے واپسی پر زل کو تہروبا سے بہت
کچھ سننے کو ملا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ جب سردار اس کے پاس کھڑا اسے پھول پکڑا
رہا تھا تو وہ ڈر کیوں گئی تھی کس نے اسے کیوں ڈرایا تھا یہ بات وہ تہروبا کو سمجھا نہیں
پائی تھی زل کی اس حرکت پر آج تہروبا نے بھی اسے وہی سب باتیں سنا دی تھی جو
اسے ہر دوسرا شخص سنایا کرتا تھا وہ خود کو ہی کو س رہی تھی کہ جب اتنی دیر بعد اس
سے اس کی محبت نے بات کرنے کی کوشش کی تو اس نے یہ حرکت کر دی اور اس پر
تہروبا کا اسے تنہا چھوڑ دینا اسے اور بھی غمگین کر رہا تھا

کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو مجھ سے ___ زل زور سے چیخی تھی ___ کیوں میری زندگی کو جہنم بنا رہے ہو ان حرکتوں سے اچھا ہے کہ تم مجھے مار ہی دو ___ بزدل شخص مجھے مار دو مگر میرا مزید صبر مت آزماؤ مجھ سے میرے آخری سہارا مت چھینو مگر تمہیں اس سب سے کیا فرق پڑے گا تم تو ہمیشہ چھپ کر مجھے ڈراتے رہو گے اور ہر کسی کو مجھ سے دور کرتے رہو گے آخر کون ہو تم کیوں نہیں میری جان چھوڑ دیتے ___ وہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی ابھی اس کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ اچانک اس کے کمرے میں تھوڑی ہلچل ہوئی اور ایک دھواں نمودار ہوا ___ زل سلطان شہزادی ___ ایک رعب دار آواز نے اسے چونکا دیا تھا ___ کون ہو تم اور میرا نام ___ میں فقط تمہارا نام ہی نہیں سب کچھ جانتا ہوں ___ ک کون ہو تم ___ اس سوال کو چھوڑو تمہیں جاننا ہے ناں کہ میں نے تمہیں سردار سے دور کیوں کیا تھا وہ اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم ہر شر سے دور رہو

تم کون ہو اور میرے خیر و شر کا فیصلہ کرنے کا اختیار تمہیں کس نے دیا

میں وہی ہوں جس نے اس رات تمہاری خواہش پر سردار کی جان لٹادی تھی
..... کس رات

اسی رات جب تم جھیل میں نہانے کے لئے اترتی تھی اور تم نے وہاں سردار کی لاش
کو ہوا میں جھولتے ہوئے دیکھا تھا اور پھر تمہیں یہ احساس ہوا تھا کہ اس قتل کا الزام
تم پر لگے گا

میرے دل میں اس قتل کی سزا کا خوف نہیں تھا میں سردار کو اس حالت میں دیکھ
نہیں پائی تھی ___ زل کو اچانک سے سب یاد آنے لگا تھا ___ اس رات تم نے
سردار کی زندگی کے بدلے خود کو میرے سپرد کر دیا تھا اور اب تمہیں
___ تم ہو کون

جو بھی ہوں انسان نہیں ہوں

کون ہو پھر

حیوان

یہ غلط ہے تم نے جان بوجھ کر

کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں تھا زمل تم نے خود اس چیز کو تسلیم کیا تھا

یہ جھوٹ ہے تم طاقتور ہوتے ہوئے مجھ کمزور کیساتھ ڈیل کیوں کرو گے تم نے وعدہ

_____ کیا تھا کہ تم مجھے تنگ نہیں کرو گے مگر

تمہیں صرف اپنے مطلب کی باتیں یاد ہیں زمل تم یہ جان بوجھ کر بھولنے کی کوشش
کر رہی ہو کہ سردار نے وہاں آکر کتنی بڑی غلطی کی تھی اور میں نے تمہاری وجہ سے
اسے معاف کر دیا تھا

مجھے کچھ ایسا یاد نہیں آرہا میرا یقین کرو

ہاں میں نے تمہیں سب کچھ بھلا دیا تھا اور اب تم اس رات کے متعلق صرف اتنا ہی یاد کر پاؤ گی جتنا میں چاہوں گا ویسے جتنی نارمل تم اب مجھ سے بات کر رہی ہو اس سے تمہیں اندازہ ہو جانا چاہیے کہ تمہارا دماغ میری آواز سے واقف ہے اور وہ جانتا ہے کہ میں کون ہوں

وہ جانتا ہو گا مگر میں نہیں جانتی تم کون ہو آخر تم میرے سامنے کیوں نہیں آ جاتے میرا نام فاسیر ہے اور میں کوہ قاف کی وادی عبقر سے زمین کے اس حصے پر آیا تھا جہاں پرستان کی پریاں رات کو غسل کرنے اتر کرتی ہیں مجھے ایک ایسی لڑکی کی تلاش تھی جس کو کبھی کسی مرد نے نہ چھوا ہو تا کہ وہ کوہ قاف سے لایا گیا مخصوص امرت خوش دلی سے پی کر مجھے اس دنیا میں آنے کا موقع دے اور تم ویسی ہی لڑکی تھی اور سردار کی جان بچشی کے بدلے تم نے وہ مخصوص امرت خوش اسلوبی سے پی لیا تھا

نہیں یہ جھوٹ ہے میں نے

یہی سچ ہے۔۔۔ اس نے زل کو ٹوکا۔۔۔ فاسیر کسی کو وہ امرت زبردستی پلاتا تو خود فنا ہو جاتا میرا بھی تک زندہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ تم نے اس امرت کو خوش اسلوبی سے پی لیا تھا اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ پہلے تم جیسے پاکدامن تھی ویسے ہی رہو تاکہ میں اس دنیا میں آنے کا مقصد پورا کر سکوں

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ ایسا ہی ہوا ہے اور ایسے ہی ہو گا۔۔۔ فاسیر نے اسے ہوا میں بلند کر کے واپس نیچے پٹخ دیا تھا۔۔۔ میں پھر تمہیں یہ سب بھلا دوں گا اور اگر تم اس سب کے متعلق کسی کو بتانے کی نیت سے اسے یاد کرنے کی کوشش کرو گی تو تمہارے ساتھ وہی ہو گا جو آج صبح ہوا تھا۔۔۔ وہ سہم کر بیٹھ گئی تھی اسے دوبارہ اچانک سے ڈر لگنے لگا تھا یہ فاسیر کی خاص طاقت تھی کہ وہ جب چاہے زل کے دل سے تمام خوف ختم کر سکتا تھا اور جب چاہے اس کے دل میں خوف ہی خوف بھر سکتا تھا۔۔۔ میں تمہیں زیادہ تنگ نہیں کرنا چاہتا اور تم بھی مجھے تنگ مت کرنا مردوں

سے اور آئینے سے دور رہنا اور اس سب کے متعلق سوچنے سے گریز کرنا اب پھر تم
سب بھولنے والی ہو سوائے چند باتوں کے _____ زل کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور
اچانک سے اس پر زور دار نیند طاری ہو گئی

#####

مادیت پرست دنیا سے دور حسین پہاڑوں اور گھنے جنگلات کے وسط میں بنی وادی
پرستان میں صبح کا آغاز ایک ڈروانی خبر سے ہوا تھا وادی پرستان کی حفاظت پر موجود
دو جن گارڈ مردہ پائے گئے تھے ہر دوسرے دن حفاظتی دستے کے کسی پہرے دار کی
موت وادی کے لوگوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کر رہی تھی رنگ برنگے پھولوں سے
لدی وادی میں پریاں ڈری سہمی بیٹھی ہوئی تھی جب سے کوہ قاف کے شریر جن نے
پرستان پر حملہ کر کے پرستان کے راجہ کو اپنا قیدی بنایا تھا تب سے پرستان کی رونقیں
مانند پڑچکی تھی ہر کسی کو اپنی زندگی کا خوف لاحق تھا کیونکہ ہر دوسرے دن وہ شریر

جن لیو سفر کسی معصوم پری کو اپنی قید میں لے رہا تھا حفاظتی دستے کے دوپہرے داروں کی موت نے جہاں ایک طرف دوپریوں سے ان کے شوہر چھین لئے تھے وہی دوسری طرف وادی پرستان کے دفاع کو بھی کمزور کر دیا تھا اس خبر نے پرستان کی ملکہ ڈیفنی کو بھی ہلا دیا تھا جو چند ماہ پہلے ہی شہزادہ ایمر کی دلہن بن کر پرستان کی ملکہ بنی تھی پرستان اور اس کے قریب آباد کوہ قاف کے رائج قوانین کے مطابق پرستان کی سب سے خوبصورت پری کو اختیار ہوتا تھا کہ وہ کوہ قاف کے کسی بھی نیک جن کی دلہن بن کر پرستان کی ملکہ بن سکتی تھی پرستان کی ملکہ ہی پرستان پر حکومت کرتی تھی شہزادہ فقط ملکہ اور پرستان کی حفاظت پر مامور ہوتا تھا ڈیفنی نے روایات کے عین مطابق ایمر کا انتخاب کیا تھا وہ بچپن سے ہی ایمر کی محبت میں مبتلا تھی کوہ قاف کے راجہ نے ڈیفنی کے اس انتخاب کو مسترد کیا تھا کیونکہ اس کی نظر میں ملکہ ڈیفنی کو شہزادہ ایمر کی بجائے لیو سفر کی دلہن بننا چاہیے تھا کیونکہ لیو سفر شہزادہ ایمر سے زیادہ طاقتور تھا مگر ڈیفنی کو لیو سفر کبھی ایک نظر بھایا ہی نہیں تھا ڈیفنی نے سب کی مرضی کے خلاف جا کر ایمر کا انتخاب کیا تھا اسے یقین تھا کہ ایمر جب اس کے عقد

میں آئے گا تو اس کی طاقت میں بھی اضافہ ہو چکا ہو گا مگر شادی کے چند دن بعد ہی لیو سفر نے پرستان پر حملہ کر کے ہر دلعزیز شہزادہ ایمر کو قتل کر دیا تھا مگر شہزادہ ایمر اور ملکہ ڈیفنی کے ایک ہونے سے ایمر کو جو طاقت ملی تھی اس طاقت نے پرستان کے گرد ایک حصار بنا دیا تھا جس وجہ سے لیو سفر پرستان میں داخل نہ ہو سکا

شہزادہ ایمر لیو سفر کے ہاتھوں قتل ہو چکا تھا اس بات کی خبر کسی کو کانوں کانوں تک نہ تھی سب کو یہی لگتا تھا کہ شہزادہ ایمر لیو سفر کی قید میں ہے اور ایک دن واپس آکر ان سب کو بچالے گا ملکہ ڈیفنی نے یہ بات اپنی خاص کنیز انجلینا کے علاوہ سب سے چھپا رکھی تھی کیونکہ ڈیفنی اپنے شوہر ایمر کے بعد سب سے زیادہ اپنی کنیز خاص انجلینا کے قریب تھی ملکہ کے پاس محل میں ہزاروں کنیزیں موجود تھیں مگر وہ انجلینا پر خود سے بھی زیادہ اعتماد کرتی تھی

ملکہ کے دربار پہنچنے تک تمام رعایا وہاں پہنچ چکی تھی جو مدد طلب آنکھوں سے ملکہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ تم لوگ خواجہ میں پریشان ہو رہے ہو ان دونوں کی موت ایک قدرتی عمل تھا اس میں اس شریر جن کا کوئی کردار نہیں اس لئے ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ڈیفنی خوبصورت لباس جو ملکہ کے لئے خاص تھا پہنے ہوئے اپنے تخت پر بیٹھی اپنی پریشان رعایا کو حوصلہ دے رہی تھی۔ جیسے ہی ہم پرستان سے باہر کسی کام کے لئے نکلتے ہیں وہ شریر جن ہمیں اپنا قیدی بنالیتا ہے اب تو ہمیں فضا میں اڑنے سے بھی ڈر لگنے لگا ہے۔ رعایا میں سے ایک پری نے اپنا مسئلہ ملکہ کو بتایا جو کہ اس کی کچھ دوستوں کیساتھ پیش آچکا تھا۔ ایسا کچھ نہیں ہے پیاری وہ شریر جن پرستان کی کسی پری کو چھو بھی نہیں سکتا وہ ہمیں ڈرانے کے لئے صرف افواہیں پھیلاتا ہے تاکہ ہم اس سے ڈر جائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ تم لوگ ڈرو نہیں میں نے کوہ قاف کے راجہ سے بات کی ہے وہ ہمیں مزید گارڈ فراہم کریں گے۔ ملکہ کے جواب نے گویا سب کو مطمئن کر دیا تھا۔ حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا ملکہ ڈیفنی جانتی تھی کہ کوہ قاف کے پرانے راجہ کی فیملی کے سوا وہاں ڈیفنی

کے لئے کوئی حمایت نہیں تھی شہزادہ امیر کی فیملی بھی اب ڈیفنی کی حمایت سے پیچھے
ہٹ گئی تھی ملکہ کے تمام دعویٰ صرف معصوم پریوں کو پر سکون رکھنے کے لئے
تھے۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ پرستان کافی سنسان سنسان لگنے لگا ہے ہر طرف
لٹکے ہوئے چہرے ہیں۔ وہ بلند آواز میں مخاطب ہوئی تھی۔ یہی تو وہ چاہتا
ہے کہ پرستان ڈراسہا سنسان جنگل بن جائے اور ہم نے اسے ویسا ہی بنا
دیا۔ پریوں نے گھروں سے نکل کر آسمان کا چکر لگانا اور باغوں میں کھیلنا چھوڑ دیا
ہے ملکہ۔ انجیلینا کی آواز سن کر ملکہ کے چہرے پر تھوڑی مسکراہٹ آئی
تھی۔ تو پھر کون ہے جو آج اپنی ملکہ کیساتھ آسمان میں اڑتے ہوئے پرستان کا چکر
لگائے گا

وہ ریشم سے بنے نرم لباس میں ملبوس جیسے ہی آسمان کی طرف لپکی تو اس کے سفید
رنگ کے لمبے لہنگے نے گویا سورج کو ڈھک لیا ہوا اس کے لمبے سیاہ بال آسمان پر کالی

گھٹاؤں کا منظر پیش کرنے لگے اس کے بدن کی خوشبو سے فضا معطر ہو گئی تھی اس کے استقبال کو رنگ برنگی تتلیاں اور خوبصورت پرندے گھونسلوں سے نکل آئے تھے پھول کھل کھلا اٹھے تھے خوشی کے شادیانے بجنے لگے تھے پرستان پر چھائے خزاں کے سائے چھٹنے لگے تھے اپنی ہزاروں کنیزوں کیساتھ وہ جہاں سے گزرتی وہاں بہار آجاتی ملکہ کو یوں محل سے باہر عام لوگوں کیساتھ دیکھ کر ہر کوئی خوش تھا باغوں کی رونق بحال ہو گئی تھی وہ ان کی ملکہ تھی ان سب کی ملکہ تتلیوں کی، پھولوں کی، پرندوں کی پریوں کی الغرض وہ پرستان میں آباد ہر چیز کی ملکہ تھی وہ پرستان کا چکر لگاتے ہوئے واپس اپنے محل کی بالکونی میں پہنچ گئی بہت دنوں بعد پرستان کی رونقیں بحال ہوئی تھی یہ سب ملکہ ڈیفنی کے حسن کا کمال تھا وہ پریوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی مگر یہ مسکراہٹ صرف فرضی تھی اس کے دل میں اب بھی لیو سفر کا خوف موجود تھا وہ جانتی تھی کہ پرستان زیادہ دیر تک لیو سفر کے سامنے نہیں ٹک پائے گا جیسے ہی لیو سفر کسی انسانی لڑکی کو مار کر اس کے خون سے جادو کرے گا

ویسے ہی پرستان کی حفاظت پر مامور ایک جن پہر دار مارا جائے گا جیسے ہی لیو سفر کسی کنواری انسانی لڑکی کیساتھ کوئی جسمانی تعلق بنائے گا ویسے ہی پرستان کی ایک پری اس کی قید میں چلی جائے گی مگر ملکہ کو اصل خطرہ لیو سفر کے اس خطرناک عمل سے تھا جس کے بعد پرستان کے گرد موجود شہزادہ ایمر کا پھیلا ہوا حفاظتی حصار ختم ہو جانا تھا ایسا ہونے کی صورت میں لیو سفر کو ملکہ کے محل تک پہنچنے سے کوئی طاقت نہیں روک سکتی تھی

وہ اپنے گھنے لمبے بالوں کو بناتی ہوئی مسلسل الجھن کا شکار تھی اسے جلد سے جلد تیار ہو کر گھر سے کالج میں ہونے والی پارٹی کے لئے نکلنا تھا کچھ دن صدمے میں گزارنے کے بعد اس نے فاسیر کیساتھ خود کو تھوڑا بہت ایڈجسٹ کر لیا تھا مگر اب بھی کئی بار

فاسیر کا اس کے ساتھ ہونا اس کے لئے کوئی مسئلہ کھڑا کر ہی دیتا تھا۔ فاسیر اس نے آہستگی سے اسے پکارا۔ فاسیر شریر جن۔ وہ دانت پیستے ہوئے چلائی تھی۔ کیا میں بال بنانے کے لئے آئینہ دیکھ سکتی ہوں۔ زمل معصومانہ انداز میں مخاطب ہوئی تھی۔ تم بار بار یہ بات کیوں بھول جاتی ہو۔ فاسیر کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔ تم لڑکی نہیں ہو فاسیر اس لئے تمہیں میرے مسئلے بالکل سمجھ نہیں آئیں گے۔ بلکہ تمہیں فاسیر کہنا ہی نہیں چاہیے تم شیطان ہو۔ وہ بے تکلفی سے جملہ بول چکی تھی۔ اچھا تم ناراض تو نہیں ہو گئے ناں۔ فاسیر کو خاموش دیکھ کر وہ تھوڑی فکر مند ہوئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فاسیر کی ناراضگی اس پر کتنی بھاری پڑ سکتی ہے فاسیر کیساتھ گزرے چند دنوں میں اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ فاسیر کو اس کی ضرورت ہے اس لئے وہ جانتی تھی کہ فاسیر اسے نقصان نہیں پہنچائے گا اور فاسیر نے بھی اس کے دل سے اپنا خوف کسی حد تک نکال دیا تھا مگر پھر بھی خوف کم ہو یا زیادہ خوف تو آخر خوف ہوتا ہے اور ویسے بھی فاسیر کو دوبارہ زمل جیسی لڑکی ڈھونڈنے میں برسوں لگ سکتے تھے ایسی لڑکی جو سب جانتے ہوئے بھی

ایک جن کو اپنے ساتھ چھوڑ لے بھلا کہاں مل سکتی تھی ایک اتفاق یا حادثہ ہی صحیح زمل نے سردار کی خاطر اس غیر انسانی مخلوق کو خود تک دسترس دے ہی دی تھی۔۔۔ میں تمہارے بال بنا سکتا ہوں۔۔۔ فاسیر نے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے زمل کو اس کے مسئلے کا حل بتایا تھا۔۔۔ میں پارٹی میں مذاق نہیں بننا چاہتی فاسیر۔۔۔ اپنی زبان میرے سامنے کم اور دوسروں کے سامنے زیادہ چلایا کرو۔۔۔ اس نے اسے اگنور کرتے ہوئے جادو سے اس کے بالوں کو بنا دیا تھا۔۔۔ آ

ہہ شیطان میں چڑیل نہیں ہوں جس کے بال تم اتنی زور سے۔۔۔ تم مجھے بار بار شیطان کیوں کہتی ہو۔۔۔ کیونکہ تم حیوان ہو اور شیطان بھی حیوان ہے بلکہ تم ہی شیطان ہو لیو سفر ہو۔۔۔ اس کے بالوں کی وجہ سے ابھی بھی سر میں درد تھا۔۔۔ کیا میں تمہیں لیو سفر بلا سکتی ہوں فاسیر۔۔۔ جواب میں مسلسل خاموشی سے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ یہاں سے جا چکا ہے اس نے اندازے سے ہی خود کو تھوڑا بہت تیار کیا تھا اور پھر بھائی میکال سلطان کیساتھ گاڑی میں بیٹھ کر کالج کی طرف چل دی

آج کالج میں اس کا پہلا دن تھا اور زل کے پہلے ہی دن کالج کی سالانہ تقریب تھی جس میں یقینی طور پر سردار نے بھی شرکت کرنی تھی کیونکہ اس کے والد صاحب کالج کے بہت بڑے ڈونر تھے جب زل کالج پہنچی تو تب تک تہر و با بھی وہاں پہنچ گئی تھی کیونکہ جب زل نے جوائن کر لیا تھا تو تہر و با کیسے پیچھے رہ سکتی تھی ویسے اصل میں آئیڈیا یہ تہر و با کا ہی تھا زل نے تو فقط تہر و با کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔ لگتا ہے آج سردار صاحب بھی پورے ارادے سے یہاں آئے ہیں۔۔۔ تہر و با کی نظر دور سے ہی سردار تک گئی تھی جو خوبصورت سا پینٹ کوٹ پہنے اسٹیج پر بیٹھا تھا۔۔۔ زل نے ایک نظر سردار کو دیکھنے کے بعد اپنی نظریں ہٹالی تھی کیونکہ اسے فاسیر کے کہنے کے مطابق مردوں سے دور رہنا تھا۔۔۔ تہر و با میرے بال ٹھیک بنے ہیں ناں۔۔۔ زل نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی تھی جو ناکام رہی۔۔۔ زل کیا سردار نے تمہیں کچھ کہا ہے۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ تو پھر یہ کیا رویہ

ہے میں نوٹ کر رہی ہوں تم اسے اگنور کر رہی ہو۔ کیا اسے اگنور نہیں کیا جا سکتا؟۔۔۔ زمل کیا بات چھپا رہی ہو مجھ سے۔۔۔ تہرو با زمل کا یہ رویہ سمجھنے سے بالکل قاصر تھی کہ آخر یہ کیوں ایسا کر رہی ہے۔۔۔ کوئی اور پسند آ گیا ہے تمہیں۔۔۔ وہ معنی خیز انداز سے زمل کی طرف متوجہ ہوئی تھی زمل نے خاموش رہنے کے سوا اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ اتر گیاناں محبت کا بھوت یہ سب باتیں جب تمہیں میں سمجھاتی تھی تب تمہیں ان کی سمجھ نہیں آتی تھی پورا سیشن تم نے اسے کن آنکھوں سے دیکھا ہے اور اب جب وہ تم میں تھوڑا انٹر سٹ دیکھا رہا ہے تو تم۔۔۔ تہرو بانے جملہ کھینچا۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی آخر اب تم کیا چاہتی ہو۔۔۔ تمہیں کیسے پتہ کہ وہ مجھ میں انٹر سٹ دیکھا رہا ہے۔۔۔ تم نے پہلے کبھی اسے اس کالج میں آتے سنا تھا کیا۔۔۔ وہ سوالیہ انداز میں مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ تم یہاں آرہی ہو۔۔۔ تہرو با کی بات نے زمل کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا مگر سوائے سوچنے کے ہو بھی کیا سکتا تھا۔۔۔ چلو اسٹیج پر چلتے ہیں۔۔۔ نہیں میں وہاں نہیں جانا چاہتی۔۔۔ مت جانا اس کے پاس چڑیل مگر اسٹیج پر

تمہیں بھابھی وجیہ نے جانے کو کہا ہے جاؤ اور اسٹیج پر بیٹھے مہمانوں کو کمپنی دو۔ کیا کیا مطلب۔۔۔ وہ تھوڑا سٹیٹسٹی میں کمپنی دوں گی۔۔۔ اگر تم وجیہ میڈیم کی صلو تیں نہیں سننا چاہتی تو یہ سب تمہیں کرنا ہی پڑے گا۔۔۔ یار میں کیا کسی کو کمپنی دوں گی میں تو کسی کو جانتی تک نہیں ہوں۔۔۔ یہ کالج تمہارے بھائی کا ہے کم از کم تمہارے نام کیساتھ وائس پر نسیل تو لگے گا ہی تو میرا نہیں خیال کہ وائس پر نسیل کو کالج کے ڈونرز کو کمپنی دینے کے لئے کسی خاص جان پہچان کی ضرورت ہونی چاہیے۔۔۔ تھر و با کسی بھی طرح زل کو اسٹیج تک پہنچانا چاہتی تھی جہاں پہلے سے سردار موجود تھا کیونکہ وہ زل کو جانتی تھی کہ جب کسی بھی کام کا مناسب وقت گزر جاتا ہے تو وہ بعد میں تھر و با کا ہی سر کھاتی ہے پچھلی بار ہسپتال والے واقعے کے بعد بھی زل نے گھر جا کر خوف کو کوستے ہوئے تھر و با کا سر بھی کھپایا تھا۔۔۔ میں تو نہیں جا رہی کسی اسٹیج پر۔۔۔ ٹھیک ہے میں میڈیم وجیہ کو بول دیتی ہوں۔۔۔ اچھا روکو۔۔۔ زل نے تھر و با کو موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے دیکھ کر روک دیا تھا تھر و با صرف کچھ ٹائپ کرنے کا ڈرامہ کر رہی تھی۔۔۔ تم بھی میرے ساتھ چلو ناں

_____ بہن آپ جو بھی ہیں اپنا کام خود کریں میں تو آپ کو جانتی تک نہیں _____ وہ بناوٹی سامنہ بنا کر صاف انکار کر چکی تھی _____ تہر و باہ کیا ڈرامہ ہے _____ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے بہن _____ زل نے اس کو کچھ دیر یو نہی گھورا اور اسٹیج کی طرف اکیلی چلی گئی زل کو پہلے ایسا کوئی تجربہ نہیں تھا وہ تو کلاس کی کسی نئی لڑکی سے بات کرنے تک سے کترات تھی وہ بھلا اسٹیج پر بیٹھے انجان لوگوں کو کیا کمپنی دیتی یہ تو فقط بھابھی کی صلواتوں کا خوف تھا جو اسے اسٹیج تک کھینچ لایا

اسٹیج تک پہنچتے اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے نجانے اسے کیوں ایسا لگ رہا تھا کہ حال میں موجود ہر شخص سب کام چھوڑ کر فقط اس کو ہی دیکھ رہا ہے کہاں سے شروع کروں اس طرف سے کرنا چاہیئے.... مگر یہ تو کوئی انکل ہیں اس طرف سے کرتی ہوں آنٹی سے _____ وہ خود سے درجنوں سوال کرتی اسٹیج پر ہی گھومتی جا رہی تھی آخر وہ ایک درمیانی سی عمر کی آنٹی کے قریب گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم اسلام و علیکم _____ کیا _____ بارعب خاتون کو سوالیہ نظروں سے اپنی طرف گھورتے دیکھ کر

اسے احساس ہوا تھا کہ اس کی سلام اس کے اپنے گلے تک ہی رہ گئی تھی۔ س س سلام و علیکم۔ و علیکم سلام جی فرمائیں۔ بس ٹھس زمل بی بی ٹھس ہو گئی۔ اسے اب یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس خاتون کو کیا جواب دے۔ س س سوری آنٹی ایم سوری۔ یہی کمپنی تھی جو زمل اسٹیج والوں کو دے سکتی تھی کسی کو سوری کسی کو سلام وہ سردار تک پہنچتے پہنچتے رونے والی ہو گئی تھی جب اس نے سردار کے چہرے کی طرف دیکھا تب تک اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھی

سردار نے جب زمل کے معصوم چہرے کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پیدا ہوئی یہ پہلا مسکراتا چہرہ تھا جو زمل نے اسٹیج پر دیکھا ورنہ اس سے پہلے ہر کوئی اسے عجیب نظروں سے ہی دیکھ رہا تھا اس مسکراتے چہرے نے اس کی جان میں کچھ جان ڈال دی تھی زمل نے سردار سے بات کرنے کے لئے اپنی نگاہوں کو نیچے کیا تھا کہ اچانک ایک زنانہ آواز اس کی سماعت سے ٹکڑائی یہ حیا تھی جو ہنستے

مسکراتے چہرے اور کھلے بالوں کیساتھ جینز پہنے سردار کیساتھ محو گفتگو تھی حیار شے میں تو زمل کی بھتیجی تھی مگر دونوں کی عمروں میں کچھ زیادہ فرق تھا نہیں اس لئے حیا نے ہمیشہ زمل کو پھپھو کی بجائے آپی کہہ کر ہی مخاطب کیا تھا جہاں ایک طرف زمل میں خود اعتمادی کی شدید کمی تھی وہی دوسری طرف حیا خود اعتمادی کی پوری دکان تھی اس کی اسی خود اعتمادی کی خاصیت کی وجہ سے وجہہ نے حیا کو اسٹیج پر بھیجا تھا بائے دی وائے یو لو کنگ سو ہنڈ سم مسٹر سردار ___ سردار نے ایک مسکراہٹ کیساتھ اس کا شکریہ ادا کیا تھا اسے خود بھی یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس کے اور زمل کے درمیان یہ کہاں سے ٹپک پڑی تھی ___ آپی یہ آپ کے کلاس فیلو ہیں ناں تو میرا انٹر وڈکشن تو کروائیں چلیں چھوڑیں میں خود ہی کر لیتی ہوں آئی ایم حیا سلطان دی فیوچر پریذیڈنٹ آف سلطان فاؤنڈیشن ___ وہ مسکراتے ہوئے سردار کو اپنا انٹر وڈکشن دے رہی تھی جبکہ زمل خاموشی سے فقط اس کا چہرہ دیکھتے رہ گئی تھی ___ گریٹ تھینکس ___ تھنک یو مسٹر سردار کھانا کھانے کے بعد آپ میرے ساتھ چلیے گا میں آپ کو ہماری نئی بلڈنگ وزٹ کراؤں گی ___ وائے

ناٹ___ سردار نے فوری حامی بھر لی تھی___ آپ تو ہماری بلکل کچھ بھی نہیں
بولتی___ ہاں یہ بہت چپ چاپ اور سیریس خاتون ہیں___ حالانکہ اس عمر میں
انسان کو اتنا سیریس ہونا نہیں چاہیے___ حیا نے ہنستے ہوئے یونہی یہ لائن بول دی
تھی جو زمل کے ایک تیر کی مانند جا لگی وہ اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے اسٹیج سے
نیچے بھاگ گئی

پتہ چلا زمل شہزادی اس کو کہتے ہیں انٹروڈکشن___ زمل کی باتیں سن کر تھروبا کا خود
پر کنٹرول رکھنا مشکل ہو رہا تھا وہ بس اس کی شکل دیکھ کر ہنستی جا رہی تھی___ ویسے
آپس کی بات ہے زمل اس لڑکی کو تمہاری نہیں بلکہ تمہیں اس لڑکی کی ضرورت
ہے___ مجھے تم میں سے کسی کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی تم___ اب اس میں میرا

کیا قصور ہے جانواب اگر تم دونوں کے کباب کو سینکھ پہنچنے سے پہلے تمہاری بھتیجی اس میں ہڈی بن گئی ہے تو اسے میں نے تھوڑی بھیجا تھا وہاں _____ مجھے وہاں جانا ہی نہیں چاہیے تھا کم از کم لا علم رہ کر اتنا خون تو نہ جلتا میرا _____ باقی خون رات میں اکیلی بیٹھ کر جلا لینا ابھی فیوچر پر یڈنٹ کھانا ٹھوس رہی ہو گی تم ابھی جاؤ اور سردار سے آج اظہار کر ہی دو یا تو ہاں ہو جائے گی یا پھر یہ قصہ ہی ختم ہو جائے گا ورنہ کھانے کے بعد تو پر یڈنٹ صاحبہ بلڈنگ کے وزٹ پر لے کر جا ہی رہی ہیں _____ مجھے نہیں کرنا کوئی اظہار و ظہار دفع کرو اسے _____ اچھا چلو اگر تم نہیں کرنا چاہتی تو کیا میں کر لوں اپنی بات _____ ہاں کر لو _____ ویری فنی شہزادی مجھے تیرے اس سردار میں کوئی انٹرسٹ نہیں اب شرم کھا لو اور چلی جاؤ _____ اب جاؤ بھی _____ تہر و بانے اپنی بات پر زور دیا تھا کچھ دیر تہر و بانے اسے یو نہی صلو تیں سنائی اور پھر اس کو لے کر سردار کے ٹیبل پر پہنچ گئی جو کھانے سے فارغ بیٹھا تھا وہ سردار کیساتھ رسمی سی گفتگو کر کے بہانہ کر کے وہاں سے چلی گئی اس کا مقصد تو صرف زمل کو سردار کے قریب بیٹھنا تھا _____ وہ ایکچولی مجھے تم سے اس دن کے لئے

معافی مانگنی تھی۔۔۔ زل ہمت کرتے ہوئے سردار سے مخاطب ہوئی

تھی۔۔۔ میری وجہ سے آپ کو بہت ایمریس محسوس ہو ہوا گا۔۔۔ نہیں کوئی بات

نہیں زل البتہ میں بھی اس وقت ڈر گیا تھا کہ یہ اچانک۔۔۔ ہاں اچانک سے میری

طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔ اب تمہاری طبیعت ٹھیک ہے ناں۔۔۔ ہاں اب میں

ٹھیک ہوں۔۔۔ تو نیکسٹ کیا پلان ہیں یہاں ہی کریر بنانا ہے؟۔۔۔ ہاں یہاں ہی

بھائی بھابھی کیساتھ۔۔۔ بہت اچھا کام کر رہے ہو تم لوگ۔۔۔ ہاں یہ چھوٹا سا سکول

اب پورا کالج بن گیا ہے۔۔۔ ہاں میں دیکھ رہا تھا بہت بڑی بلڈنگ ہے۔۔۔ آئیں میں

دیکھاتی ہوں۔۔۔ وہ دونوں وہاں سے چلتے ہوئے نئی بلڈنگ کی طرف چلے گئے جو

ابھی بالکل نئی تیار ہونے کی وجہ سے ایک دم سنسان تھی یہ نئی بلڈنگ ہاسٹل کی تھی

اس لئے اس کو باقی کالج سے الگ کر کے بنایا گیا تھا وہ دونوں اس بلڈنگ میں داخل

ہوئے اور ہالز کو دیکھنے لگے۔۔۔ کافی انوسٹمنٹ کی ہے بہت بڑا دل ہے تمہارے بھائی

کا۔۔۔ ہاں ہم سب بہت بڑا دل رکھتے ہیں۔۔۔ اور کمزور بھی۔۔۔ سردار نے ہنستے

ہوئے زل کو آنکھ ماری تھی۔۔۔ محبت کی وجہ سے دل اکثر کمزور ہو جایا کرتے ہیں

کیونکہ انہیں ہر وقت کسی کے کھوجانے کا خوف لاحق رہتا ہے۔۔۔ زل سردار
کیساتھ گفتگو کرتے ہوئے خاصی نارمل لگ رہی تھی شاید وہاں تنہا ہونے کی وجہ سے
اسے یقین تھا کہ یہاں اس کو جج کرنے والے کوئی نہیں ہے۔۔۔ واہ زل مجھے
اندازہ ہی نہیں تھا کہ تم اتنی اچھی اور شائستہ فلسفانہ باتیں بھی کر لیتی ہو۔۔۔ مجھے خود
بھی اندازہ نہیں تھا سردار کہ میں آپ سے کبھی اتنی دیر تک گفتگو کر سکتی
ہوں۔۔۔ اندازہ ان دیکھی انجان چیزوں کے متعلق لگایا جاتا ہے زل مگر ہم تو چار
سال تک ایک ہی کلاس میں رہے ہیں۔۔۔ سردار ہم رہے تو ضرور ہیں مگر
شاید۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے رک گئی تھی اس کی نظر ایک سنسان کمرے میں گئی
جہاں لڑکیوں کے کچھ کپڑے پڑے ہوئے تھے دیکھنے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کو
ہاتھ پائی کے دوران پھاڑ کر الگ کیا گیا ہے ان کپڑوں کو دیکھ کر اسے لمحے بھر کے لئے
جھٹکا سا لگا تھا کسی نے یہاں لا کر لڑکیوں کیساتھ زبردستی کی تھی مگر سردار کیساتھ
ہونے کی وجہ سے اس نے خود پر قابو رکھا وہ کالج کے ڈونر کے سامنے کالج کی
ریپوٹیشن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی وہ دونوں اس کمرے کو چھوڑ کر آگے کی طرف

چلتے جا رہے تھے مگر زمل کا دھیان اب تک اسی کمرے میں تھا۔۔۔ زمل کبھی تم بھی آؤناں ہمارے پراجیکٹ پر بالکل پاس ہی ہے تاکہ ہمیں بھی مہمان نوازی کا موقع مل سکے۔۔۔ سردار نے اسے ایک طرح سے دعوت دی تھی اس سے پہلے کہ زمل اس کو کوئی جواب دے پاتی اس کے دل میں کسی انجان چیز کا خوف پیدا ہوا اتنا شدید خوف کے اسے پسینے آنے لگے اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔ زمل زمل کہاں گم ہو۔۔۔ سردار نے اسے دوبارہ مخاطب کیا مگر وہ سردار کو انکسرتے ہوئے وہاں سے تیز تیز باہر کو جانے لگی۔۔۔ زمل کیا ہوا زمل زمل واٹ از دس۔۔۔ مگر بے سود وہ سردار کو مکمل انکسرتے ہوئے وہاں سے تیز قدموں کیساتھ بھاگ نکلی تھی

کلب کی چمکتی دمکتی لاسٹیں بار بار اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں وہ ٹیبل پر بازوؤں کے سہارے اپنا چہرہ سیٹ کئے ہوئے مسلسل ٹیبل کی مخالف سمت میں بیٹھے شخص کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ تم واقعی میں ہی ایک جادوگر ہو پہلی بار مجھے یہ سب مذاق لگا تھا۔۔۔ نوشہ کی آواز سے جھلک رہا تھا کہ اس نے کوئی نشہ آور چیز نگلی ہے نوشہ ڈاکٹر رادیہ کی اکلوتی مگر بگڑی ہوئی بیٹی تھی وہ شروع سے ایسی نہیں تھی ماں باپ کی علیحدگی نے اس کے دماغ پر گہرا اثر ڈالا تھا ایک وقت تھا جب وہ خود کو کمرے میں رکھتی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ ماں باپ میں علیحدگی کی وجہ اس کی ماں ڈاکٹر رادیہ کا ڈاکٹر ہونا ہے اسے لگتا تھا کہ رادیہ نے اس کے باپ کیساتھ بہت نا انصافیاں کی ہوئی ہیں رادیہ کے لئے اس طرح کے بہت سے منفی خیالات اس کے ذہن میں ہر وقت گھومتے رہتے تھے پھر رادیہ نے اس کی سب دوستوں کو اس سے دور کر دیا کیونکہ اس طرح کی باتیں وہی نوشہ کے دماغ میں ٹھونسٹی تھی شہر تبدیل ہونے کی وجہ سے نوشہ اپنی دوستوں سے تو دور ہو گئی مگر اپنی اماں کے لئے بغاوت اب بھی اس کے دماغ میں موجود تھی اسی بغاوت کی وجہ سے وہ رادیہ سے زیادہ بات بھی نہیں

کرتی تھی رادیہ نے اپنی بیٹی کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ہزار جتن کر لئے تھے مگر بے سود!!! بے تحاشہ دولت، آزادی اور ماں سے نفرت کا نتیجہ نوشہ کی بے راہ روی کی صورت میں نکلا اور وہ سترہ سال کی چھوٹی عمر میں ہی چوری چھپے آئس کانٹہ کرنے لگی تھی اب بھی وہ آئس کے نشے میں دھت اپنے ایک نئے دوست کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی جو جادو سے ایسی آئس بناتا تھا کہ جس کانٹہ نوشہ کو ہر چیز بھلا دیتا تھا۔۔۔ یہ ایک خاص جادو ہے جو آئس کو اس قدر محسوس کن کر دیتا ہے۔۔۔ تم مجھے بھی یہ جادو سیکھاؤ ناں۔۔۔ تم سے نہیں ہو پائے گا نوشہ اس کو سیکھنے میں مجھے برسوں لگے ہیں سالوں کی محنت کے بعد یہ جادو قدرت نے میری انگلیوں میں گھول دیا ہے۔۔۔ لیوسف ایک لمبے بالوں والے جنگلی لڑکے کا روپ دھارے نوشہ کے سامنے بیٹھا تھا کیونکہ رادیہ کے بعد نوشہ ہی اس کا اگلہ شکار تھی لیوسف کو اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے دو عورتوں اور پھر ان دونوں کی کنواری بیٹیوں کا خون چاہیے تھا مگر اس سے پہلے لیوسف کو بغیر کوئی جادو استعمال کئے اور بغیر زور و زبردستی کئے ان

چاروں کیساتھ جسمانی تعلق بنانا تھا تا کہ وہ ان کے جسم میں پہلے اپنا اثر چھوڑ سکے اور یہ کام وہ اس پہلے رادیہ کے شوہر ذیشان کا روپ دھار کر رادیہ کیساتھ کر چکا تھا

ہاں تمہاری انگلیوں میں بہت نشہ ہے جادو گر میں نے آج سے پہلے کبھی اس قدر حسین و لذیز آئس کا مزہ نہیں لیا تھا۔۔۔ تم نے کبھی آئس لی ہی نہیں تھی وہ تو محض کوئی خشک پاؤڈر ہو گا ورنہ آئس تو دماغ کو اس دنیا سے دور جنت میں پہنچا دیتی ہے جہاں انسان ہر دنیاوی ٹینشن سے آزاد ہو کر ایک پرسکون زندگی کے چند لمحات کا مزہ لیتا ہے۔۔۔ اور وہ لمحہ اتنا پرسکون اور پر کیف ہوتا ہے کہ اس ہر لمحے پر دنیا کے تمام سکون قربان کر دیئے جائیں اس ایک لمحے کا سکون تمام دنیاوی نعمتوں کا نعم البدل۔۔۔ نوشہ نے لیو سفر کی بات کو خود مکمل کیا تھا۔۔۔ آئس کا اتنا سرور صرف وہی پاسکتے ہیں نوشہ جو اس کی قدر جانتے ہوں۔۔۔ اور اس کی قدر وہی جانتے ہیں جادو گر جنہوں نے اس دنیا کی حقیقت کو جان لیا ہو۔۔۔ نوشہ نے ایک بار پھر لیو سفر کی ادھوری بات کو مکمل کیا تھا۔۔۔ تو کیا حقیقت جانی تم نے۔۔۔ یہی کہ یہاں تمام

رشتے ناطے صرف دھوکا اور دکھاوا ہیں۔۔۔ انسان دھوکے اور چالاکی کا ہی دوسرا نام ہے نوشہ۔۔۔ ہاں انسانی فطرت۔۔۔ تمہیں کس انسان کی فطرت۔۔۔ میری ماں۔۔۔ نوشہ نے اس کی بات ٹوکتے ہوئے خود سے اس کا جواب دے دیا تھا حالانکہ لیوسف اس کی زندگی کو اس سے بھی بہتر جانتا تھا مگر پھر بھی اس نے اسے کرید دیا تھا۔۔۔ کاش میں کوئی آدم خور چڑیل ہوتی تو اس عورت کو۔۔۔ تم چڑیل اور میں جن۔۔۔ وہ زور سے ہنس دیا تھا۔۔۔ تم جادو گر ہو تو۔۔۔ مگر لیوسف نہیں۔۔۔ تم لیوسف بن کر کیا کرتے جادو گر۔۔۔ ڈیفنی اور اس کے محل پر قبضہ۔۔۔ وہ خاصا سنجیدہ ہو چکا تھا اسے پتہ تھا کہ نوشہ نشے میں دھت ہے۔۔۔ ڈیفنی کا محل ہا ہا ہا۔۔۔ نوشہ ہنس دی تھی۔۔۔ میں ڈیفنی کو ہی کھا جاتی لیوسف۔۔۔ تم کھاؤ گی ڈیفنی کو۔۔۔ اس کا لہجہ غصیلہ ہوا تھا۔۔۔ ہاں بلڈی ڈیفنی کو میں اپنی ماں تصور کر کے کھا جاتی۔۔۔ سنو تو جادو گر۔۔۔ اس نے لیوسف کو جاتے دیکھ کر اسے ایک آواز دی جو وہ سنی ان سنی کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا

کچھ دیر وہ وہاں اکیلی بیٹھی رہی تھی اور پھر وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف نکل گئی جہاں چند دن پہلے اسے وہ جادو گر ملا تھا اسے اس کی طلب یہاں کھینچ لائی تھی اس کی انگلیوں کے نشے کی اسے گویا لت لگ گئی تھی

تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا نوشہ یہ خطرناک علاقہ ہے۔ ہم خیال لوگوں کو ایک دوسرے سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا جادو گر۔ انسان کو ہمیشہ انسان سے خطرہ رہتا ہے نوشہ۔ مگر ہم دونوں انسان نہیں ہیں ہم دونوں شیطان ہیں۔ لیو سفر زور سے ہنس دیا تھا۔ میں اور رادیہ دونوں ایک مخلوق نہیں ہو سکتے جادو گر۔ ڈاکٹر رادیہ۔ نہیں جادو گر وہ ڈاکٹر رادیہ نہیں ڈاکٹر رادیہ ہے جس نے ہمیشہ میرے باپ کے حق پر ڈاکا مارا ہمیشہ اس کی تذلیل کی کیونکہ وہ ایک ڈاکٹر نہیں تھا اور اس عورت سے کم کماتا تھا آخر اس نے اسے اتنے ذلیل کیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے ہمیں چھوڑ گیا..... تمہاری فیملی کہاں ہے جادو گر۔ دور بہت دور۔ تمہاری ماں

بھی ایسی ہی تھی۔۔۔۔۔ لیو سفر اس بار خاموش رہا تھا۔۔۔۔۔ تم چپ کیوں
ہو۔۔۔۔۔ اندھیرا ہو رہا ہے یہاں سے واپس چلی جاو۔۔۔۔۔ وہ ایک طرف کو جانے
لگا۔۔۔۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا جادو گر وہ اس کا راستہ روک چکی تھی میرا یقین کرو۔۔۔۔۔ وہ
سرد لہجے میں آنکھیں پھیلانے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اگر اب بھی
میں یہاں نہ آتی تو اس ہجر کی آگ میں جل کر راکھ ہو چکی ہوتی اس کی آنکھوں کی
نمی اس کے بدن کا عکس پیش کر رہی تھی اس نے اپنی گرم سانسوں کا احساس اس
شخصیت کی گردن پر چھوڑا جس سے لیپٹنے کی چاہ اسے یہاں تک لے آئی تھی جس کی
انگلیوں کا نشہ اسے پاگل کر رہا تھا پہلی بار وہ ناچاہتے ہوئے بھی کسی کے اتنا قریب
کھڑی تھی کہ اپنی ہی سانسیں اسے کسی وجود سے ٹکڑا کر واپس پلٹتی محسوس ہو رہی
تھی

تم بہت خوبصورت مگر معصوم ہو وہ معنی خیز انداز میں اس کے بدن پر نگاہ ڈالتے
ہوئے مخاطب ہوا تھا اس کی نظر اس کی گردن سے پھسلتی ہوئی نیچے گئی اس کے بدن

کی ہلکی ہلکی پھر پھر اہٹ سے ہی اس نے بھانپ لیا کہ وہ پہلی بار کسی جنس مخالف کے قریب کھڑی ہے وہ اس وجود کے گرد گھومتے ہوئے اس کے پیچھے آگیا اس نے جیب سے ایک مخصوص رومال نکالا اور اس کی آنکھوں پر باندھتے ہوئے اس کو الٹی چال چلاتے ہوئے درخت تک لے گیا تم یہی سوچ رہی ہو کہ میں نے تمہاری آنکھوں کو کیوں بند کیا وہ اس کے دل کی بات اس کی زبان پر آنے سے پہلے ہی سامنے لے آیا تھا میں نہیں چاہتا کہ تم میرا یہ روپ دیکھو

میں تمہارا ہر روپ دیکھنا چاہتی ہوں اور محسوس کرنا چاہتی ہوں کہ..... شش.... اس نے اسے ٹوکا.... تم میرا کوئی روپ نہیں دیکھ پاؤ گی میں تمہاری نظروں سے اوجھل ہوں جاؤں گا مگر میرے لمس کا احساس تمہیں ہمیشہ اپنی گردن پر محسوس ہو گا اس نے لڑکی کے جسم پر ہاتھ رکھ کر اوپر کو کھینچا اور وہ ہوا میں بلند ہو گئی ہر چیز سے بے نیاز وہ مدہوش ہو کر اس کے سینے سے اپنی کمر لگائے کھڑی تھی اس بات سے لاعلم کے کسی طاقت نے اس کے بدن کو بغیر سہارے کے ہوا میں بلند کئے رکھا ہے اس نے

اپنے ہونٹ اس کی گردن پر جمائے اور ایک ہی لمحے میں گویا اس لڑکی کی جان نکال دی جنگل میں اندھیرا چھا چکا تھا لیو سفر ایک اور مقصد پانے کے قریب تھا نشے میں دھت نوشہ اسے اپنا آپ پیش کر چکی تھی

#####

وہ ایک تتلی کا روپ دھارے پرستان سے کوہ قاف تک پہنچی تھی اسے کوہ قاف کے راجہ شاہ جنات سے ملنا تھا جو اپنے محل سے باہر گیا ہوا تھا ڈیفنی کے شاہ جنات کے محل پہنچنے کی خبر کانوں کان کسی کو نہ ہوئی تھی محل کے گارڈز تک اس بات سے بے خبر تھے کہ ڈیفنی محل کے اندر پہنچ چکی ہے وہ اپنے آنے کی خبر سے ہر کسی کو بے خبر رکھنا چاہتی تھی ڈیفنی کو اس کی جاسوس پریوں نے بتا رکھا تھا کہ شاہ جنات کی بیوی سارسہ رانی تتلیوں کی بہت شوقین ہے اور اس نے بہت خوبصورت تتلیاں پال رکھی ہیں اسی چیز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ تتلی بن کر یہاں آگئی تھی _____ اگر مجھے پتہ

ہوتا کہ تمہیں تتلی بننے کا اتنا شوق ہے تو میں تمہیں کب کی تتلی بنا کر اپنے پاس رکھ لیتی ڈیفنی _____ سارہ ہنستے ہوئے مخاطب ہوئی تھی _____ سارہ رانی تم لوگوں کو پرستان کے باسیوں کو بھی جینے کا حق دینا ہو گا اور اس شریر لیو سفر کو باز رکھنا ہو گا _____ ہا ہا ہا ڈیفنی اس شریر جن کو صرف تم قابو کر سکتی ہو اپنے اس حسن سے جس کے چرچے کوہ قاف کی ہر گلی میں زبان زد عام ہیں _____ وہ ڈیفنی کے چہرے پر اپنا ناخن آہستگی سے پھیرتے ہوئے بولی تھی _____ اس سب میں میرا کوئی قصور نہیں _____ قصور ہمیشہ پر یوں کا ہی ہوتا ہے ڈیفنی ایک خوبصورت پری بھلا کس کی خواہش نہیں ہوگی _____ اگر یہی سب کوئی تمہارے ساتھ کرے شاہ جنات کو مار کر تو تمہیں کیسے لگا گا سارہ رانی _____ دیوانے کا خواب ہا ہا ہا ہا ہا کس مخلوق میں ہمت ہے کہ وہ شاہ جنات کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے _____ کوئی بھی طاقتور دیو _____ ہا ہا ہا ہا شاہ جنات نے دیو کی وادی پر حال میں ہی قبضہ کیا ہے ڈیفنی کسی دیو میں اب اتنی طاقت باقی نہیں رہی کہ وہ شاہ جنات کا سامنا کر سکے _____ لیو سفر جو پہلے ہی شاہ جنات کا حکم ماننے سے انکاری ہے وہ _____ ہا ہا ہا ہا ہا ہا تم بہت شاطر ہو

ڈیفنی _____ میں شاطر نہیں ہوں بتا رہی ہوں اگر لیو سفر میرے شوہر کو مار کر مجھ تک پہنچ سکتا ہے تو یہی کام وہ تمہارے ساتھ بھی کر سکتا ہے سارہ رانی تو بہتر ہے کہ ہم مل کر لیو سفر کا مقابلہ کریں _____ اگر تم تتلی بن کر ہمیشہ میرے پاس رہنے کی حامی بھر لو تو میں ضرور لیو سفر کا مقابلہ کروں گی اور پھر شاہ جنات بھی تو اپنے محل میں تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائیں گے _____ ڈیفنی کو پانے کی خواہش ہمیشہ جنات کے دل میں ہی مدفن رہ جائے گی سارہ رانی _____ ہا ہا ہا ہا ہا ہا وہ خوفناک انداز میں ہنسی آخر میں تمہاری باتیں سن ہی کیوں رہی ہوں _____ اس نے غصے سے اپنی انگلیوں کو گھما کر ایک جادوئی پنجرہ ڈیفنی کی طرف پھینکا جو ڈیفنی کے پاس جا کر ٹوٹ گیا _____ ڈیفنی نے ایک جادوئی لاکٹ پہن رکھا تھا جس کے ہوتے کوئی بھی جادو ڈیفنی پر اثر نہیں کر سکتا تھا یہ جادوئی لاکٹ شہزادہ ایمر کی پردادی کا تھا جو ایمر کے دادا نے اپنی بیوی کو جنات سے بچانے کے لئے دیا تھا _____ محل میں ناکام جادو کا سگنل شاہ جنات تک لمحے بھر میں پہنچ گیا اور وہ پلک جھپکتے محل میں پہنچ گیا تھا

آپ نے خواہ مخاہ اتنی تکلیف کی میں تو صرف اپنی مہمان کو جادو سیکھا رہی تھی۔۔۔ سارہ رانی نے جھٹ سے اپنا روپ بدل لیا تھا وہ جانتی تھی کہ بوڑھے ہو چکے شاہ جنات کو اپنی جوان بیوی سارہ چڑیل کی ایسی حرکتیں بالکل پسند نہیں تھی۔۔۔ شاہ جنات نے حیران کن نظروں سے ڈیفنی کو ایک نظر دیکھا تھا جیسے وہ حیرانگی کا اظہار کر رہا ہو۔۔۔ تم یہاں پھر مدد مانگنے آئی ہو ڈیفنی۔۔۔ جی شاہ جنات مجھے میرے پرستان کی حفاظت کے لئے جن گارڈز چاہیئے۔۔۔ ڈیفنی تم جانتی ہو کہ میں ایک جن کے خلاف تمہاری مدد نہیں کر سکتا ورنہ کوہ قاف کے جن ہی میرے خلاف ہو جائیں گے۔۔۔ کوہ قاف کے جنات اور شاہ جنات کو سمجھنا چاہیئے کہ ان کی وادی کا ایک شریر جن پرستان کی معصوم پریوں کو تنگ کرتا ہے۔۔۔ ایمر کی موت کے بعد تمہیں لیو سفر سے شادی کر لینی چاہیئے ڈیفنی۔۔۔ میں ایک ایسے شخص سے شادی نہیں کر سکتی جو میرے شوہر کا قاتل ہو۔۔۔ تمہیں ایمر سے شادی کرنی ہی نہیں چاہیئے تھی ڈیفنی وہ ایک کمزور اور غیر مقبول جن تھا۔۔۔ مگر وہ میرے دل میں بہت مقبول تھا شاہ جنات اور مجھے آپ کی باتوں سے لگتا ہے کہ آپ بھی اس سب

کھیل میں شامل ہیں۔۔۔ یہ الزام تم کیسے دے سکتی ہو ڈیفنی جبکہ میں نے تمہاری اور ایمر کی شادی میں تم دونوں کے ماں باپ کو تمہاری حفاظت کی یقین دہانی کروائی تھی۔۔۔ پھر آپ اس سب میں کیوں ناکام رہے۔۔۔ کیونکہ ڈیفنی تم نے بہت سے ایسے کام کئے تھے جو اس معاہدے کی خلاف ورزی تھی اس کے بعد بھی میں نے کئی جن پرستان کی حفاظت کے لئے وقف کئے اور تم یہ الزام۔۔۔ وہ افسوس ناک لہجے میں ڈیفنی سے مخاطب تھا۔۔۔ مجھے آپ کی نیت پر شک نہیں شاہ جنات کیونکہ آپ میرے باپ کی جگہ پر ہیں مگر آپ ہی کے محل میں بہت سی پریوں کو تتلیاں بنا کر قید کیا گیا ہے۔۔۔ سارہ میں یہ کیا سن رہا ہوں۔۔۔ وہ سوالیہ نظروں سے سارہ کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔ شاہ جنات ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ چالاک لومڑی جھوٹ بول رہی ہے آپ کو اس چالاک پری کی باتوں میں نہیں آنا چاہیئے۔۔۔ سارہ رانی تمہیں پریوں کو قید کر کے ملتا ہی کیا ہے۔۔۔ جھوٹ مت بولو ڈیفنی اگر تم شاہ جنات کے محل میں نہ ہوتی تو شاہ جنات تمہیں ضرور اس جھوٹ کی سزا دیتے۔۔۔ وہ اپنے شوہر کے ساتھ لیپٹتے ہوئے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ ڈیفنی

میں تمہیں چند جن دے سکتا ہوں وہ بھی صرف اس بار کیونکہ میں اپنے معصوم
جنات کو لیو سفر کے ہاتھوں نہیں مروانا چاہتا۔۔۔ لیو سفر آپ کا بھی تو دشمن ہے شاہ
جنات آخر اس نے اس وادی سے بھی تو بغاوت کی ہے۔۔۔ ہم اپنے مجرم کو خود سزا
دے لیں گے مگر اپنے کسی باغی کے خلاف کسی پری کی مدد نہیں کر سکتے لیو سفر سے
لوگ جتنا بھی ناراض ہوں مگر اس کے باوجود وہ تمہاری اور اسکی جنگ میں یا تو
خاموش رہیں گے یا لیو سفر کے حامی۔۔۔ چھوڑیں ناں آپ بھی۔۔۔ سارسہ نے شاہ
جنات کو ٹوکا۔۔۔ ڈیفنی ہمارے ساتھ کھانا کھاو گی۔۔۔ بہت شکریہ سارسہ
رانی۔۔۔ ڈیفنی نے دوبارہ روپ بدلا اور وہاں سے نکل گئی

سنان جنگل کے بچو بیچ بنی ایک چھوٹی سی گزر گاہ پر وہ ڈری سہمی سی بیٹھی ہوئی تھی بادل کے گرجنے اور بجلی کے چمکنے کیساتھ ہونے والی تیز بارش نے اس کے ڈر اور خوف میں کئی گنا اضافہ کر دیا تھا اس کے کپڑوں پر لگی تازہ گیلی مٹی اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ اس سنان راستے پر بھاگنے کی وجہ سے کئی بار پھسل کر زمین پر گری تھی وہ مزاحمت کرنے کی بجائے اب ساکن ہو کر زمین پر بیٹھی تھی کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں وہ تمام واقعات جو وہ بھول چکی تھی کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگے تھے اس رات سے لے کر اب تک ہر لمحہ اسے یاد آرہا تھا وہ خوف اور بارش سے کپکپانے لگی تھی بہت شوق ہے تمہیں مردوں کے قریب جانے کا ___ ایک خوفناک آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی زل نے اس سے زیادہ خوفناک آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی وہ جانتی تھی کہ اسے اس کے کمرے سے اٹھا کر یہاں تک کون لایا ہے ___ ن ن نہیں نہیں ___ نہیں آج تمہارا یہ نشہ بھی اتر جائے گا ___ اس کے سامنے اچانک سے ایک شخص نمودار ہوا تھا جس نے آتے ہی ہاتھ کے اشارے سے زل کو ہوا میں

معلق کر دیا تھا۔۔۔ فاسیر ت تم ایسا نہیں کر سکتے وہ ہم د دوست دوست
ہیں۔۔۔ وہ ہکلاتے ہوئے جملہ مکمل کر پائی تھی۔۔۔ جس طرح تم انسان فطرت
سے مجبور ہوتے ہو ویسے ہی میں بھی فطرت سے مجبور ہوں میری فطرت میں کسی
انسان سے دوستی شامل نہیں۔۔۔ تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں پہلی رات کیا کہا
تھا کہ میں فقط اسی صورت اس سردار کو زندہ کروں گا اگر تم میری ہر بات مانو
گی۔۔۔ میں میں ہر بات مانتی ہوں مانو گی فاسیر ر پ پلینز مجھے معاف کر دو۔۔۔ یہ
صرف تمہارا خوف ہے ورنہ جس طرح تم اس کے پاس آنے پر۔۔۔ فاسیر نہیں نہیں
ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ بکو اس بند کرو اپنی فضول لڑکی۔۔۔ وہ ایک ہی لمحے میں جادو
سے کھینچ کر اسے اپنے قریب کر چکا تھا زمل اس کے بالکل قریب آ گئی
تھی۔۔۔ کنواری انسانی لڑکیاں ہمیشہ سے جنات کی پسندیدہ معشوقہ رہی ہیں
زمل۔۔۔ فاسیر نے اپنا لہجہ اس بار نرم کیا تھا وہ زمل کے جسم کے گرد اپنی بانہوں کا
حصار بنا کر اسے مزید قریب لے آیا تھا۔۔۔ میں بھی اس رات تم پر عاشق ہو سکتا
تھا جب تم برہنہ ہو کر نہار ہی تھی مگر مجھے ایک کنواری لڑکی جس کو کبھی کسی مرد نے

نہ چھو اہوا اپنے خاص مقصد کے لئے چاہیے تھی اور میں نے اپنی جناتی حوس پر اپنے مقصد کو ترجیح دی کیونکہ مجھے وہ زیادہ عزیز تھا۔ مگر جب تم خود ہی یہ سب چاہتی ہو تو پھر آخر میں کیوں نہیں کیوں ناں میں ہی تمہیں اپنی حوس کا نشانہ بنالوں۔ وہ اس کے کان کے گرد سرگوشی کرتا ہوا اس کی گردن تک گیا تھا۔ ن نہیں نہیں فاسیر۔ فکر نہ کرو زل میں انسانی روپ میں ہی یہ سب کرنے والا ہوں نہیں نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ تمہیں مردوں سے دور رہنے والی لڑکی چاہیے تھی اور میں میں وہی ہوں تم نے خود کہا تھا کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے تم یہ سب۔ جب تم خود اپنی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں زل۔ فاسیر نے خوف سے پھیلی ہوئی اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جو بالکل خشک تھی۔ نہیں تمہیں غلط فہمی۔ مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی زل سلطان شہزادی۔ فاسیر نے زل کو ٹوکا۔ کوئی بھی عورت ایک محدود وقت سے زیادہ خود کو مرد سے دور نہیں رکھ

سکتی یہ انسانی مخلوق کی فطرت ہے۔۔۔ فاسیر نے اس کی گردن پر اپنی زبان لگائی جیسے وہ اس کے بدن کا ذائقہ چکھ رہا ہو۔۔۔ اور میں اب ایک مرد کے روپ میں ہوں اور تمہاری خواہش کی تکمیل کے بعد میں ہمیشہ کے لئے تمہیں چھوڑ جاؤں گا کیونکہ تب تم میرے کسی کام کی نہیں رہو گی

میرا یقین کرو فاسیر میری ایسی کوئی خواہش نہیں میں میں صرف سردار سے پیار کرتی ہوں۔۔۔ پیار ہا ہا ہا پیار!!! انسانوں کے درمیان نامحرم رشتوں میں جسم کے بغیر کسی پیار کا کوئی تصور نہیں یہ صرف ایک دوسرے کے بدن تک رسائی کا ایک بہانہ ہے۔۔۔ نہیں فاسیر تم تم غلط ہو پیار اور حوس دونوں الگ ہیں تم نے صرف مردوں کو اپنے جسم سے دور رکھنے کا کہا تھا پیار تو جسم کا محتاج نہیں ہوتا۔۔۔ وہ اب بھی مسلسل خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی فاسیر نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کندھا پر رکھ کر مسلاتھا۔۔۔ آج کے بعد تم کسی اور مرد کے قابل نہیں رہو گی زمل۔۔۔ نہیں فاسیر پلیز نہیں وہ رونے لگی تھی۔۔۔ فاسیر کی گرم سانسیں اس

سے ٹکڑا رہی تھی اور بارش کا تیز پانی اس کے بالوں سے بہنے لگا تھا۔ تمہارے گھنے سیاہ بال مجھے تمہاری طرف مائل کر رہے ہیں۔ زلِ مفلوج ہو چکی تھی وہ اس کے مفلوج بدن کو گھما چکا تھا اس نے اپنی انگلی اس کی کمر پر پھیرتے ہوئے اس کے لباس کو قینچی کی مانند کاٹ دیا تھا۔ نہیں فاسیر ایسا مت کرو فاسیر تمہیں خدا کا واسطہ ہے رک جاؤ۔ میں ایسا ہی کروں گا زل کیونکہ تم مجھے صرف ایک موقع دو میں ویسی ہی بنوں گی جیسا تم تم چاہتے ہو مگر پلیر پلیر۔ تم ویسا کبھی نہیں بن سکتی زل۔ میں بنوں گی میں اس سے دور رہوں گی بلکہ سب سب سے دور رہوں گی۔ ہا ہا ہا یہ صرف خوف ہے جو ہوش میں آتے ہی ختم ہو جائے گا زل۔ نہیں نہیں ہو گا تم مجھے جو مرضی سزا دے لینا مگر۔ اہم زل تم بار بار بھول جاتی ہو کہ اگر میں تمہارے ساتھ کوئی زبردستی کروں گا تو تم میرے کسی کام کی نہیں رہو گی اس لئے موقع دینا فضول ہے کیونکہ میں ڈرا دھمکا کر تمہیں اپنے مقصد میں استعمال نہیں کر سکتا اور ڈرا اور خوف کے بغیر تم اپنی فطرت سے باز نہیں آ سکتی۔ اس کی انگلی گردن سے کمر تک آ کر رک گئی تھی وہ اس کی قمیض ایک

سیدھی رائن میں چاک کر کے اس کا رخ اپنی طرف پھیر چکا تھا۔ میرا یقین کرو
فاسیر میں ویسا ہی کروں گی جیسا تم۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔ مگر پلیز مجھے
داغدار مت کرو پلیز۔ یہ صرف خوف ہے زل صرف خوف و گرنہ تمہارے دل
میں جو ہے وہ میں سب جانتا ہوں۔ میرا یقین کرو میں سچ کہہ رہی ہوں۔ بکو اس
بند کرو۔ اس نے اپنا لہجہ غصیدہ کیا اور پھر غصے سے اسے ایک طرف پھینک
دیا۔ مجھے نفرت ہے اس جھوٹ اور دھوکے سے۔ فاسیر جلدی سے اس کی
طرف لپکا وہ ایک طرف زمین پر گری ہوئی تھی اور اس کے بدن سے اس کی قمیض
غائب تھی۔ یہ جھوٹ نہیں سچ ہے میں اس سے پیار کرتی ہوں صرف پیار مجھے
اس کے جسم کی کوئی چاہت نہیں اگر اس سب کے بعد بھی تم یہ سب کرنا چاہتے ہو تو
کر گزرو شاید میں اسی قابل ہوں اور میرے ساتھ یہی ہونا چاہیئے۔ اور وہ
سردار۔ زل معنی خیز انداز میں اس سے مخاطب ہوا تھا۔ میں نہیں جانتی
کہ اس کے دل میں میرے لئے کیا ہے میں صرف اس کا ساتھ چاہتی ہوں۔ مگر
پھر تم اسی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو جاؤ گی۔ فاسیر اس کے اوپر آچکا تھا

ایسا کبھی نہیں ہو گا فاسیر کیونکہ مجھے خود پر اور اپنی محبت پر یقین ہے۔ اگر ایسا ہو گیا تو۔۔۔ اگر کبھی میں نے اس کو اپنا بدن چھونے بھی دیا تو پھر زل کا بدن تمہاری جاگیر ہو گا تم جو چاہو۔۔۔ مجھے خوشی ہو رہی ہے کیونکہ ایسا ہی ہو گا اور پھر تم بخوشی اپنا بدن مجھے سونپ دو گی آج سے تم پر کوئی پابندی اور خوف نہیں اب ہم تب ہی ملیں گے جب وہ تمہارے بدن تک پہنچا۔۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اپنے بستر پر پہنچ گئی تھی اس کا جسم اب بھی گیلا اور کپڑوں پر تازہ گیلی مٹی چسپاں تھی

تم دونوں مجھے یہاں رکھنے کی غلطی مت کرنا میں بہت بری لڑکی ہوں۔۔۔ نوشہ
پر اعتماد انداز میں میکال اور وجیہہ سے مخاطب تھی وہ پچھلی ساری رات گھر سے باہر
تھی اور اسے وہ سب بھول چکا تھا جو لیو سفر نے اس کیساتھ کیا تھا۔۔۔ تم جانتی ہو

تمہاری ماما تمہاری وجہ سے کتنی پریشان ہیں۔۔۔ ہاں وہ بہت زیادہ پریشان ہیں اور
میں اسے مزید پریشان کروں گی۔۔۔ وجہیہ کی آنکھیں حیرانگی سے تھوڑی پھیل گئی
تھی۔۔۔ وہ ماما ہیں تمہاری نوشہ۔۔۔ اس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا تھا
نوشہ کارویہ اسے خاصہ عجیب لگ رہا تھا۔۔۔ انفارمیشن کا شکریہ آئی۔۔۔ دیکھو بیٹا
تمہاری ماما تمہیں یہاں رکھنا چاہتی ہیں تاکہ تم کچھ سدھر جاؤ۔۔۔ میکال نے نوشہ
کو سمجھانے کی کوشش کی تھی حالانکہ وہ اس حق میں بالکل نہیں تھا کہ نوشہ اس کے
کالج میں رکے۔۔۔ اگر آپ دونوں کو لگتا ہے کہ آپ دونوں مجھے اس جیل میں
سدھار سکتے ہو تو کوشش کر لوں اگر باقی لڑکیاں بھی خراب ہو گئی تو مجھے مت کہیے
گا۔۔۔ ہا ہا ہا دھمکی۔۔۔ میکال کے چہرے پر رسمی سی ہنسی آئی۔۔۔ کیا کرو گی
تم۔۔۔ شاید اس جھوٹی عورت رادیہ نے نہیں بتایا ہو گا کہ میں آئس لیتی ہوں
اور۔۔۔ اور بتاؤ کیا کرتی ہو۔۔۔ میکال معنی خیز انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگا
تھا۔۔۔ وہ سب جو ایک خراب لڑکی کو کرنا چاہیے۔۔۔ ٹھیک ہے ہمیں اس سب
سے مسئلہ نہیں ہو گا مگر تمہیں اب یہاں ہی رہنا ہو گا۔۔۔ وہ دونوں کمرہ بند کر کے

باہر نکل گئے تھے۔۔۔۔۔ پتہ نہیں تم کیوں نہیں اپنی دوست کو منع کرتی کہ وہ اپنی بیٹی کو یہاں سے لے جائے۔۔۔۔۔ میکال آپ سمجھتے کیوں نہیں میں کیسے اس کو انکار کروں آخر اس بچاری کا کوئی آگے پیچھے ہے بھی تو نہیں۔۔۔۔۔ وجیہ یہ لڑکی یہاں بہت مسئلہ کرے گی تم نے اس کا اسٹیوڈ دیکھا؟۔۔۔۔۔ اگر اس کی جگہ ہماری بیٹی ہوتی تو کیا تب بھی آپ اس کو اس طرح رکھنے سے انکار کرتے۔۔۔۔۔ ہماری بیٹی کیا کبھی اس اسٹیج تک پہنچتی ہی نہ کہ اسے ایسی حرکتیں کرنی پڑتی۔۔۔۔۔ اگر بالفرض پہنچ جاتی تو تب۔۔۔۔۔ تب بھی تو ہم اس کو ٹھیک ہی کرتے ناں بجائے کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے نوشہ بھی تو کیسی کی بیٹی ہے ہمیں ایک موقع دینا تو چاہیے ہو سکتا ہے وہ۔۔۔۔۔ وجیہ یوناؤواٹ میں تمہیں مزید نہیں سمجھا سکتا اگر تمہیں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کا اتنا ہی شوق ہے تو مار لو مگر تمہیں اس کالج کے متعلق ہر چیز رادیہ کو بتانی ہوگی۔۔۔۔۔ میکال وجیہ کو ٹوکتے ہوئے حکمیہ انداز میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر میکال وہ۔۔۔۔۔ اگر مگر کچھ نہیں وجیہ تمہیں یہ ہر صورت کرنا ہوگا

میکال کے بارہا زور دینے پر وجیہہ کو ہار ماننا پڑی تھی وہ ڈاکٹر رادیہ کو کالج سے غائب ہوتی لڑکیوں کے متعلق سب بتا چکی تھی۔ اللہ رحم کرے یہ بہت خوفناک ہے وجیہہ۔ رادیہ اس کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھی۔ مگر میرے پاس کوئی دوسرا راستہ موجود نہیں ہے وجیہہ یہ سنٹر ہی میری آخری امید ہے۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں رادیہ مگر مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آخر تم سے اس کی تربیت میں کیا غلطی ہوئی ہے جو یہ نشے کی لت تک پہنچ گئی۔ اکثر انسان کو اپنی خطاؤں کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے یہی میرے ساتھ ہو رہا ہے وگرنہ میں نے اس کی اچھی تربیت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ وجیہہ رادیہ کو سنتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کو ذیشان کے متعلق سب پتہ چل گیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مجھ سے شدید نفرت کرنے لگی ہے۔ اومائی گاڈ وہ سب اس کو کیسے پتہ چلا۔ پتہ نہیں کس نے وہ سب باتیں اس کے دماغ میں بھر دی ہیں کہ اس کے

باپ سے علیحدگی کی وجہ میں ہوں ___ کیا اسے وہ سب بھی پتہ چل گیا ___ وجیہہ
سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی ___ ہاں شاید ___ وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد
نظریں جھکا کر بولی تھی اس کے اقرار نے وجیہہ پر حیرانگی کا ایک پہاڑ توڑ دیا
تھا ___ وقتی طور پر چھپ جانے والی غلطیاں کبھی نہ کبھی پہاڑ بن کر سامنے آ جاتی
ہیں ___ تم فکر نہ کرو رادیہ میں پوری کوشش کروں گی کہ وہ واپس نارمل زندگی کی
طرف لوٹ آئے ___ وجیہہ نے اسے دلا سے دیا تھا

زل میکل کیساتھ گاڑی میں کالج پہنچی تھی اس کے چہرے پر آج کافی رونق تھی فاسیر
نے اس پر لگائی تمام پابندیاں ختم کر کے اس کو اس شرط پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ انسانی
محبت کو سچا ثابت کر دیکھائے گی فاسیر جاتے ہوئے اس کو بہت سی خود اعتمادی اور

بولنے کی صلاحیت بھی دے گیا تھا تا کہ وہ اسے خود کی بات سچ کر دیکھانے کا پورا موقع دے۔۔۔ سب ٹھیک ہے ناں شہزادی۔۔۔ تہر و با حیران کن نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی وہ وجیہہ کیساتھ ابھی آفس سے باہر آئی تھی۔۔۔ ویلکم میڈیم آپ یہاں تشریف لے آئی۔۔۔ شکریہ بھابھی۔۔۔ اس کا مسکراتے ہوئے جواب وجیہہ کو بالکل ناگوار گزرا تھا

انسان کو اپنے آپ کچھ شرم کر لینی چاہیے کیوں تہر و با میں نے صحیح کہا ناں۔۔۔ جی جی میم۔۔۔ یار تم کیوں نہیں اسے سمجھاتی کہ یہ تھوڑا ایکٹو ہو جائے۔۔۔ میں سمجھاتی ہوں میم بس یہ تھوڑی سست ہے۔۔۔ تھوڑی سست واقعی ہی تہر و با۔۔۔ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اگر اس کی یہی حالت رہی تو یہ پوری زندگی اپنے کمرے تک ہی محدود رہ جائے گی اور یہ دور ایسی عورت کے لیے بالکل نہیں ہے جو صرف اپنے کمرے تک محدود ہو۔۔۔ خاموش اور اکیلے رہنے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ مجھے کچھ اور نہیں آتا اور ویسے بھی میرا یہ معیار نہیں کہ میں

ہر کسی کو منہ لگاتی پھیروں _____ اس نے حیران کن طور پر وجیہہ کو جواب دیا تھا جس کے سامنے اس کی زبان لاک ہو جاتی تھی _____ زبان چلانے سے زیادہ دماغ چلانے پر توجہ دو ویسے بھی مجھے بکو اس کرتی زبانیں ذرا اچھی نہیں لگتی _____ مجھے بھی _____ جسٹ شٹ یو ر ماو تھ _____ تہر و با تم حیا کیسا تھ نوشہ پاس جاؤ اور اسکی کئیر کرو میڈیم کا دماغ آج کچھ خراب چل رہا ہے _____ وہ آنکھیں پھاڑ کر وجیہہ کو گھورتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی _____ تہر و با کچھ دیر وہی خاموش کھڑی زمل کو دیکھتی رہی تھی _____ زمل تمہیں کیا ہو گیا تھا _____ وہ حیرانگی سے مخاطب ہوئی _____ کیوں میں نے کچھ غلط کہا تہر و با _____ غلط نہیں بہت غلط تم ہوش میں تو ہو _____ ہاں میں ہوش میں ہوں _____ تمہیں ڈر _____ مجھ سے زیادہ ڈر تو تمہیں لگ رہا ہے تہر و با _____ تم میں کوئی بھوت ووت تو نہیں آگیا زمل _____ بھوت ووت آیا تھا اب تو چلا گیا _____ تم واقعی ہی مجھے بہکی ہوئی لگ رہی ہو زمل _____ چھوڑو آؤ ہم اس نئی بلڈنگ میں چلتے ہیں _____ نہیں وجیہہ بھا بھی _____ چھوڑو یا وجیہہ کو _____ تمہیں ہوا کیا ہے زمل اتنی باتیں کب سے آئے گئی تھے _____ خاموشی سے میرے ساتھ

چلتی رہو۔ وہاں سردار تو نہیں ہے۔ نہیں سردار کو وہاں بھلا کیوں بلانا خود
جائیں گے اس کے پاس۔ تم خود جاو گی زل۔ کیوں میں نہیں جاسکتی
کیا۔ اب مجھے واقعی ہی لگ رہا ہے کہ تم ہوش میں نہیں ہو اچھا وہ سردار کا نمبر
مانگ رہی تھی۔ کون وہ حیا؟ ہاں وہی تمہاری بھانجی۔ ہا ہا ہا دے
دیتی ناں تم۔ کیا واقعی؟ ہاں دے دو ناں اسے بھی تو اپنی کوشش کر لینی
چاہیے پھر ہی تو حقیقی طاقت کا پتہ چلے گا۔ کیسی طاقت۔ محبت کی
طاقت۔ بہن رک جاؤ تم کیا بول رہی اور کدھر جا رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ
رہا۔ تمہیں سمجھ آئے گا بھی نہیں تہر و با۔ کل تک تم اس کے لئے اتنی
ٹینشن میں تھی اور آج خود بول رہی ہو کہ میں اس کا نمبر حیا کو دے دوں۔ ہاں
تو۔ وہ آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے تہر و با سے مخاطب ہوئی تھی جس طرح
فاسیر نے اسے اپنی محبت آزمانے کے لئے مکمل آزادی دے دی تھی اسی طرح وہ بھی
اپنی محبت کو ہر لحاظ سے آزمانا چاہتی تھی۔ وہ دونوں چلتے ہوئے ایک کمرے
تک جا کر روکی تھی یہ وہی کمرہ تھا جہاں زل نے پہلے لڑکیوں کے کپڑے دیکھے تھے

مگر وہاں اب ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ یہاں اسی جگہ پر کچھ لڑکیوں کے کپڑے تھے اور مجھے لگتا ہے یہ وہی لڑکیاں ہیں جو کالج سے غائب ہیں۔۔۔ یہ کیا اول فول بک رہی ہو تمہیں لگتا ہے کہ ان غائب شدہ لڑکیوں کے ساتھ اس جگہ کچھ ہوا ہے۔۔۔ مجھے لگتا نہیں یقین ہے تھروبا۔۔۔ چلو یہاں سے چلیں ہمیں ان سنسان بلڈنگز میں نہیں رکننا چاہئیے۔۔۔ نہیں یہاں ضرور کوئی اور سراغ بھی ہو گا وہ تھروبا کے منع کرنے کے باوجود ایک کے بعد دوسرے کمرے میں گھستی چلی جا رہی تھی کہ اچانک ایک زوردار مردانہ آواز اسے سنائی دی۔۔۔ زل!!! زل تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ میکال سلطان کا لہجہ کافی سخت تھا۔۔۔ تم سب کو منع کیا تھا ناں کہ یہاں کچھ غلط ہو رہا ہے اس طرف مت آو اس کے بعد بھی۔۔۔ وہ وہ بھائی میں نے یہاں۔۔۔ کچھ نہیں دیکھا تم نے یہاں..... تم اس کالج کی بدنامی کروا دو گی کیا۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔ مگر بھائی میری بات تو سن۔۔۔ میں نے کہا یہاں سے نکلو جلدی۔۔۔ وہ لا پتہ لڑکیاں۔۔۔ میں نے کچھ کہا ہے تم دونوں کو۔۔۔ میکال سلطان نے غصیلے انداز میں ان کی بات سننے بغیر ان کو وہاں سے

تمہیں تو اس وقت اپنی دوست کے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ سردار نے لیپ ٹاپ کی
سکرین سے ایک نظر ہٹا کر اپنے آفس میں کھڑی تھر و باپر ڈالی تھی جو شام ڈھلنے کے
بعد توقع کے الٹ یہاں کھڑی تھی۔۔۔۔۔ کیوں کیا ضروری ہے کہ میں ہر وقت اس
کیساتھ بندھی رہوں۔۔۔۔۔ دراصل مجھے وہ لوگ بہت عزیز ہوتے ہیں جن کے دل
میں میرے لئے محبت ہو۔۔۔۔۔ وہ لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے ہی مخاطب
تھا۔۔۔۔۔ یہ عزیز پن صرف زل کی حد تک ہے یا کوئی اور بھی اس لسٹ میں شامل ہو
سکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ چلتے ہوئے اس کے ٹیبل تک پہنچی تھی جہاں اس نے اپنا پرس رکھا

اور سردار کی کرسی تک پہنچی _____ تمہاری ان حرکتوں کا _____ واٹ ڈیوین بائے
_____ حرکتوں _____ تہروبانے سردار کو فوری ٹوک دیا تھا وہ اس کے کندھے پر ہاتھ کا
سہارا لئے کرسی کے بازو پر براجمان ہو چکی تھی _____ اس لو بے بی _____ تہروبا کی اس
حرکت کو دیکھ کر سردار کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ پیدا ہوئی تھی _____ اچھا
تمہارے اس لوو کا اندازہ زل کو ہو جائے تو _____ تو کیا..... تہروبانے جملہ
کھینچا _____ جس طرح وہ تمہیں پسند کرتی ہے اسی طرح میں بھی کرتی ہوں بس وہ کہہ
نہیں پاتی اور میں کہہ دیتی ہوں _____ مجھے بالکل نہیں لگتا کہ وہ مجھے پسند کرتی ہوگی تم
نے خواہ مخاہ ہی ایک شوشہ چھوڑ رکھا ہے _____ سردار یہ بات تو تم بھی اچھے سے
جانتے ہو کہ کلاس کی شاید ہر لڑکی ہی تمہیں پسند کرتی ہوگی _____ اگر ایسا تھا تو اب
تک اسے کہہ دینا چاہیے تھا _____ وہ لمبی سانس لے کر بولا تھا _____ تو کیا سردار
صاحب اس کے اقرار کے انتظار میں بیٹھے ہیں _____ وہ بناوٹی غصہ چہرے پر لا چکی
تھی _____ سردار کسی کا انتظار کیوں کرے گا پگھلی _____ تو پھر اسکا اتنا ذکر
کیوں _____ تمہاری دوست جو ہے اس لئے _____ میری تو اتنی ساری دوستیاں ہیں تو

کیا سب کے متعلق یوں ہی سوچتے رہو گے سردار ___ تہروبا نے اپنے ہاتھ سے بچگانہ انداز میں اس کی گالوں کو کھینچا تھا زمل کی طرح تہروبا بھی سردار کے عشق میں مبتلا تھی مگر یہ بات اس نے کبھی زمل پر ظاہر نہیں ہونے دی تھی کیونکہ اس سے پہلے کہ تہروبا سردار کے متعلق زمل کو بتاتی زمل خود اپنے جذبات تہروبا کو بتا چکی تھی اور تہروبا سے ہی مدد مانگ چکی تھی زمل کے خاندان کے درجنوں احسانات کے نیچے دبی تہروبا کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ اس تعلق کو ہر کسی سے چھپا کر رکھے ___ فلرٹ کرنا بند کر و کچھ کام کی بات کرو ___ کام کی بات کچھ خاص نہیں ہے سردار وجیہ نے نوشہ کو میرے سپرد کیا ہوا ہے ___ تو نوشہ سے تم کچھ ___ فی الحال وہ کچھ بھی بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہے سردار مجھے اس سے سچ اگلوںے میں کچھ وقت تو لگے گا ___ کتنا وقت لگے گا تہروبا ___ وہ معنی خیز انداز میں تہروبا کو دیکھنے لگا تھا جو قریب قریب اس کی گود میں ہی بیٹھ چکی تھی ___ اتنا ہی وقت سردار جتنا ہماری شادی کو درکار ہے ___ آئی ایم ان سیریس موڈ تہروبا ___ سردار نے لہجہ کچھ سخت کیا تھا وہ ہر حال میں اپنے مشن میں کامیابی چاہتا

تہرو باسردار کو پانے کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے مسٹریہ تو پھر بہت چھوٹا سا کام ہے۔۔۔ تہرو بانے خود کو اس کے چہرے کے قریب کر کے سرگوشی کی تھی۔۔۔ ہٹو یہاں سے آفس میں کوئی آجائے گا۔۔۔ آنے دو میں ڈرتی ورتی نہیں ہوں کسی سے۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتی زل کے سامنے یہ بے خونی کہاں چلی جاتی ہے۔۔۔ زل سے مجھے کوئی خوف نہیں سردار وہ فقط میری اچھی دوست ہے۔۔۔ تو یہ نبھار ہی ہوا اچھی دوستی تم۔۔۔ اگر وہ بھی تمہیں پسند کرتی ہے تو اس سب میں میرا کیا قصور ہے سردار اس کے علاوہ بھی درجن بھر لڑکیاں پسند کرتی

ہوں گی۔ یہ بات ہے تو تم اسے سچ بتا کیوں نہیں دیتی کہ جس سے وہ مدد کی امید لگائے بیٹھی ہے وہ خود۔۔۔ سردار نے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ میں اس معصوم سی لڑکی کا دل نہیں توڑ سکتی ویسے بھی وہ میری بچپن کی دوست ہے میں چاہتی ہوں کہ بس وہ خود ہی ناامید ہو کر پیچھے ہٹ جائے۔۔۔ اگر وہ واقعی ہی محبت کرتی ہوئی تو وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی تہر و با۔۔۔ میں ہوں ناں سردار میں ہٹا دوں گی جہاں میں اتنی لڑکیاں ہٹا سکتی ہوں وہاں زل کیوں نہیں بس تم اپنے اس وعدے پر قائم رہنا۔۔۔ تہر و بانے معنی خیز انداز میں سردار کو اس کا وعدہ یاد دلایا تھا کہ مشن مکمل ہونے پر سردار تہر و با کو اپنالے گا۔۔۔ میں اپنی زبان پر قائم ہوں تہر و با۔۔۔ خدا تمہیں اسی زبان پر قائم رکھے سردار۔۔۔ وہ اپنا چہرہ اس کے قریب کر چکی تھی اتنا قریب کہ اس کی سانسوں کو محسوس کر سکے تہر و بانے اپنے ہاتھ سے اس کے کوٹ کو اتارنے کی کوشش کی۔۔۔ تم مجھے اس سے نہیں روک سکتے سردار۔۔۔ تہر و بانے سردار کی ہلکی سی مزاحمت کو کچل کر اس کا

کوٹ کھول کر اس کے سینے پر اپنا سر رکھا لیا تھا _____ آئی لو یو سردار _____ جواب دو
ناں _____ میں کیا جواب دوں _____ لو یو ٹو بولو _____ جب ایسا کچھ ہو گا تو ضرور بولوں
گا _____ پتہ نہیں کب ایسا ہو گا _____ شاید کبھی بھی نہیں بیکاؤ مجھے کبھی محبت پر اعتبار
ہو اہی نہیں _____ محبت سچی ہو تو اعتبار آہی جاتا ہے سردار _____ شاید ایسا ہوتا
ہو _____ سردار نے تہر و با کے اصرار پر اس کے گرد بانہوں کا حصار بناتے ہوئے اسے
دبوچ لیا تھا _____ تمہیں ایک مزے کی بات بتاؤں سردار _____ اب وہ کیا
ہے _____ زل یہاں آنا چاہتی ہے _____ یہاں میرے آفس میں _____ ہاں تم سے
ملنے _____ وہ زل ہے تہر و با نہیں جو اتنی ہمت رکھے کہ باہر سٹاف کے ہوتے ہوئے
میرے آفس میں آکر مجھ سے ہی رومانس کی کوشش
کرائے _____ رومانس _____ تہر و بالفظ کھینچتے ہوئے زور سے ہنسی _____ کونسا رومانس وہ
آفس تک آجائے یہی بہت ہے _____ تم بھی ناں کتنا مذاق بناتی ہو اسکا _____ مذاق
نہیں بناتی اسے تمہیں ملنے کا کھل کا موقع دیتی ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ وہ کبھی
اظہار محبت نہیں کر پائے گی اور تم کبھی ایسی حرکت کرو گے نہیں اور یوں وہ بھی

خوش کہ میں نے اس کی مدد کی اور میں بھی خوش ___ تہر و بانے ہنستے ہوئے ایک آنکھ ماری تھی وہ ہمیشہ سے زل کے لئے چانس اس لئے بناتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زل سے ایسا کچھ ہو گا ہی نہیں اور کچھ ٹائم بعد وہ خود ہی سردار سے پیچھے ہٹ جائے گی

ایک ماں اور پھر اس کی ہی جوان بیٹی ایک ہی مرد کے بستر کی زینت کیسے بن سکتی ہیں ___ ڈیفینی پرستان کے ایک باغ میں انجلینا کیساتھ تنہا بیٹھی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ لیو سفر اتنی جلدی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا ___ صرف ایک ماں بیٹی ہی نہیں ملکہ ایک اور عورت اسے سب سونپ چکی ہے اب فقط اس کی بیٹی اور پھر یہ پرستان اجر جائے گا ___ انجلینا ہمیں کچھ کرنا ہو گا

کیونکہ اب وہ جادوئی حصار ختم ہوتا جا رہا ہے اور لیوسفر کسی بھی وقت یہاں پہنچ جائے گا۔ ڈیفنی فکر مند نہ انداز میں مخاطب تھی۔ شہزادہ ایمر کا جادوئی حصار کمزور ہوتا جا رہا تھا لیوسفر نے پہلے ڈاکٹر رادیہ اور پھر اس کی بیٹی کے جسم میں ان کی رضامندی سے اپنا اثر چھوڑ کر ان کی بیوٹی بون سے خاص رس چوس کر اس سے جادوئی عمل کیا تھا جس نے شہزادہ ایمر کے حصار کو کمزور کر دیا اتنا کمزور کہ اب لیوسفر پرستان کے اندر داخل ہو سکتا تھا مگر ابھی بھی اسے ملکہ کے محل تک پہنچنے کے لئے ایک اور ماں بیٹی چاہیے تھی۔ وہ دونوں واحد محفوظ جگہ ملکہ کے محل کی طرف چلی گئی تھی۔ چھوڑو چھوڑو شیطان۔ لیوسفر کی گرفت میں پھنسی پری تڑپنے لگی یہ ملکہ ڈیفنی کی خاص ملازمہ تھی جس کا کام صرف ملکہ کو غسل دینا تھا لیوسفر نے اسے پرستان میں بہتی ندی کے کنارے سے اٹھالیا تھا۔ گھنے جنگل کی ایک خوفناک غار میں لیوسفر نے اسے پھینکا تھا جہاں خوفناک خاموشی میں صرف لکڑیوں کے جلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ مجھے جانے دو میں نے کچھ نہیں کیا۔ پری کی اپنی آواز ہی غار میں گونجی تھی وہ اپنی جادوئی چھڑی سے جادو کرنے

کی کوشش کرنے لگی مگر اس کے تمام جادو لیو سفر کے سامنے بہت کمزور تھے۔ مجھے جانے دو میں نے کچھ نہیں کیا۔ ہر کوشش میں ناکامی کے بعد اس نے دوبارہ التجا کی تھی۔ تم نے آج ملکہ کو غسل نہیں دیا کیا۔ لیو سفر کی خوفناک آواز اس کی سماعت سے ٹکڑائی وہ غار کے ایک کونے سے برآمد ہو تھا۔ دیا دیا تھا۔ یہی تمہارا قصور ہے ملکہ کی خوشبو اب بھی تمہارے ہاتھوں میں موجود ہو گی۔ وہ اس کی طرف بڑھتا آیا تھا۔ نہیں نہیں لیو سفر۔ اس نے پری کو اٹھا کر غار کی دیوار سے لگا یا وہ مسلسل چیخ رہی تھی اگر تم نے مجھے زیادہ تنگ کیا تو میں تمہارے یہ پر جلا سکتا ہوں اس لئے آواز بند رکھو۔ لیو سفر نے اس کے پروں کو ایک کونے سے پکڑا کر مروڑا تھا جس سے پری کی ایک چیخ نکلی۔ ویسے بھی یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے۔ پری اس کی دہشت زدہ آنکھیں دیکھ کر مزید سہم گئی تھی وہ اب اس کے بالکل قریب کھڑا تھا لیو سفر نے اس کے ہاتھوں کو دبوچ کر اپنی ناک کے قریب کیا تھا۔ ہممم ڈیفنی ہمم۔ وہ اس کے ہاتھوں سے ملکہ کی مہکتی مہک سو نگھنے لگا۔ تم صرف ملکہ کو غسل دیتی ہو یا راجہ کو

بھی _____ صرف ملکہ ڈیفنی کو _____ وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی _____ چلو آج سے
تم راجہ کو بھی غسل دو گی _____ وہ ایک دم سے پیچھے ہٹا اور اگلے ہی لمحے جادو سے غار
میں ایک پتھر کا باتھ ٹپ بن گیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا _____ ہر ملکہ کی ایک خاص
ملازمہ ہوتی ہے جو صرف ملکہ کو ہی غسل دیتی ہے اس کے لئے کسی اور مرد تو کیا
عورت کو چھونا بھی حرام ہوتا ہے اگر میں نے کسی اور کے جسم کو اپنا ہاتھ مس کیا تو
ملکہ مجھے اپنے محل سے نکال دے گی _____ یہ تمہارے اگلے راجہ کا حکم
ہے _____ میں میں نہیں _____ اس سے پہلے کہ یہ آگ تمہارے پروں کو جلا کر
راکھ کر ڈالے اور تم لمحوں بھر میں اپنے خوبصورت پروں سے محروم ہو جاؤ _____ وہ
جملہ مکمل کئے بغیر غصے میں دھاڑتا ہوا پانی میں بیٹھ چکا تھا

معصوم پری ابھی وہاں ہی کھڑی تھی کہ آگ اس کے دونوں پروں کی طرف بڑھنے
لگی وہ آگ کی گرمائش پروں کو محسوس ہونے تک وہاں ہی کھڑی رہی تھی ملکہ نے
اس کا انتخاب ہزاروں پروں میں سے کیا تھا وہ خوبرو ملکہ کی خاص کنیز تھی جس پر

اسے ہمیشہ سے فخر تھا مگر لیو سفر کے بدن کو چھوتے ہی وہ اس اعزاز سے محروم رہ جانی تھی آگ کی تپش نے اسے لیو سفر کے ٹپ تک آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیو سفر کو پریوں کی کمی نہیں تمہارے قبیلے سینکڑوں پریاں میری قید میں موجود ہیں مگر مجھے ملکہ کی خاص خادمہ سے غسل چاہیے تاکہ ملکہ جان لے کہ اب وہ لیو سفر کی پہنچ سے زیادہ دور نہیں۔ وہ نرم لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔ پری نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد جادو کی مدد سے اپنا لباس تبدیل کیا تھا وہ غسل والا لباس زیب تن کر چکی تھی اس کے پر اس کے جسم سے غائب تھے وہ سفید لباس میں ملبوس تھی جس میں اس کے دونوں کندھے بازوؤں تک برہنہ تھے۔ ملکہ تو اس لباس میں اور بھی خوبصورت دیکھتی ہوگی۔ لیو سفر اس سہمی پری کی طرف دیکھ کر تھوڑا سا مسکرایا تھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔ ہائے ملکہ تیرے عشق میں لیو سفر کو کسی کسی پریاں مسلنی پڑی۔ وہ معنی خیز انداز میں مسکرایا اور پری اس پر پانی بہانے لگی اس کا جسم خوف و ڈر سے کانپ رہا تھا پرستان کے خوبصورت باغات سے توڑی گئی رنگ برنگی جڑی بوٹیاں اور درجنوں قسم کے پھولوں اور پھلوں کا رس وہاں حاضر تھا جس

سے ڈیفنی کو غسل دیا جاتا تھا پری نے کانپتے ہوئے اس کے شدول کندھوں پر ہاتھ رکھ کر پھیرا تھا وہ گلاب، جو لیٹ روز اور سفرون کروکس کے نایاب پھولوں کو اس کے بدن پر مسل رہی تھی جو اس کے سخت جسم سے لگتے ہی ٹوٹتے جا رہے تھے _____ ڈیفنی کے بدن پر بھی کیا یہی پھول مسلے جاتے ہیں _____ ملکہ کو جو لیٹ روز کے پھولوں سے بھرے ٹب میں بٹھا کر پرستان کے سب سے نایاب پھول وائٹ کسٹل سے غسل _____ کہاں ہے وائٹ کسٹل _____ وہ غصے سے دھاڑا تھا _____ وہ پھول تب ہی نکلتا ہے جب ملکہ اپنا لباس ہٹائے _____ وہ سہمی سی آواز میں بولی تھی _____ مجھے ملکہ کے بدن کے متعلق بتاؤ _____ یہ باتیں میں کسی دوسری پری کو بھی نہیں بتا سکتی ورنہ ملکہ مجھے _____ مجھے پرستان کے قانون وضابطے مت پڑھاؤ _____ لیو سفر نے اس کو بالوں سے پکڑا کر نوچا جس سے وہ چیخ اٹھی _____ لیو سفر اپنا وضابطے خود بناتا ہے سمجھی تم _____ درد کی شدت سے پری کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے _____ میں کچھ پوچھ رہا ہوں _____ لیو سفر نے اپنی بات پر زور دیا _____ اس کا بدن بہت ریشم سے بھی زیادہ نرم ہے اتنا نرم و نازک کہ پھول مسلنے

سے اس پر خراشیں آجائیں اور اتنا خوبصورت کے اس کی گردن سے منعکس ہو کر
واپس آنے والی روشنی سے پھول کھل کھلا اٹھیں وہ قبائیں ہٹائے تو پرستان میں بہار ہو
وہ بال لہرائے تو کالی گھٹائیں آسمان پر چھا جائیں اور اس کے بالوں سے بہتا ہو اپانی اگر
جنگلوں پر بینکھا جائے تو یہ سنسان خزاں زدہ جنگل پھولوں سے کھل کھلا اٹھے جن کی
خوشبو میلوں دور سے محسوس کی جاسکے _____ ڈیفینی لیو سفر اس کا نام زیر لب پکارتے
ہوئے مسکرایا تھا

پری کے نازک ہاتھ اس کے بدن پر پھولوں کو مسئل رہے تھے اور وہ پانی اس کے سر
سے بہا رہی تھی لیو سفر نے اس کے کندھے پر اپنی ایک انگلی آہستگی سے پھیری تھی
مگر وہ آہستگی اس کے نرم گوشت کو چیرتی ہوئی چلی گئی تھی _____ آہ آہ وہ درد کی
شدت سے کڑا ہی _____ لیو سفر کا ہاتھ اس کی گردن تک گیا _____ ڈیفینی کے متعلق
اور بتاؤ _____ ملکہ بہت خوبصورت ہے _____ جانتا ہوں اور کچھ بتاؤ _____ اس نے اس
کی گردن کو اپنی گرفت میں لے کر اس پانی میں کھینچ لیا تھا _____ اور بتاؤ _____ وہ ڈری

سہمی بیٹھی کانپ رہی تھی۔۔۔ ملکہ کو اپنے بدن میں سب سے خوبصورت کیا لگتا ہے۔۔۔ وہ مسلسل خوف سے کانپ رہی تھی وہ جانتی تھی کہ اس سے پہلے والی پریوں کو وہ کس طرح نوچ چکا تھا۔۔۔ کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔ وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے اس کو گردن سے کھینچ کر اپنے چہرے کے قریب لے آیا تھا جہاں وہ پری اس کی خوفناک آنکھوں کو دیکھ سکتی تھی اس کا سارا بدن کانپنے کیساتھ لالکی چھوڑ رہا تھا۔۔۔ م م م مول اس کو اپنا مول پسند ہے۔۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔ اس کے سینے پر۔۔۔ لیو سفر نے اس کی قبا کو پھاڑ دیا تھا۔۔۔ کہاں پر ہے وہ۔۔۔ وہ روتے ہوئے انکار میں سر ہلارہی تھی اس بات سے لاعلم کہ آخر لیو سفر اس کیساتھ کرنا کیا چاہتا ہے وہ بس انکار کر رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ داغدار ہونے کے بعد وہ کبھی پرستان نہیں لوٹ پائے گی۔۔۔ لیو سفر نے اپنی خوفناک آنکھوں سے اس کو گھورا۔۔۔ کہاں ہے وہ مول۔۔۔ یہاں اس جگہ۔۔۔ اس نے ڈرتے ہوئے اپنے سینے پر بیوٹی بون کے پاس ایک جگہ کی نشاندہی کی تھی وہ اس کے بالکل قریب بیٹھی تھی جہاں اسے اس کی سانسیں تک محسوس ہو رہی تھی لیو سفر نے زیر لب ملکہ کا نام دہرایا تھا اور پھر اگلے

ہی لمحے اس کے بدن کو سونگھنے لگا وہ خون چوسنے کے لئے من پسند جگہ کی تلاش کر رہا تھا اس نے بالوں کو پیچھے سے کھینچ کر اس کی گردن کو ہوا میں بلند کیا اور پھر اپنی ناک اس کی گردن سے نیچے تک لایا اسے بیوٹی بون کے تھوڑا پاس اپنی من پسند جگہ مل چکی تھی جہاں سے اسے ایک محسوس کن خوشبو آرہی تھی اس نے پری کے گرد اپنی گرفت کو مضبوط کر کے اسے اپنے بدن کیساتھ لگالیا اور پھر اپنے دانت اس کے جسم میں دھنسانے کے لئے اپنے ہونٹ اس کے نرم و نازک بدن پر چسپاں کر دیئے وہ اس سے پہلے لا تعداد پریوں کو خون چوس چکا تھا گویا اسے اس خون کا ایک نشہ تھا پری نے ہاتھ مارتے ہوئے غلطی سے اس کی کمر پر موجود ایک خفیہ ہڈی پر دباؤ ڈالا اور اگلے ہی لمحے اس کی گرفت سے نکل گئی یہ سب اس نے غیر ارادہ طور پر کیا تھا وہ خود نہیں جانتی تھی کہ یہ ہوا کیا ہے اس نے لیو سفر کی اس ہڈی پر دباؤ ڈالا تھا جس میں اس کی جان تھی اس پر دباؤ اسے لمحے بھر کے لئے مکمل بے بس کر دیتا تھا لیو سفر نے آگ اگلتی آنکھوں سے پری کو دیکھا جو ڈر سے کانپ رہی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے

اس کے پروں کو آگ لگادی وہ چیخنے لگی تھی مگر لمحے بھر میں لیو سفر نے اس کے پروں کو جلا کر راہ کر دیا تھا

وہ مسلسل چیختی جا رہی تھی اور آگ اس کے بدن کی طرف بڑھ رہی تھی۔ مجھے معاف کر دو میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے چھوڑ دو وہ روتے ہوئے صدا کر رہی تھی جس کا کوئی اثر لیو سفر پر نہیں ہو رہا تھا۔ میں ڈیفنی تک پہنچنے میں تمہاری مدد کروں گی اور وہ سب جو تم کہو۔ ڈیفنی کا سنتے ہی اس نے ایک زوردار سانس لی اور آگ بجھادی آگ بجھنے کے باوجود وہ شدت درد سے کڑا ہتی رہی اس کے دونوں پر جل گئے تھے اور کمر جھلس گئی تھی اور لباس جل چکا تھا وہ پانی سے اٹھا اور چلتے ہوئے اس کے قریب آیا لیو سفر نے اسے زمین سے اٹھا اوپر ہوا میں بلند کیا اور ایک طرف پھینکا۔ تم تو اب اڑ بھی نہیں سکتی۔ لیو سفر ادھر ادھر پھنک رہا تھا جس سے وہ زخمی ہوتی جا رہی تھی۔ کیا مدد کر سکتی ہو تم میری۔ مجھے تم نے پرستان لائق چھوڑا ہی نہیں اب مدد کا کیا فائدہ پرستان کے لوگ کبھی مجھے پرستان نہیں جانے دیں

گے۔۔۔ ہا ہا ہا ہا جب لیو سفر پرستان کا راجہ ہو گا تو پھر تمہیں پرستان داخلہ ضرور ملے گا۔۔۔ لیو سفر نے اس کے بدن کو اپنے ہاتھ کے لمس سے ٹھیک کر دیا تھا اس کے زخم ٹھیک ہو گئے تھے۔۔۔ اب بولو تمہیں اس غار میں قید ہونا ہے یا تم کوئی مدد کرو گی۔۔۔ بدلے میں تم مجھے میرے پر لوٹا دو گے ناں۔۔۔ وہ کچھ دیر رونے کے بعد تھوڑی نارمل ہوئی تھی وہ جانتی تھی کہ لیو سفر اس کے پر اسے واپس دے سکتا ہے۔۔۔ ہاں تمہیں میں پرستان کے سب سے خوبصورت پردوں کا بلکہ ملکہ کے پر تمہیں دے دوں گا تاکہ ملکہ اڑ نہ سکے۔۔۔ کیا واقعی میں ملکہ کے پر تمہارا دماغ خراب ہو رہا ہے کیا۔۔۔ وہ دوبارہ غصیلہ ہوا۔۔۔ ملکہ کی ہر چیز پر لیو سفر کا حق ہے اگر تم ملکہ تک پہنچنے میں میری مدد کرو تو میں تمہیں خوبصورت پردوں گا۔۔۔ مگر میں بغیر پروں کے پرستان نہیں جاسکتی وہاں مجھے داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔۔۔ مگر تم انسانی دنیا میں تو جاسکتی ہوناں۔۔۔ نہیں مجھے اس دوزخ میں نہیں جانا۔۔۔ مجھے مت بتاؤ کہ مجھے تمہیں کہاں استعمال کرنا ہے۔۔۔ لیو سفر کی آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہوئی تھی

بوند بوند میں گم سا ہے

یہ ساون بھی تو تم سے ہے

وہ بھاگتی ہوئی گانا گنگھناتے ہوئے ہال کے دروازے تک آئی تھی جہاں پہلے سے
تہرو باحیا کیساتھ کھڑی باہر کے منظر سے لطف اندواز ہو رہی تھی تیز آندھی کیساتھ
آنے والی کالی گھٹاؤں نے سورج کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ کن ہواؤں میں ہو
شہزادی۔۔۔ تہرو باحیرانگی سے زل کو دیکھ کر مخاطب ہوئی تھی جو چہرے سے ہی
بدلی بدلی نظر آرہی تھی۔۔۔ ان ہواؤں میں جو اوپر اوپر ہیں۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے
اچھلی تھی۔۔۔ ویری فنی شہزادی۔۔۔ تہرو بانے منہ بسوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ بارش
آنے والی ہے نہائیں کیا۔۔۔ تم نہاؤ گی یہاں۔۔۔ کیوں بھئی میں نہیں نہا سکتی یہاں

سب لڑکیاں ہی تو ہیں۔۔۔ تہر و با کے لئے زل کی باتوں پر یقین کرنے واقعی ہی مشکل ہو رہا تھا جو لڑکی کل تک چند نظروں کے سامنے پیدل چلنے سے کتراتے تھی وہ بھلا بارش میں سب کے سامنے کیسے نہا سکتی تھی۔۔۔ حیاتمہاری آپ کے سر میں کچھ لگا تھا کیا۔۔۔ وہ شرارتی انداز میں سوالیہ نظروں سے حیات کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ ہٹ کمینی۔۔۔ زل نے اسے خود ہی ٹوک دیا تھا تمہاری اس نئی دوست کا کیا بنا۔۔۔ زل کا اشارہ نوشہ کی طرف تھا جس کی کونسلنگ تہر و با اور حیات کے ذمے تھی اور یہی تہر و با چاہتی تھی کہ نوشہ اس کے قریب رہے تاکہ وہ اس سے سردار کا کام خاموشی سے نکلوا سکے سردار نوشہ سے وہ سب سچ اگلوں چاہتا تھا تاکہ اس سب کی مدد سے وہ اس کی ماں کی حقیقت کھول سکے۔۔۔ وہ نوشہ کو لینے کے لئے اس کے کمرے میں پہنچ گئی تھی تاکہ اسے بھی سب سے گھل مل جانے کا موقع ملے وہ نوشہ کو باہر لے آئی تھی وہ جب سے یہاں آئی تھی خاموش خاموش ہی رہی تھی حیات اس کے تھوڑا قریب تھی یا شاید وہ قریب ہی صرف حیات کے رہنا چاہتی تھی

تیز ہوا میں اڑتے بادلوں کی مانند وہ سب گراؤنڈ میں ہی گھوم رہی تھی ہر کوئی خود کو ایک غلاف میں چھپائے ایک بناوٹی کردار جی رہا تھا نوشہ کو حیا میں صرف اتنی ہی دلچسپی تھی کہ وہ اپنے یہاں قید کرنے کی سزا کا بدلہ وجیہہ کی بیٹی سے لینا چاہتی تھی اچانک ایک گاڑی مین گیٹ سے اندر کی طرف آئی گاڑی کو پہچاننے میں کسی نے بھی کوئی دیر نہیں لگائی تھی یہ سردار کی گاڑی تھی جو یہاں زمل، تہر و بایا حیا کے لئے نہیں بلکہ صرف نوشہ کے لیے آیا تھا اور اس کا اگر کوئی مقصد تھا تو صرف نوشہ سے ڈاکٹر رادیہ کے متعلق سب سچ اگلونا کیونکہ رادیہ نے اپنے شوہر اور سردار کے بزنس ایڈوائزر کو ٹارچر کر کے پاگل کر دیا تھا

زمل بھی موسمِ انجوائے کرے گی۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے گاڑی سے نکلا تھا وہ جانتا تھا کہ زمل کے دل میں اس کے لئے کیا ہے مگر اسے زمل کے اس جذبے سے کوئی فرق پڑتا ہی نہیں تھا کیونکہ اسے محبت پر کبھی یقین تھا ہی نہیں بہت سی لڑکیاں پہلے ہی اس کی زندگی میں آکر جا چکی تھی اس کے لئے زمل کا یہ رویہ نارمل تھا۔۔۔ ہاں میں

میں بھی _____ وہ بھاگتے ہوئے گاڑی کے پاس تو آگئی تھی مگر سردار کے سامنے آتے ہی اس کی خود اعتمادی شاید کہیں اٹک گئی تھی _____ واہ یہ تو کوئی معجزہ ہی ہے ورنہ جس زل کو میں جانتا تھا وہ تو بہت شرمیلی سی چپ چاپ اور اکیلی رہنے والی لڑکی تھی _____ سردار نے ادھر ادھر دیکھ کر اندازہ لگالیا تھا کہ زل آج ان سب کیساتھ تھی وہ مسکراتے ہوئے بولتا جا رہا تھا مگر زل اس کی باتوں سے بے نیاز آنکھیں بند کئے کھڑی کسی اور ہی دنیا میں کھو گئی تھی _____ فاسیر تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے _____ وہ کسی اور ہی دنیا میں گم ہاتھ باندھے فاسیر سے التجا کر رہی تھی _____ تم نے خود اعتمادی کی جو طاقت مجھے دی تھی اب وہ مجھے سے مت چھینو اب ہی تو مجھے اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے _____ تم اپنے ساتھ بہت غلط کر رہی ہو زل یہ محبت و حبت سب فضول ہے _____ میں ثابت کروں گی فاسیر کہ تم غلط تھے مجھے صرف ایک موقع دو _____ میں انسانوں کے دل و دماغ پڑھ لیتا ہوں زل _____ تم دل و دماغ پڑھ سکتے ہو فاسیر مگر معجزات نہیں یہ محبت ہی تھی جو موسیٰ کو طور تک لے گئی _____ تم اس مادیت پرست دنیا سے انجان ہو _____ محبت دلوں پر الہام کی مانند نازل ہوتی ہے

فاسیر یہ کبھی اپنا تن من دھن عقل شعور دیکھنے کی اجازت نہیں دیتی محبت وہ ساتویں حس ہے کہ جو جس دل پر اترتی ہے اسے وسعت دے دیتی ہے اتنی وسعت کہ دنیا کی تمام چالاکیاں اس میں سما جائیں

زل زل..... سردار کی آواز اسے واپس یہاں کھینچ لائی تھی اسے بالکل یاد نہیں تھا کہ وہ کتنی دیر سردار سے بے نیاز ہو کر عشق کی وادی میں فاسیر سے محو گفتگو رہی تھی تم ٹھیک ہونا زل ___ وہ فکر مند نہ انداز میں مخاطب ہوا تھا ___ کہاں گم ہو گئی تھی ___ میں کیوں گم ہوں گی بھلا ___ زل نے مسکراتے ہوئے کچھ فاصلے پر کھڑی تھروبا کو دیکھا تھا اس کی خود اعتمادی واپس آگئی تھی وہ عاجز نظروں سے اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ تھروبا ہی سردار کو ملوانے کے لئے یہاں لائی تھی ___ پھر اندر کی طرف چلیں زل ___ کیوں خراب موسم سے ڈر لگ رہا ہے ___ زل کی بات سن کر وہ بے اختیار ہنس دیا تھا یہ بات تم کہہ رہی ہو زل جو خراب موسم کی خبر سن کر ہی یونیورسٹی سے چھٹی کر لیتی تھی ___ میں کبھی خراب

موسم کی وجہ سے چھٹی نہیں کرتی تھی وہ لمحہ بھر خاموش رہنے کے بعد بولی تھی اس کے دماغ میں فوری وہ خراب موسم کی چھٹیاں گھومنے لگی تھی جب وہ صرف اس وجہ سے چھٹی کر لیتی تھی کہ وہ خراب موسم میں سردار کو باقیوں کیساتھ گھومتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ تو پھر چھٹی کی وجہ کیا ہوتی تھی زمل۔۔۔ کچھ باتیں بتائی نہیں جاسکتی صرف سمجھائی جاسکتی ہیں۔۔۔ کیا بات ہے وہ حیرانگی سے زمل کے چہرے کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ چلیں سمجھا ہی دیں محترمہ۔۔۔ دراصل وہ سمجھائی بھی نہیں جاسکتی بس دوسروں کو خود سمجھ جانی چاہیئے۔۔۔ کیا فلسفہ ہے زمل۔۔۔ وہ زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔۔ کونسی ایسی باتیں ہیں جو ہنس ہنس کر کی جا رہی ہیں۔۔۔ حیا نے فوری انٹری دی تھی وہ بھلا کتنی دیر خود کو اگنور ہوتا دیکھ سکتی تھی۔۔۔ بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں حیا۔۔۔ سردار نے شرارتی انداز میں حیا کو جواب دیا تھا۔۔۔ فاسیر ایک تم اس سے میری جان چھڑوا دو ناں تو اس سے بڑا احسان کیا ہو گا۔۔۔ وہ رخ بدلتے ہوئے دل میں حیا کو کوس رہی تھی۔۔۔ پھر بھی ہمیں بھی تو پتہ چلے۔۔۔ بیٹا بہت سی باتیں عمر کیساتھ پتہ چلتی ہیں ابھی تم چھوٹی ہو۔۔۔ زمل نے تمام غصے پر قابو پا کر تحمل کا آخری

درجے تک مظاہرہ کیا تھا۔ ایکسیوزمی آئی ایم ناٹ یور بیٹا۔ سوئی آپ کی ماما
آپ کو ڈھونڈ رہی ہوں گی۔ ویری فنی آپ کی ماما نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ اوہ اوکے تو
آپ ماما کو بتادیں کہ سردار صاحب نئی بلڈنگ دیکھنے جا رہے ہیں واپسی پر ان سے
ضرور مل کر جائیں گے۔ حیاہکی بکی زمل کی طرف دیکھتی رہ گئی تھی جو سردار
کیساتھ ایک طرف کو چل دی۔ بچی ہے یار تمہیں اس کیساتھ ایسا رویہ نہیں رکھنا
چاہیئے۔ سردار بچی ہے تب ہی تو اسے منع کر رہی تھی۔ خواہ مخاہ میں اس کا دل
توڑا۔ دل اتنی جلدی نہیں ٹوٹے سردار جب دل ٹوٹا ہے ناں تو انسان کی ٹانگیں
اس کے بدن کا بوجھ برداشت کرنے سے عاجز آ جاتی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ مجھے تم
سے ٹیوشن لینا چاہیئے۔ مذاق اچھا کر لیتے ہو سردار۔ کیوں کچھ غلط کہا میں
نے۔ وہ دونوں چلتے ہوئے باقیوں سے دور نکل آئے تھے جہاں اب ہو اکیساتھ
ہلکی ہلکی بارش بھی شروع ہو گئی تھی۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ عاشق کبھی
استاد نہیں ہوتا عاشق ہمیشہ محبوب کا شاگرد ہوتا ہے جو لمحہ لمحہ محبوب سے سیکھتا ہے
کہ اسے کس انداز میں چاہا جائے۔ مگر ہم نہ تو عاشق ہیں اور نہ معشوق۔ سردار

نے آسمان پر نگاہ ڈالتے ہوئے بے تکلفی سے جملہ کہا تھا جس نے زل کو لمحے بھر کے لئے خاموش کروادیا تھا۔۔۔ تم بارش اور تیز آندھی میں کیوں گھوم رہی ہو تمہیں تو ڈر لگتا تھا ناں۔۔۔ سردار نے موضوع بدلنے کی پوری کوشش کی تھی وہ زل کی باتوں کے مطلب اچھے سے سمجھ رہا تھا بس اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی زل ہے جس کی زبان سردار کے سامنے گلے میں ہی اٹک جایا کرتی تھی۔۔۔ مجھے ڈر لگتا تھا مگر اب نہیں۔۔۔ کیوں اب ایسا کیا ہوا۔۔۔ میں نے تیز ہواؤں میں چلنا اور بارش میں بھیگنا سیکھ لیا ہے سردار۔۔۔ وہ چلتے چلتے رک گیا تھا اس نے اپنا رخ زل کی طرف پھیرا جو بارش میں بھیگ رہی تھی اس نے ہاتھ میں پکڑی چھری کو کھینچ کر چھتری بنایا اور زل کے اوپر کردی۔۔۔ اب یہ مت کہنا کہ عاشق ہمیشہ محبوب سے سیکھا کرتے ہیں۔۔۔ سب جانتے ہو تم سردار صرف سمجھتے نہیں۔۔۔ کیا سمجھنا چاہتی ہو تم۔۔۔ سردار ابھی تک بارش میں بھیگ رہا تھا چھتری اتنی چھوٹی تھی کہ صرف ایک بندہ ہی اس کی اوٹ لے سکے وہ سردار کو اپنے پاس بالکل نہیں لاسکتی تھی اور نہ ہی سردار کی طرف سے اس پر کی گئی چھتری سے نکل سکتی تھی۔۔۔ کیا سمجھنا چاہتی ہو

زل _____ سردار نے اسے خاموش دیکھ کر دوبارہ اپنی بات کو دہرایا تھا زل نے اپنے جسم سے دوپٹہ ہٹایا اور پھر کچھ موجود درخت کا سہارا لیتے ہوئے اپنے دونوں بازو ہوا میں بلند کر کے ایک چھتری بنادی تھی _____ یہی کہ تم میرے محبوب ہو اور میں تمہاری عاشق _____ اتنی ہمت اس میں کہاں سے آئی تھی یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی سردار نے ہمیشہ زل کو دوپٹے میں لپیٹے ہی دیکھا تھا اور یہ ہوا بھی پہلی بار تھا جب زل کے بدن سے دوپٹہ الگ ہوا تھا سردار یہ منظر غور سے دیکھتا رہا بارش کے قطرے اس کے سر سے بہتے ہوئے گردن تک اور پھر گردن سے پھسلتے ہوئے جسم کا رخ کر رہے تھے اس کا لباس گिला ہو کر اس کے بدن سے چپک چکا تھا _____ تم تھک جاؤ گی ہم ایک ہی چھتری میں رہ سکتے ہیں _____ سردار نے اپنی نظریں پھیر لی تھی _____ ایک ہی چھتری تو کیا محبت کرتے جسم ایک ہی لباس میں بھی رہ سکتے ہیں _____ تم جھلی ہو مجھے اس محبت پر کبھی اعتبار نہیں ہوا زل _____ تمہیں کس نے کہا تم اعتبار کرو _____ وہ مسلسل اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جو سردار مسلسل چرا رہا تھا _____ تم فقط اس محبت کو شرف قبولیت دو _____ سردار نے ہاتھ بڑھا کر زل کے ہاتھ سے دوپٹہ پکڑنا چاہا جو وہ ہاتھ دیکھ

کر پہلے ہی چھوڑ چکی تھی وہ خود ہی اس چھتری کے نیچے پہنچ گیا تھا زمل پاؤں کھسکاتی ہوئی تھوڑا سا پیچھے ہٹی۔۔۔ مجھ سے ڈر رہی ہو۔۔۔ اگر ڈرتی ہوتی تو کبھی اپنے بدن سے یہ حجاب نہ ہٹاتی۔۔۔ سردار نے اب زمل کے بدن سے نگائیں ہٹالی تھی۔۔۔ زمل تم بہت اچھی لڑکی ہو تمہیں یہ سب۔۔۔ میں جانتی ہوں کہ میں خوبصورت نہیں ہوں بہت زیادہ گوری نہیں ہوں مگر میری مجبوری سمجھو سردار۔۔۔ محبت کوئی مجبوری نہیں ہوتی زمل۔۔۔ مگر مجبور کر دیتی ہے سردار۔۔۔ میرے خیال سے ہمیں یہاں سے چلنا چاہئے۔۔۔ نہیں روکو سردار میں تمہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔ کیا تم مجھے روک سکتی ہو۔۔۔ اس نے نگاہیں بھر کر زمل کو دیکھا تھا۔۔۔ زمل نے خاموشی سے انکار میں سر ہلا دیا اور سردار تیز بارش میں اسے وہی چھوڑ کر چلا گیا اور وہ چاہتی ہوئی بھی اسے روک نہ پائی

#####

تم اتنے دن دنیا میں گزارنے کے بعد بھی اس لڑکی کو وہاں سے ہٹا نہیں
پائی۔۔۔ لیو سفر آگ اگلتی آنکھوں سے پری پر چڑھ دوڑا تھا جو کئی دن حیا کیساتھ
رہنے کے باوجود مشن میں ناکام رہی تھی۔۔۔ میں نے پ پوری کوشش کی تھی
لیو سفر مگر اس کی ماں اسے خود سے دور رکھنے پر کسی صورت راضی نہیں کالج سے
لڑکیوں کے لاپتہ ہونے کی وجہ سے وہ بہت ڈری ہوئی ہے۔۔۔ کیا تم سے بھی زیادہ
ڈری ہوئی تھی وہ۔۔۔ ن نہیں نہیں۔۔۔ تو پھر تم کیوں ناکام رہی۔۔۔ میں میں جادو
سے اس کو مفلوج کر سکتی ہوں۔۔۔ کیا یہ مجھے کرنا نہیں آتا۔۔۔ لیو سفر نے اس
کے بالوں کو نوچ لیا تھا ایک کام بھی تم ڈھنگ سے نہیں کر سکی۔۔۔ اس کی ماں نے
اس کے گرد وہ سب لڑکیاں چھوڑی ہوئی ہیں جو تمہارے ہر روپ کو پہچان جائیں
گی۔۔۔ پری روتے ہوئے اپنی صفائیاں دے رہی تھی میں نے بہت کوشش کی مگر
کوئی موقع ایسا نہیں تھا کہ جب تم اپنا کام آسانی سے کر سکتے۔۔۔ لیو سفر نے اس کی
بات سنتے ہی اسے زور سے دھکا دیا تھا میں تمہیں لمحہ لمحہ دیکھ رہا تھا تم نے بہت سے
موقع ضائع کئے ہیں۔۔۔ تم اس کے باپ کے روپ میں وہاں ہو لیو سفر میں تمہاری

اس لڑکی تک پہنچنے میں کیسے مدد کروں جو تمہاری بیٹی بھی ہے۔ محرم و نامحرم کے تصورات صرف انسانی دنیا تک محدود ہیں کوہ قاف کے باسی ان قوانین سے آزاد ہوتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود بھی کوئی جن اپنی بیٹی کیساتھ وہ روتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ چکی تھی۔ میں اس کا باپ نہیں ہوں حیا کا اصل باپ مرچکا ہے اور میکال سلطان کی موت بھی بہت عرصہ پہلے ہو چکی تھی۔ مگر وہ تو تمہیں ہی اپنا باپ سمجھتی ہے۔ مجھے مت سمجھاؤ یہ سب انسان مجھ سے بڑے شیطان ہیں میکال سلطان پہلے لڑکیوں سے جنسی زیادتی کرتا تھا اور پھر رادیہ کے ساتھ مل کر ان لڑکیوں کے پیٹ سے وہ بچے نکال کر بیچا کرتا تھا جن کی عمریں ابھی ماں کے پیٹ میں 4 4 ماہ ہی ہوا کرتی تھی اور یہ وجیہ سلطان بے وقوف ترین عورت جس کو آج تک یہی نہ پتہ چلا کہ رادیہ نے وجیہ کی دوسری شادی جان بوجھ کر میکال سے کروائی تاکہ وہ اس کی مدد سے اپنا مکروہ کاروبار چلاتی رہے میکال شیطانی طاقتوں کے حصول کے لئے چلہ کاٹتے ہوئے مجھ تک پہنچا تھا اور پھر مجھے ڈیفنسی تک پہنچنے کے لئے میکال کو مارنا پڑا اور نہ وہ ایک دن اپنی بیٹی ساتھ بھی یہی کرتا جو وہ درجنوں

لڑکیوں کیساتھ کرچکا تھا مجھے ڈیفنی کے محل تک پہنچنے کے لئے وہ لڑکی چاہیے ہر صورت میں اور ہر حال میں یا تو تم یہ کرو گی یا پھر ہمیشہ کی قید تمہارا مقدر بنے گی۔۔۔ لیو سفر نے زور دیتے ہوئے بات مکمل کی تھی اس نے اگلے ہی لمحے اسے دھکیل کر واپس دنیا میں پھینک دیا تھا جہاں وہ انسانی روپ میں حیا کو ٹریپ کرنے کے لئے دوبارہ اسی کالج پہنچ گئی تھی جہاں لیو سفر پہلے سے میکال کے روپ میں موجود تھا

شام ہونے تک بارش رک چکی تھی کچھ دیر پہلے تک چلنے والی تیز آندھی کا سلسلہ اب ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا میں تبدیل ہو چکا تھا ہر کوئی موسم کو انجوائے کرنے میں مگن تھا مگر تہرو با موسم کی اس رومانیت کو پس پشت ڈال کر سیدھی زل کے پاس پہنچ گئی تھی اسے یقین تھا کہ زل اس سے کوئی بات نہیں چھپائے گی یہی یقین اسے یہاں کھینچ

لایا تھا آخر اسے اپنے خدشات بھی تو دور کرنے تھے۔۔۔ زل مجھے واقعی میں سمجھ نہیں آتی کہ یہ کونسا جادوئی تعویذ ہے جس نے تمہیں اتنا بدل دیا ہے۔۔۔ اب تم رہ گئی تھی مجھے باتیں سنانے والی کیا بدلی ہوں میں۔۔۔ وہ سوالیہ نظروں سے تہر و با کو دیکھنے لگی۔۔۔ کیا تم سب کو میرا پر اعتماد نظر آنا اچھا نہیں لگا۔۔۔ اب ایسی بھی بات نہیں ہے شہزادی میں تو تمہیں بچپن سے سمجھا رہی تھی مگر تمہیں تو سمجھ ہی نہیں آتی تھی اب پتہ نہیں اچانک سے کس تعویذ نے اثر کیا۔۔۔ خاک سمجھاتی تھی تم آدھا وقت تو مجھے تم سے شہزادی والے طنز ہی سننے کو ملتے تھے۔۔۔ وہ بناوٹی غصہ چہرے پر لائی تھی۔۔۔ ارے زل بی بی تم میری شہزادی ہی تو ہو میں تو سوچ رہی ہوں اب مجھے تمہارا نام بدل کر شہزادی زل سردار رکھ دینا چاہیے۔۔۔ تہر و با آنکھ مارتے ہوئے زل کو دیکھ کر مسکرائی تھی جس کے چہرے پر ایک شرمیلی مسکراہٹ آئی تھی تہر و با تو آئی ہی اسی مقصد کو تھی کہ زل سے اس کی ملاقات کا احوال جان سکے تاکہ اس کو بھی کچھ تسلی تو ملے۔۔۔ اگر تم لفظ شہزادی لگائے بغیر صرف زل سردار تک اکتفا کرو تو یہ زیادہ خوبصورت لگے۔۔۔ اچھا جی۔۔۔ تہر و با نے طنز یہ

انداز اپنایا۔۔۔ یہ اس تعویذ کا اثر صرف ہمارے سامنے ہی ہوتا ہے یا سردار کے سامنے بھی یہ زبان حرکت کرتی ہے۔۔۔ کیا نہیں کرنی چاہیئے۔۔۔ بہت عرصہ پہلے کرنی چاہیئے تھی شہزادی صاحبہ اب شاید دیر ہو چکی ہو۔۔۔ کیسی دیر۔۔۔ زمل فکر مند انہ لہجے میں مخاطب ہوئی۔۔۔ کچھ نہیں تم ایسے ہی دل چھوٹا کرو گی۔۔۔ بتاؤ تو۔۔۔ چھوڑو زمل میں نے تو بس ایسے ہی۔۔۔ تم میری دوست ہو یا سردار کی طرفدار جو اس کی باتیں مجھ سے چھپا رہی ہو۔۔۔ پہلے تم بتاؤ کہ کل کیا بات ہوئی۔۔۔ کچھ خاص نہیں بس۔۔۔ خاص نہیں مطلب میں چھوٹی بچی ہوں جیسے درخت کے پاس کھڑا پریمی جوڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ تہرو بانے فاتحانہ انداز اپنا کر یہ جتانے کی کوشش کی جیسے وہ سب دیکھ چکی ہو۔۔۔ کتنا چپ لفظ ہے پریمی جوڑا۔۔۔ عاشقوں کی جوڑی کیسا رہے گا زمل۔۔۔ تہرو بابے اختیار ہنسنے لگی تھی۔۔۔ عاشقوں کی جوڑی تو کبھی ہوتی ہی نہیں ہے تہرو با ہمیشہ ایک عاشق ایک محبوب۔۔۔ زمل نے رخ پھیر لیا تھا۔۔۔ واہ کیا کہنے ہماری عاشقہ زمل شہزادی کے یہ باتیں اچانک سے تمہیں کس نے پڑھادی ہیں زمل۔۔۔ یہ باتیں مجھ بچپن سے آتی

ہیں بس میرے پاس اپنے جذبات احساسات بیان کرنے کے لئے زبان نہیں تھی یہ زبان ہی کسی نے عطا کی ہے۔ کون ہے وہ جادو گر.... سردار تو نہیں۔۔۔ اہم اب سردار کی توہین مت کرو۔۔۔ اس جادو گر کو فی الحال گولی مارو اور مجھے صاف صاف بتاؤ کہ اس جادوئی زبان سے اظہار ہوا یا نہیں۔۔۔ اظہار محبت زبان سے تھوڑی ہوتا ہے اس کی گواہی تو آنکھیں دیتی ہیں۔۔۔ کسی ایک بات کا سیدھا جواب مجھے مل سکتا ہے یا میں یہ سمجھوں کہ ہماری دوستی میں یہ نئی ملنے والی زبان حائل ہو چکی ہے۔۔۔ تھرو با ایک دم بے بس تھی اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ جانتی تھی کہ زمل نے ضرور اظہار کیا ہو گا وہ سردار کا جواب سننے کو بے تاب ہو رہی تھی۔۔۔ اف اللہ اچھا پوچھو بابا تمہیں کیا پوچھنا ہے چسکوری۔۔۔ ہاں اب میں چسکوری ہو گئی ہوں نا وہ دن بھول گئی جب۔۔۔ اچھا چپ کرو اب۔۔۔ زمل نے تھرو با کو ٹوکا۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا کہ تم تو بارش سے ڈر کر چھٹی کر لیتی تھی اور آج۔۔۔ یہ سب باتیں چھوڑو زمل کیا تم نے اس سے اظہار محبت کیا۔۔۔ تھرو با اس کے بازوؤں کو پکڑ کر زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔ ہاں۔۔۔ زمل کے منہ سے اقرار

سنتے ہی تہر و با کی گرفت اس کے بازوؤں پر کمزور ہو گئی۔ تو اس نے کیا کہا۔ اس نے کوئی جواب دیا ہی نہیں بلکہ بات کو گھما دیا۔ دیکھا میرا شک صحیح تھا تم نے بہت دیر کر دی۔ کیسی دیر۔ ہو سکتا اس کی زندگی میں کوئی اور لڑکی آگئی ہو۔ نہیں تہر و با ایسا نہیں ہے۔ تم کیسے اتنے یقین سے کہہ سکتی ہو۔ وہ میرے اتنا قریب کھڑا تھا کہ میں اس کی سانسوں کو محسوس کر سکتی تھی محبت کرنے والوں کی چھٹی حس بہت مضبوط ہوتی ہے وہ محبوب کی سانسوں اور چہرے کے تاثرات سے اس کے دل کی باتیں جان لیتے ہیں۔ تمہیں اس کے اتنا قریب نہیں جانا چاہیے تھا۔ مجھے اپنی محبت پر یقین تھا تو ہی میں اس کے اتنا قریب کھڑی ہوئی تھی۔ مرد کی نیت بدلتے دیر نہیں لگتی زمل۔ یہاں ہر کسی کو محبت اور حوس میں فرق نظر کیوں نہیں آتا۔ محبت کرتا کون ہے یہاں شہزادی۔ زمل کرتی ہے۔ اس نے فخریہ انداز میں بتایا تھا۔ اگر تم میری جگہ ہوتی تہر و با تو کیا تم اتنا قریب کھڑی نہ ہوتی۔ زمل نے اسے خاموش دیکھ کر سوال کیا تھا۔ ”میں تمہاری جگہ ہوتی“ تہر و با زمل کا جملہ دہراتے ہوئے ہنس دی بہن تمہارا سردار تمہیں

ہی مبارک ہو کیونکہ مجھے ایسے چونچلے بلکل نہیں آتے۔ تم کیا جانو لطف
محبت۔ مجھے جاننے کا شوق بھی نہیں ہے شہزادی ایک طرف تم اور دوسری طرف
تمہاری بھتیجی۔ بچاری حیا کن کاموں میں لگی ہوئی۔ بچاری سچاری نہیں ہے
خیال کرنا سردار کو ہی نہ لے اڑے۔ تم کس لئے ہو تہر و با کیا تم اب اتنا بھی نہیں
کر سکتی۔ زمل معصومیت سے تہر و با کی طرف دیکھنے لگی۔ نمبر تو بڑے رعب
سے اسے دیا تھا جیسے پتہ نہیں سردار تمہارے پنجرے میں قید ہو۔ محبوب کو قید
تھوڑی کرتے ہیں اسے تو پرواز کرنے کو پورا موقع دیتے ہیں۔ تو پھر اب تمہیں حیا
جیسے شکاریوں سے ڈر کیوں لگ رہا ہے۔ ڈر حیا سے تھوڑی ہے اس کی ماں سے ہے
جو بیٹی کی خواہش کو بیٹی سے زیادہ عزیز رکھتی ہے۔ ان دونوں کو تو میں سنبھال ہی
لوں گی زمل اگر کوئی اور سردار کو لے اڑا تو۔ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی
محبوب کو کبھی قید نہیں کیا جاتا وہ تو ایک آزاد پرندہ ہوتا ہے۔ اف اللہ یہ عاشق
مزارج لڑکی۔ تہر و بانے بناوٹی سامنہ بنایا وہ چند ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد

وہاں سے نکل گئی تھی اس کا دل پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا وہ ایک کمرے کے سامنے جا کر روکی تھی۔۔۔ ایم سوری زمل مگر میں مجبور ہوں اور ویسے بھی پیار اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔۔۔ وہ خود سے مخاطب تھی اس نے دل ہی دل میں زمل کی بربادی کا فیصلہ کر لیا تھا وہ دروازہ نوک کرتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔۔ میم وہ مجھے ایک بات کرنی تھی۔۔۔ وہ رسمی سلام دعا کے بعد وجیہہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ کرو بیٹا۔۔۔ وجیہہ نے رسمی سا جواب دیا تھا عمومی طور پر تھر و با وجیہہ کو زمل کی صفائیاں ہی دینے آتی تھی کیونکہ وجیہہ اکثر اپنی چرب زبانی سے زمل کو بے عزت کر دیتی تھی اس لئے اس بار بھی وجیہہ نے اس کی بات کو خاص توجہ سے سننے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔۔۔ اکیچولی میں بھائی میکال سے بات کرنا چاہتی تھی مگر مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ میں ان سے یہ بات کر سکوں۔۔۔ ایسی کیا بات ہے تھر و با۔۔۔ وہ زمل۔۔۔ آپ بس زمل کی جلد سے جلد شادی کروادیں۔۔۔ کیا سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔ پہلے آپ وعدہ کریں کہ اس بات میں میرا نام نہیں آنا چاہیئے۔۔۔ تھر و با سب ٹھیک تو ہے ناں تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔ میم میں بچپن

سے زمل کیساتھ رہی ہوں میکال بھائی نے مجھے زمل ہی کی طرح پیار دیا یوں سمجھیں
کہ میں میکال کی دوسری بہن ہوں۔۔۔ یہ سب میں جانتی ہوں ابھی کوئی سسپنس
کریٹ نہ کرو۔۔۔ وہ زمل کا سردار کیساتھ کوئی چکر چل رہا ہے۔۔۔ کیا کیا
مطلب۔۔۔ میم آپ سمجھنے کی کوشش کریں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں مجھ سے یہ
سب ایکسپلین نہیں ہوگا۔۔۔ کھل کر بات کرو تھروبا۔۔۔ وہ دونوں چھپ چھپ
کر ملتے ہیں۔۔۔ کیا بکو اس ہے یہ۔۔۔ میں نے اسے بہت سمجھایا مگر وہ۔۔۔ کب
سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔ پتہ نہیں مجھے تو تب پتہ چلا جب ٹور پر یہ رات اس کے
ساتھ تھی۔۔۔ اوہ مائی گاڈ۔۔۔ تمہیں تب بتانا چاہیے تھا۔۔۔ میم وہ میں اسے
سمجھاتی رہی تھی مگر۔۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو تھروبا۔۔۔ وجیہ
کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ بات تھروبا کر رہی ہے۔۔۔ جی میم وہ وہ میں نے
کہنا تھا کہ آپ کسی طرح میکال بھائی سے بات کر کے ان دونوں کی شادی کروادیں تو
اچھا ہو گا وہ اسے پسند کرتی ہے۔۔۔ اف میرے خدایا یہ لڑکی تو اپنے ساتھ میرا
بھی بیڑہ غرق کرے گی اور اس کالج کی ناک بھی کٹوائے گی۔۔۔ اسی لئے تو میں نے

بتا دیا کہ کل کو کوئی بات بنے اس سے اچھا ہے آپ خود ہی ان دونوں کی شادی کی بات چلائیں۔۔۔ تم پاگل ہو کیا تھر و با سردار کی فیملی کبھی اس کے لئے مانے گی اور الٹا وہ ناراض ہوں گے اور ہم ایک انوسٹر سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔۔۔ آپ کوشش تو کریں میم کیا پتہ بات بن ہی جائے اگر وہ یونہی ملتے رہے تو باقی لڑکیوں پر بھی اثر پڑے گا۔۔۔ تھر و با جانتی تھی کہ وجیہہ کبھی سردار اور زمل کے رشتے کے لئے نہیں مانے گی اس لئے ہی تو اس نے یہ نئی چال چلی تھی۔۔۔ میں اپنا اور اس کا لُج کا نام خراب نہیں کر سکتی۔۔۔ بات کو سمجھیں ناں میم وہ پیار کرتی ہے۔۔۔ بھاڑ میں گیا اس کا پیار۔۔۔ وجیہہ نے تھوڑا غصہ دیکھا کر تھر و با کو خاموش کر دیا تھا۔۔۔ اس کی عاشق معشوقی تو میں نکالتی ہوں۔۔۔ اس نے غصے میں اپنی سیٹ چھوڑی اور کمرے سے نکل گئی میم میرا نام مت لیجیے گا پلینز تھر و با کی آواز اس کی سماعت سے ٹکڑائی تھی وہ غصے سے زمل کے کمرے میں گئی جہاں زمل پہلے سے کانوں میں ہینڈ فری گھسائے ڈرسنگ کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ کچھ زیادہ ہی جوانی نہیں چڑھ گئی تمہیں۔۔۔ وہ کمرے میں گھستے ہی چلائی تھی میں نے تو پہلے دن ہی تمہاری آنکھوں میں بغاوت

بھانپ لی تھی میسنی___ جب تک زمل کو سمجھ آتی تب تک وجیہہ زمل سے موبائل
چھین چکی تھی___ کیا ہوا ہے بھابھی___ کچھ بھی تو نہیں ہوا میسنی لڑکی___ اس نے
بناوٹی سامنہ بنایا کیا کچھ ہونا باقی ہے___ میرا موبائل دیں___ زمل نے موبائل
واپس لینے کی کوشش کی تھی کہ اسی اثنا میں ایک زوردار تھپڑ نے اسے جھٹکا
دیا___ خبردار جو آج کے بعد تم موبائل کے پاس بھی گئی تو تم پر جو عشق کے
بھوت سوار ہیں ناں یہ دودن میں اتار دوں گی میں___ زمل حیرانگی سے وجیہہ کا منہ
تکتے رہ گئی تھی اسے ابھی تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ آخر ہوا کیا ہے وہ وجیہہ کے
جانے تک صدے کی حالت میں چپ چاپ کھڑی رہی تھی

پرستان کے گرد حفاظتی حصار کے کمزور ہونے کے بعد پرستان ایک دم سونا ہوا گیا تھا ہر طرف خوف و ڈر پھیلا ہوا تھا ڈیفنی کے محل میں اس کے باپ کے چند بوڑھے دوست جن ایک دعوت پر آئے تھے ___ ملکہ آج پھر کئی پریوں نے لیو سفر کے خوف کی وجہ سے جنات سے شادیاں کر لی ہیں ___ ڈیفنی اپنے کمرے میں ابھی تیار ہو رہی تھی کہ انجیلنا کی آواز اسے سنائی دی جو کافی پریشان نظر آرہی تھی ڈیفنی اس کی بات پر توجہ نہیں دینا چاہتی تھی کیا کھانا ٹیبل پر لگ چکا ہے ___ ملکہ اگر یہی صورتحال رہی تو پرستان میں جنات کی اجارہ داری بن جائے گی ___ میں کسی کو شادی سے نہیں روک سکتی انجیلنا ___ ملکہ بہت سی پریوں کو لگتا ہے کہ ملکہ کی وجہ سے ان سب کی جان کو خطرہ ہے ملکہ کو لیو سفر سے ___ پریاں میری کہانی سے واقف نہیں مگر تم تو ہو انجیلنا ___ ہر کسی کو اپنی اپنی جان کی فکر پڑی ہے ملکہ اس لئے ہی وہ پرستان کی روایات کے خلاف جنات سے شادیاں کر رہی ہیں جس سے کم از کم وہ لیو سفر سے تو بچ سکیں ___ تم بھی کوئی مناسب سا جن دیکھ کر شادی کر لو انجیلنا ___ ملکہ میرا وہ مطلب نہیں تھا میں نے تو ہر صورت ملکہ کیساتھ رہنے کی قسم

کھائی ہے۔۔۔ یہ قسم پرستان کی ہر پری نے کھائی ہے کہ وہ ہر صورت ملکہ کیساتھ رہیں گی مگر اب؟ ڈیفنی سوالیہ نظروں سے انجلینا کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ اگر یہاں کسی کے دماغ میں یہ بات ہے کہ ڈیفنی کبھی لیوسفر کو قبول کرے گی تو یہ ناممکن ہے۔۔۔ ڈیفنی کا لہجہ تھوڑا سخت تھا انجلینا بھی کسی حد تک یہی چاہتی تھی کہ ملکہ لیوسفر سے شادی کر لے جس سے کم از کم پرستان تباہی سے تو بچ جائے ڈیفنی غصیلے انداز میں باہر کھانے کے ٹیبل پر چلی گئی تھی جہاں بوڑھے جن اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے وہ سفید لباس میں موجود رنگ برنگے کھانوں سے سچے ٹیبل پر براجمان ہوئی تھی ٹیبل پر رنگ برنگے پھل اور شربت اور شاہی کھانے موجود تھے جن کو خاص طور پر تیار کیا گیا تھا۔۔۔ تم سب لوگ میری اور ایمر کی شادی میں شریک ہوئے تھے اور وہاں تم سب نے میری حفاظت کی ذمہ داری لی تھی۔۔۔ ملکہ حفاظت کا مطلب ہر گز یہ نہیں تھا کہ ہم اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔۔۔ ایک بوڑھے جن نے اپنی صفائی پیش کی تھی۔۔۔ اگر یہی سب کوئی تمہاری بیٹیوں ساتھ کرے تو کیا تب بھی تم لوگ یہی کہتے؟؟ ملکہ ہم سے جو ہو پارہا ہے وہ ہم کر رہے ہیں۔۔۔ مگر اس

پرستان کو اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ میں نے تو فاسیر کو انسانی دنیا میں
لیو سفر کے تعاقب کے لیے بھیجا ہوا ہے اور ہم اس سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں
ملکہ۔۔۔ فاسیر کا بوڑھا جن باپ بھی اپنی صفائی دیتے ہوئے بولا تھا جس نے فاسیر کو
لیو سفر کا پیچھا کرنے زبردستی بھیجا ہوا تھا۔۔۔ فاسیر کے وہاں ہوتے ہوئے بھی وہ
اپنے مقاصد میں کامیاب ہو رہا ہے۔۔۔ ملکہ نے لہجہ سخت کیا تھا۔۔۔ تو کیا ملکہ تم
نے یہاں کوہ قاف کے سب بوڑھے جنوں کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا
ہے۔۔۔ آخری نشست سے ایک جن کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔۔ ہم نے تمہیں
اور تمہارے محروم باپ کو تب بھی کہا تھا کہ ایمر ایک کمزور جن ہے اور پرستان کو
ایک طاقتور جن کی ضرورت ہے مگر تم نے تب بھی ہماری کوئی بات نہ سنی اور اب پھر
ہمیں اپنے محل میں بلا کر ذلیل کر رہی ہو۔۔۔ تم کوہ قاف کی ملکہ نہیں ہو جو ہم
تمہاری ڈانٹ ڈپٹ سنیں۔۔۔ باری باری سب اپنا حصہ ڈال رہے تھے کہ ملکہ نے
زوردار آواز سے سب کو خاموش کروایا۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سب میرے اور
اپنے درمیان موجود رشتے کو ختم کر دو اور پھر ہم ایک نئے رشتے کی شروعات

کریں۔۔۔ ہم کسی بد تمیز ملکہ کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔۔۔ بد تمیز ملکہ کو بہن بیٹی نہ صحیح بیوی تو بنا سکتے ہو۔۔۔ ملکہ نے جھٹ سے بوڑھے جن کو جواب دیا تھا وہ سب حیرانگی سے ملکہ کے چہرے کی طرف دیکھنے لگے تھے کیا مطلب تم کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔ یہی کہ کل تک میں تمہارے دوست کی بیٹی تھی اور تم سب کو ایک بوجھ نظر آرہی تھی تم لوگ دوست مرچکا ہے اس لئے میں اپنے باپ کی نسبت سے نہیں بلکہ ایک عام پری کی حیثیت سے تم سب سے رشتہ بنانا چاہتی ہوں تم میں سے جو بھی پرستان کی حفاظت اور ملکہ کی حفاظت کی ذمہ داری لے گا ملکہ ڈیفنی اس سے شادی کرنے کے لئے تیار ہے۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ایک جن خوفناک طریقے سے ہنسا تھا کتنی چالاک ہو تم ملکہ ڈیفنی تم کوہ قاف کے جنوں کو آپس میں ہی لڑوانا چاہتی ہو۔۔۔ میں ایسا نہیں چاہتی تم میں سے جو بھی طاقتور ہے وہ سامنے آئے اپنی طاقت دیکھائے اور پھر اس محل کا راجہ بن جائے۔۔۔ ملکہ تمہاری خوبصورتی کا اسیر کون نہیں ہے اور پھر کون ہو گا جو اپنی قسمت نہیں آزمائے گا اسی کھنچا تانی میں کوہ قاف کے جن آپس میں ہی لڑتے رہ جائیں گے۔۔۔ ایمر بھی تو ایک جن تھا اور لیوسفر بھی ایک جن اور یہ

آپسی لڑائی کا خیال تب کیوں نہیں آیا جب لیو سفر نے ایمر کو قتل کیا تھا۔ تمہیں جلد بازی میں فیصلے نہیں کرنے چاہیے۔ فاسیر کے باپ نے ملکہ کو مشورہ دیا تھا جس کی شدید خواہش تھی کہ ملکہ فاسیر سے ہی شادی کرے۔ میں فیصلہ کر چکی ہوں تم میں سے کوئی بھی خود یا اپنے کسی بھائی بیٹے کو پرستان کا راجہ بنانا چاہے تو ملکہ اس کے لئے تیار ہے۔ ملکہ کی آفر سنتے ہی کچھ بوڑھے جنوں نے فوری حامی بھری تھی ملکہ کے حسن کے چرچے تو پہلے ہی ہر طرف تھے ملکہ کی آفر نے گویا بوڑھے جنوں کو بھی جو ان کر دیا تھا ان کے ہونٹوں سے رال ٹپکنے لگی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ کوہ قاف کے ایک سوطاقتور جنات لیو سفر سے لڑیں اور ان میں سے جو بھی لیو سفر کو مارے گا وہی ہو گا پرستان کا اگلہ راجہ۔ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم اس شخص سے شادی کرو گی جو لیو سفر کو مار دے گا ہم سب جانتے ہیں تم ایک چالاک ملکہ ہو جس کی ضد نے پرستان کو اس نہج تک پہنچایا۔ تم لوگ کیا گارنٹی چاہتے ہو۔ تمہیں ان سب طاقتور جنات سے نکاح کرنا ہو گا جو لیو سفر سے لڑیں گے۔ تم لوگ ہوش میں تو ہو میں ایک ہی وقت میں سو جنوں کی بیوی کیسے بن سکتی

ہوں تمہیں یہ کرنا ہو گا ملکہ اس کے بغیر ہم رسک نہیں لے سکتے بھلا ہمیں کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے جو ہم اپنے بھائی بیٹے بغیر کسی گارنٹی کے لیو سفر سے لڑوا دیں۔۔۔ ایک اور جن بوڑھے جن کی حمایت میں بول پڑا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سب نے ہاں میں ہاں ملا دی تھی۔۔۔ ٹھیک ہے میں ان سب سے نکاح کے لئے تیار ہوں مگر ان میں سے کوئی جن بھی تب تک اس محل میں نہیں آئے گا جب تک کہ وہ لیو سفر کو مار نہیں دیتا۔۔۔ ملکہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دل پر پتھر رکھتے ہوئے حامی بھر لی تھی جس نے پاس ہی کھڑی انجلینا کو چونکا دیا تھا کچھ جنات کھانا ختم کر کے اور کچھ درمیان میں ہی چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے سب میں گویا ایک ریس لگ گئی تھی ان سب کے جانے کے بعد بھی ایک بوڑھا جن وہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔ یہ سب بہت خطرناک ہے ملکہ تمہیں جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے۔۔۔ یہ جلد بازی نہیں ہے آپ چاہیں تو فاسیر کو انسانی دنیا سے واپس بلا کر اس ریس میں لگا دیں کیونکہ مجھے وہاں اس کے ہونے یا نہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ ملکہ ٹیبل چھوڑ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔ ملکہ ملکہ یہ آپ نے کیا کر دیا ایک سو جنات کی دلہن بننا بہت خطرناک ہو

سکتا ہے۔ تم جانتی ہو انجلینا اس لاکٹ کے ہوتے ہوئے کوئی مجھے میری مرضی کے بغیر چھو بھی نہیں سکتا۔ ملکہ کا اشارہ گلے میں لٹکتے ہار کی طرف تھا جو اس کی حفاظت کے لئے ایمر نے اسے گفٹ کیا تھا۔ مگر یہ ہار کسی ایسے شخص پر کوئی اثر نہیں کرے گا جو ملکہ کے نکاح میں ہو۔ تمہیں یہ بات کس نے کہی کیا تم نے خود تجربہ کیا۔ نہیں شاید ایسا ہو۔ تمہیں کچھ مثبت سوچنا چاہیے کہ شاید ایسا کچھ نہ ہو۔ ملکہ یہ بہت خطرناک ہے۔ انجلینا مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ وہ اپنے فیصلے پر پکی ہو چکی تھی

تمہاری دوست تو بڑے کام کی بندی ہے حیا۔ تہر و بانے ایک نظر حیا کو سر سے پاؤں تک دیکھا جو کسی دلہن کی طرح تیار ہوئی تھی۔ کیسی لگ رہی ہوں

میں ___ وہ بہت پر جوش نظر آرہی تھی کالج میں داخل ہوئی اس نئی لڑکی نے چند ہی دنوں میں حیا کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا ___ بہت خوبصورت حیا مجھے عام طور پر کسی کامیک اپ پسند نہیں آتا مگر اس لڑکی نے تو واقعی ہی کمال کر دیا ہے ___ اس کی اماں میک اپ آرٹسٹ تھی اور ابا بھی کاسمٹکیس کا ہی کام کرتے تھے اور اسے بھی بچپن سے ہی میک اپ کا شوق ہے یہ پارلر میں کام بھی کر چکی ہے ___ حیا نے جلدی سے اس کا تعارف پیش کیا تھا ___ بالکل کسی ماڈل کی طرح تیار کیا ہے یہ تو میک اپ آرٹسٹ بن سکتی ہے ___ یہ بچاری گھر سے کسی لڑکے کیساتھ بھاگی تھی اس نے اسے دھوکہ دیا اور یہ دھکے کھاتے ہوئے یہاں پہنچ آئی ___ بہت برا ہوا خیر ہمارے لئے اچھا یہ ہے کہ اب ہمیں پارلر جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی ___ ہمیں نہیں صرف مجھے ___ حیا نے اسے ٹوک دیا تھا ___ اب تم ایسے آنکھیں پھیرو گی حیا ___ ہاں جی بالکل ___ بالکل ولکل کچھ نہیں کل مجھے ایک جگہ جانا ہے تو تم مجھے اسی سے تیار کروانے والی ہو ___ کہاں جانا ہے ___ حیا نے معنی خیز انداز میں جملہ کھینچا ___ یار سردار کیساتھ کچھ کام ہے مجھے تم بھی میرے ساتھ چلنا ___ کون کون جا رہا

ہے۔ صرف میں اور اگر تم جانا چاہو تو تمہاری مرضی۔۔۔ ہاں کیوں نہیں میں ضرور جاؤں گی۔۔۔ یہ سب چھوڑو نوشہ نے کچھ زبان کھولی۔۔۔ نہیں کچھ خاص نہیں وہ ایک دم چپ رہتی ہے سارا دن اسے مجھے گھورنے کے سوا کوئی کام نہیں۔۔۔ کیوں وہ تمہیں کیوں گھورتی رہتی ہے۔۔۔ پتہ نہیں یار بس سارا دن مجھے ہی کن آنکھوں سے دیکھتی ہے میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے ویسی کوئی بات نہیں کی۔۔۔ پاگل لڑکی پہلے اس کیساتھ دوستی تو لگاؤ پھر ہی وہ کچھ بتائے گی۔۔۔ مجھے اس کی آنکھوں سے ڈر لگتا ہے۔۔۔ کچھ نہیں ہے اس کی آنکھوں کو صرف نشہ کرنے سے تھوڑی گہری سی کو گئی ہیں۔۔۔ نشہ کرنے سے اسے کیا ملتا ہو گا آپ! میں نے سنا ہے ان کو سکون ملتا ہے حیا۔۔۔ کیسا سکون۔۔۔ یہ تو اب وہی بتا سکتی ہے۔۔۔ میں کوشش کروں گی۔۔۔ کوشش نہیں حیا تمہیں ہر صورت اس سے دوستی لگا کر اپنا کام نکلوانا ہے۔۔۔ تہر و بانے اسے سردار سے ملوانے کا لالچ دے کر اپنا کام کے لئے راضی کر لیا تھا وہ سردار کو حیا کی پسند بنا کر زمل کو راستے سے ہٹانے کی پلاننگ پر تھی جیسے ہی زمل نے راستے سے ہٹنا تھا ویسے ہی تہر و بانے حیا کو

بھی ہٹا دینا تھا یوں اسے اس کو مقصد بھی حاصل ہونا تھا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹنی تھی وہ ہر کام پلاننگ سے کر رہی تھی اس بات سے انجان کے اس کے ارد گرد موجود کوئی اور بھی اپنی پلاننگ کر رہا تھا

ابھی تک سوئے ہوئے ہیں آج آفس جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے کیا صبح ہوتے ہی وجیہہ سورج نکلنے تک کالج سے گھر پہنچ گئی تھی میکال کی جانب سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے کمبل کو کھینچ کر چہرے سے ہٹا دیا تھا جس سے کھڑکی سے اندر آتی دھوپ سیدھا میکال کے چہرے پر پڑنے لگی تم اتنی صبح واپس آگئی وہ آنکھیں ملتے ہوئے بیدار ہوا تھا مجھے ایک بے چینی نے ساری رات تنگ کئے رکھا اس لئے میں ایک منٹ بھی نہیں سو پائی ایسی کیا بے چینی تھی وہ

متوجہ ہوتے ہوئے بستر پر اٹھ بیٹھا تھا جس پر وجیہہ نے میکال کا نرم لہجہ دیکھتے ہوئے زمل کے متعلق تمام کہانی میکال کو بتادی۔ اوہ مائی گاڈ یہ تو بہت غلط ہے۔ میکال نے معمولی سار د عمل دیا تھا آخر وہ کونسا اصل میں میکال سلطان تھا جس کا خون اپنی بہن کی بات سن کر فوری کھول جاتا یہ تو لیو سفر تھا جو میکا ک سلطان کے وجود کو زندہ رکھے ہوئے تھا اس کے اعصاب پر تو حیا سوار تھی جس کے ذریعے وہ ڈیفنی کو پانا چاہتا تھا۔ تم حیا کو نہیں لے کر آئی۔ نہیں وہ اپنی دوست کیساتھ مصروف تھی۔ تمہیں اسے گھر رکھنا چاہیے وہاں ہر رنگ کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ آپ اس کی بالکل فکر نہ کریں میکال حیا بہت سمجھدار لڑکی ہے آپ زمل پر کچھ سختی کریں ورنہ بہت دیر ہو جائے گی۔ ہاں میں اس سے بات کروں گا۔ آپ ہمیشہ اس کی باتوں کو ہلکا کیوں لیتے ہیں اگر کوئی بات نکلی تو سب سے پہلے آپ کی عزت کا کباڑہ ہو گا۔ ہاں تم صحیح کہہ رہی ہو کوئی لڑکا دیکھ کر اس کی شادی کروادو۔ میں کہاں سے لڑکا ڈھونڈو آپ آخر کیوں نہیں سمجھتے۔ کول ڈاؤن وجیہہ۔ میکال نے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھا لیا تھا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا تم فکر نہیں

کرو۔ اس نے وجیہہ کو دلا سہ دیا اس کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر تھا۔ بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہو تم۔ ہاں بہت تھک گئی ہوں میں۔ آرام کرو کچھ دن کالج جانا چھوڑ دو۔ نہیں کالج جانا بہت ضروری ہے۔ ضروری تو اور بھی بہت کچھ ہے وجیہہ میکل مسکرا کر بولا۔۔۔ امم جیسے کی جیسے کی ابھی ہمیں ایک رومینٹک سا ٹائم ساتھ گزارنے کی ضرورت ہے جس سے تمہاری ساری تھکن اتر جائے وہ آنکھ ونک کر کے بولا۔ میکل آپکو تو موقع چاہیے وہ گھور کے بولتی میکل کی گود سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ میکل نے جھٹکے سے وجیہہ کو پوری طرح اپنے گود میں کھینچ لیا۔ دونوں کی تیز سانسیں ایک دوسرے کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔ وجیہہ سرخ چہرے سے میکل کی طرف دیکھنے لگی۔ ہر کام کا ایک وقت ہے میکل سلطان وہ اسکو کالر سے پکڑ کے بولی۔ تمہارے جیسی حسین بیوی جسکی گود میں بیٹھی ہو اسے تو بے وقت کی سو جھے گی نامسسن۔ کہتے ساتھ میکل اپنے ہونٹ وجیہہ کے ہونٹوں پہ رکھ چکا تھا۔۔۔ کمرے کی معنی خیز خاموشی اور وجیہہ کے جسم کی خوشبو میکل کو بری طرح مائل کر رہی تھی۔ میکل وجیہہ کو اب گود میں اٹھائے بیڈ کی طرف جارہا تھا

اور وجیہ نے اپنے بازو کی گرفت مضبوط کر دی جیسے گرنے کا ڈر ہو... ڈر کیوں رہی ہو تم جتنی بھی تھک جاو میکل سلطان تمہیں کبھی گرنے نہیں دیگا وہ وجیہ کے چہرے پہ پھونک مار کے بولا وہ مسکرا کے اپنا سر میکل کے کندھے پہ رکھ چکی تھی

#####

میری سب چیزیں تمہاری ہی تو ہیں زلزلے بس تم اس بار خیال رکھنا اور اسے اس ڈائن بھا بھی کی نظروں سے کوسوں دور رکھنا تھر و بانے رازداری سے ایک اور موبائل زلزلے کے سپرد کر دیا تھا تا کہ وہ زلزلے کو رتی بھر بھی اپنی چالاکی کا احساس نہ ہونے دے آج جب وہ اس کے کمرے تک پہنچی تو اسے اس کی حالت دیکھ کر واقعی میں ہی ترس آگیا تھا اگر تھر و با کا دل بھی سردار پر عاشق نہ ہوا ہوتا تو وہ کبھی بھی زلزلے کو دھوکہ نہ دیتی تھر و با کی تمام چالاکیاں صرف زلزلے کو سردار سے دور رکھنے تک تھی ورنہ زلزلے سے جان سے بھی بڑھ کر عزیز تھی اس لئے ہی تو اسے اپنی دوستی بچانے اور محبت پانے

کے لئے اتنے پا پڑ بننے پڑ رہے تھے۔ کیا اس نے مجھے آنے کی دعوت نہیں دی۔۔۔ پتہ نہیں زمل شاید اس نے تمہارے فون پر کوئی مسیج چھوڑا ہو اور اسکا جواب وجیہہ نے دے دیا ہو تھر و بانفاست سے اپنا جھوٹ جاری رکھے ہوئے تھی تم جانتی ہو زمل وہاں کس قسم کی پارٹیز ہوتی ہیں ہم جیسی سادہ سی لڑکیاں کسی کو نہ کدرے میں ہی بیٹھیں گی۔۔۔ حالانکہ تھر و باخود تین گھنٹے لگا کر اس نئی لڑکی سے تیار ہوئی تھی اس کا مقصد صرف زمل کو ڈی گریڈ کرنا تھا کہ جب میں اتنا تیار اور اپ ٹو ڈیٹ ہو کر بھی ایک کو نہ میں بیٹھوں گی تو تم جیسی لڑکی جس کا کل میک اپ ہی ایک سرمہ ہوتا ہے وہ وہاں کیا کرے گی۔۔۔ اب حیا کو ہی دیکھ لو کتنی اپ ڈیٹ بندی ہے اور اس کی نئی دوست نے تو اسے ایک دم ماڈل بنا دیا ہے اور ایک تم ہو کہ آج بھی ویسی ہی ہو جیسی پانچ سال پہلے تھی۔۔۔ کیا سجناسنوار نا ہی سب کچھ ہوتا ہے تھر و با۔۔۔ ہاں آجکل مردوں کے دلوں کو یہی چیز بھاتی ہے وہ کہتے ہیں ناں جو دیکھتا ہے وہ بکتا ہے۔۔۔ میرا سردار ایسا بالکل نہیں ہے تھر و با۔۔۔ سب مرد ایک جیسے ہی ہوتے ہیں زمل اس لئے تو اس نے تمہاری جگہ حیا کو دعوت دی۔۔۔ میں نہیں

مانتی اس نے ضرور میرے موبائل پر کوئی مسیج چھوڑا ہو گا۔ وہ دو دن پہلے ہی تو اس کے سامنے اظہار محبت کر کے آئی تھی۔ شاید تم نے اس سے اظہار محبت کر کے اسے خود سے دور کر لیا ہے زمل۔ یہ کیا بکواس ہوئی۔ یہ مرد ذات بڑی کتی ہوتی ہے زمل یہ چسکے تو ہر عورت سے لے لیتی ہے مگر اپناتے ہوئے ہر لڑکی میں سے ہزار خامیاں نکال دیتے ہیں شاید تمہیں اپنی طرف متوجہ ہوتا دیکھ کر اس نے بھی یہی سوچا ہو اور جب تم ایک حد سے آگے جانے لگی تو اس نے بھی۔ وہ جان بوجھ کر جملہ نامکمل چھوڑ چکی تھی۔ کیا اس نے تم سے کوئی ذکر کیا؟ کوئی خامی نکالی مجھ میں؟۔ اگر ایسا ہوا بھی تو وہ مجھے تھوڑی بتائے گا میں تمہاری بچپن کی دوست ہوں اور وہ یہ بات جانتا ہے۔ تہر و بانے زور دیتے ہوئے اپنی بات کو اس طرح پیش کیا تھا جیسے واقعی میں ہی سردار نے زمل کو مسترد کر دیا ہو حقیقت میں سردار کو کسی لڑکی میں کوئی دلچسپی تھی ہی نہیں ہر وقت لڑکیوں کے جھرمٹ نے اس کا دل لڑکیوں سے اچاٹ کر رکھا تھا یہ تو تہر و باہی تھی جو مسلسل کوشش میں تھی کہ وہ کسی طرح سردار کے دل میں جگہ بنالے۔

من پسند شخص کا ایک جملہ ہی انسان کو پر اعتمادی کے پہاڑ سے عدم اعتمادی کی گہرائیوں میں پھینک دیتا ہے جس شخص کا ایک جملہ اعتماد بخشتا ہو اسی شخص کے جملوں میں اتنا زہر بھی ہوتا ہے کہ وہ لمحے بھر میں انسان کو ذہنی مریض کر دے اس بات کا ادراک تہروبا کو اچھے سے تھا اسی لئے ہی تو اس نے کمال مہارت سے اپنی من چاہی بات زل کے دل و دماغ میں اتار دی تھی کہ سردار زل کو اپنے قابل سمجھتا ہی نہیں اس لئے ہی تو اس نے اس کے پرپوزل پر کوئی رد عمل دینے کی بجائے اسے اپنی پارٹی میں بلانا مناسب ہی نہیں سمجھا

دوپہر سے شام ہو چکی تھی شام بھی اب تاریکی میں ڈوبنے لگی تھی مگر وہ ایک لمحے کے لئے بھی تہروبا کی سردار سے منسوب باتوں کے چنگل سے نہیں نکل پائی تھی اس نے ہر چیز سے بے نیاز ہو کر کمرے میں ہی خود کو محدود کیا ہوا تھا وہ کسی سے بولنے کا ڈھنگ سیکھ سکتی تھی کوئی اسے خود اعتمادی دے سکتا تھا کوئی ایسے خود کو بہتر انداز میں

پیش کرنے کا ہنر سیکھا سکتا تھا مگر کوئی اس کے چہرے کے خدو خال نہیں بدل سکتا تھا
مصنوعی چیزیں اس کی جلد کو وقتی طور پر تو ڈھانپ سکتی تھیں مگر سانولیت کا داغ ہمیشہ
کے لئے تو نہیں نکال سکتی تھی مرد ہر عورت سے صرف چسکے لیتے ہیں مگر وقت
انتخاب بہت سے نقص نکال دیتے ہیں تہر و باکی یہ بات بار بار اس کے دماغ میں گونج
رہی تھی وہ مجھ سے یوں چسکے نہیں لے سکتے میں اس کی وقت گزاری نہیں تھی میں
اس سے محبت کرتی ہوں تہر و باکو اس کی باتیں سمجھ ہی نہیں آئی ہوں گی وہ مجھے
چھپائے رکھنا چاہتا ہو گا اس لئے تو اس نے مجھے نہیں بلایا مگر حیا!!! ازل کے حسن و
ظن کی تمام بلندیاں اس ایک نام پر ختم ہو گئی تھیں وہ میری جگہ اسے ترجیح کیسے دے
سکتا ہے نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اس کے بدن میں عجیب سی پھرتی پیدا ہوئی وہ جلدی
سے آئینے کے سامنے پہنچی

..... فاسیر فاسیر فاسیر

کہاں ہو تم

.... فاسیر

وہ اسے مسلسل پکار رہی تھی اس کے بدن میں کھلبلی سی مچ گئی تھی وہ صرف ظاہری نمود و نمائش کے اپنی محبت میں رکاوٹ بننے کو کب برداشت کر سکتی تھی

فاسیر

وہ زور سے چلائی تھی اس کی آنکھوں میں نمی پیدا ہوئی تھی وہ جانتی تھی کہ فاسیر کے علاوہ کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا وہ اسی کو سوچ رہی تھی مگر فاسیر کیوں مدد کرے گا محبت میں شکل و صورت رنگ نسل تو معنی ہی نہیں رکھتے تو پھر یہ خواہش کیوں! کیا محبت حسن اور جسم کی محتاج ہے زمل ___ وہ خود سے ہی مخاطب تھی ___ ہاں زمل تمہاری دنیا میں لوگ صرف مادیت سے ہی محبت کرتے ہیں ___ فاسیر کا نرم لہجہ اس کی سماعت سے ٹکرایا وہ زمل کے دل میں چلتی کشمکش کو سمجھ گیا تھا اس لئے ہی تو اس نے زمل کے دل کی بات کو بھانپ لیا تھا

تم غلط ہو فاسیر اور یہ تمہارے خیالات بھی

اگر میں غلط ہوتا تو تمہاری آنکھیں نم نہ ہوتی زل

مجھے صرف اپنی محبت ثابت کرنی ہے فاسیر سردار کی نہیں اور آنکھوں کی یہ نمی
میری ذات کے لئے نہیں ہے

ہاں یہ آنکھیں نم ہیں کہ وہ تمہاری محبت سمجھ نہیں پارہا۔۔۔ فاسیر طنزیہ انداز میں
ہنس دیا تھا

نہیں شاید میں ہی سمجھا نہیں پارہی فاسیر

میرے پاس وقت کم ہے زل میں جانتا ہوں کہ نتیجہ کیا نکلے گا اس لئے کھیل کو یہی
ختم کرو مجھے پرستان لوٹنا ہے

تم ہار رہے ہو تو بھاگ رہے ہو

اگر میں ہارا ہوتا تو تم سردار کے پاس ہوتی نہ کہ یوں میرے سامنے

تم کب سمجھو گے فاسیر کہ محبت جسموں کی محتاج نہیں ہوتی محبت کرنے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ محبوب تمہاری مرضی پر چلے محبت تو یہ ہے کہ تم اس کی مرضی پر چلو اور اس کی مرضی..... فاسیر نے جملہ کھینچا.... اور اس کی مرضی یہ ہے کہ وہ صرف تمہارے جسم کو حاصل کرے

یہ اس کی مرضی ہو سکتی ہے فاسیر یا تمہارا فتور کیونکہ سچی محبتوں کے گرد خدا ایک غلاف بنا دیتا ہے

انسانوں کی اسی ضد سے مجھے نفرت ہے میں جانتا ہوں کہ تمہیں خوبصورتی کیوں چاہیے یاد کرو تم نے محبت ثابت کرنے کے لئے میری ہر مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا فاسیر میں تمہیں اتنا حسن دے سکتا ہوں کہ پریاں تم سے حسد کریں مگر اس سے پہلے تمہیں اقرار کرنا ہو گا کہ یہ محبت و جبت سب فضول ہے یہ فضول نہیں ہے فاسیر اور میں یہ ثابت کروں گی

مجھے پرستان جانا ہے میرے پاس اس فضول چیز کا انتظار کرنے کا وقت نہیں رہا بہتر ہے کہ تم میری بات مان لو اور بدلے میں آزاد ہو جاؤ

میں تمہاری غلام نہیں ہوں فاسیر

تمہارا جسم میری مرضی کے بغیر جنبش بھی نہیں کر سکتا اور تم کہہ رہی ہو کہ تم میری غلام نہیں ہو

فاسیر نے لہجہ سخت اور خوفناک کیا تھا

بہتر ہے کہ تم اپنا جسم مجھے سونپ دو تاکہ میں ہمیشہ کے لئے چلا جاؤں اور پھر تم جو مرضی کرنا مجھے اس کی پرواہ نہیں

اس کا مطلب تم بھی حوس پرست ہو اور تم یہ کھیل صرف اس غرض سے کھیل رہے تھے کہ مجھے ہر اکرمیرے جسم تک پہنچ پاؤ

ہا ہا ہا ہا تمہاری دنیا میں مرد و عورت یہی کھیل کھیلتے ہیں زمل

تم کیسے انسانوں کو الزام دے سکتے ہو تم تو خود حوس کے پجاری ہو

تمہارا بدن میری مجبوری ہے زل میں جس مقصد کے لئے آیا تھا وہ ابھی تک نامکمل ہے اور مجھے واپس جانا پڑ رہا ہے اگر میں اس سب کے بغیر گیا تو میری طاقت کم ہو جائے گی

یہ صرف بہانہ ہے فاسیر

بہانہ وہ ہے جو سردار کر رہا ہے وہ تمہیں دھتکار رہا ہے اور تب تک دھتکارتا رہے گا جب تک تم خود کو اس کے سامنے پیش نہیں کر دیتی

جھوٹ بول رہے ہو تم بلکہ ڈر رہے ہو تم کیونکہ تمہیں اندازہ ہو چکا ہے کہ جس طرح تم نے خود اعتمادی دی اسی طرح اگر تم کچھ ظاہری حسن بھی دو گے تو ہار جاؤ گے اور زل جیت جائے گی

میرا یقین کرو زل تم یہ سب پا کر بھی ہار جاؤ گی

تم ہار چکے ہو اسی لئے تو اب پیچھے ہٹ رہے ہو

فضول لڑکی بحث کو بڑھا وامت دو میرے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں ہے اب
تمہاری باری ہے۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھنے لگا فاسیر کے اٹھتے قدم دیکھ کر وہ الٹے
پاؤں پیچھے کو ہٹنے لگی تھی

نہیں فاسیر تم زبردستی نہیں کر سکتے اور یہ تم نے خود کہا تھا
مجھے کچھ زبردستی چاہیے ہوتا تو اتنا انتظار کیوں کرتا تمہیں وعدے کے مطابق مجھے خود
کو سو پینا ہو گا کیونکہ تم ہارنے والی ہو
ہارئی تو نہیں ہوں ناں فاسیر اور اگر تمہیں میری ہار کا اتنا ہی یقین ہے تو ڈر کیوں رہے
ہو دئے دونوں مجھے حسن

شش شش بکو اس بند کرو انسانی لڑکی

فاسیر نے اسے دیوار پر آلیا تھا وہ اپنا چہرہ اس کے جسم کے قریب لے گیا
..... بزدل شیطان

کیا کہا بزدل ___ تم جو کچھ بھی ہو میری وجہ سے ہو ورنہ صرف میرے قریب ہونے کا خوف ہی تمہیں مار ڈالے

فاسیر انسانی شکل میں اس کے اتنا قریب تھا کہ دونوں کی سانسیں آپس میں ٹکڑانے لگی

چھوڑو مجھے بزدل ___ اس کی مزاحمت کو ایک ہی لمحے میں فاسیر نے کچل دیا وہ اسے مکمل مفلوج کر چکا تھا اس کے دل سے بے خونی نکل گئی تھی اس کی خود اعتمادی دم توڑ چکی تھی اس نے لمحے بھر میں ہی زل سے سب واپس لے لیا تھا

کون ہے بزدل کچھ یاد آیا زل ___ وہ اس کے قریب آہستگی سے سرگوشی کر رہا تھا زل کے دل کی دھڑکن خوف سے اتنی تیز ہو گئی تھی کہ جیسے ابھی پھٹ کر باہر آ جائے گی ___ میں نے تمہیں ہر وہ چیز دی جو تمہارے پاس نہیں تھی مگر اس کے باوجود تم ناکام رہی اس لئے اب کھیل ختم

میں ناکام نہیں ہوئی فاسیر ___ وہ ہکلاتے ہوئے مشکل سے فقرہ مکمل کر پائی تھی

خاموش رہو اور خود کو مجھے سونپ دو کیونکہ میں کوئی زبردستی نہیں چاہتا۔ وہ
خوفناک آواز میں دھاڑا تھا اس کا صبر لبریز ہو رہا تھا زل اس کے اتنا قریب کھڑی
تھی کہ اس کی ایک ایک سانس اسے محسوس ہو رہی تھی مگر وہ مجبور تھا کیونکہ تھوڑی
سی بھی زبردستی اس ساری محنت پر پانی پھیر سکتی تھی وہ لیو سفر کو ڈھونڈنے میں ناکام
رہا تھا مگر اب زل کا انکار یا فاسیر کی زبردستی اس کے جادو پر الٹا اثر کر سکتی تھی وہ زل
کو راضی کرنے کے لئے صرف ڈرا سکتا تھا اور یہ بات زل بھی جانتی تھی تب ہی تو وہ
اپنی ضد پر اب تک ڈٹی ہوئی تھی

سردار تو پاگل ہے سانولی لڑکیاں جذبات کی بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ وہ اس کی
گردن کے قریب اپنی ناک لے گیا تھا۔ کاش تم مردوں سے دور نہ رہی ہوتی تو
آج یہ سب نہ ہوتا۔ وہ گردن سے چہرے تک آکر رک گیا تھا اس نے دیوار پر
رکھے دونوں ہاتھوں کو اس کے چہرے کے مزید قریب کر دیا فاسیر نے زل کی
آنکھوں میں دیکھا جو رحم کی بھیک مانگتے ہوئے نم ہو چکی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ

فاسیر اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا صرف فاسیر کے قریب ہونے کا خوف ہی اس کی زبان چھین چکا تھا زل کی آنکھوں کی نمی چمک رہی تھی وہ بے بس آنکھوں سے فاسیر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی

فاسیر نے آنکھیں چھوٹی کی اور پھر دونوں کے جسموں کو ایک جھٹکا لگا اور لمحے بھر میں ان کے ارد گرد موجود سارا منظر تبدیل ہو گیا فاسیر زل کو اسی جھیل پر لے آیا تھا جہاں وہ دونوں پہلی بار ملے تھے تمہیں اپنی محبت پانے کے لئے حسن چاہیے تھاناں آج تمہیں وہ بھی دے رہا ہوں تاکہ تمہارے دل میں یہ افسوس نہ رہے کہ اگر تم خوبصورت ہوتی تو محبت پالیتی۔ وہ اب تک زل کے اتنا ہی قریب کھڑا تھا۔ یہ وہی جھیل ہے جہاں پرستان کی پریاں نہایا کرتی ہیں اور تم بھی یہاں نہانے آئی تھی۔ فاسیر اس کی سوالیہ نظروں سے ہی اس کے دل میں اٹھتے سوال سمجھ گیا تھا۔ اس کے بعد بھی اگر تم ناکام رہی تو تمہیں اپنا بدن چیلوں کوؤں کا کھانا بنانے کے لئے تیار رکھنا ہوگا۔ اس نے دھمکی دیتے ہوئے اسے وارنگ دی تھی زل

کی بے بس آنکھوں اور معصومیت نے فاسیر کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اسے ایک موقع اور دے۔۔۔ یہاں کوئی آدم زاد نہیں نہاسکتا اس لئے مجھے تمہارے نہانے تک یہاں ہی رکنا ہے تاکہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔۔۔ فاسیر نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے اس کے دل میں اٹھنے والے سوال کو زبان پر آنے سے پہلے ہی ختم کر دیا تھا

تم جانتے ہو میں ایسی لڑکی نہیں ہوں کہ جو کسی کے سامنے یہ تمہارے گھر کا واش روم نہیں ہے جہاں کھڑی تم نخرے کر رہی ہو یہاں کسی بھی وقت کوئی غیر انسانی مخلوق آسکتی ہے تمہیں جلدی کرنی ہوگی

مگر میں تمہارے سامنے۔۔۔ وہ اب تک رونے والی شکل بنائے ہوئے تھی

اب یہ مت کہہ دینا کہ میں جادو سے تمہاری یہ جھجک بھی ختم کروں یا جھیل کا پانی تم پر گرا دوں تمہیں خود ہی جھیل میں اترنا پڑے گا لڑکی

وہ ساکن چپ چاپ کھڑی رہی تھی خوشی اور غم کے ملے جلے تاثرات کے آنسو اس کی گالوں سے بہتے ہوئے نیچے جارہے تھے اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ فاسیر اسے اس

کی محبت پانے کا ایک اور موقع دئے رہا ہے مگر اس کے لئے مسئلہ صرف اس بات پر یقین کرنا ہی نہیں بلکہ یہ بھی تھا کہ اب وہ بہتی ہوئی جھیل میں کیسے اترے اس مشکل کو وہ زبان پر لانے سے اس لئے بھی کترار ہی تھی کہ فاسیر غصے میں اس سے ایک بار پھر سب واپس ہی نہ چھین لے

جلدی جاؤ زمل ___ فاسیر کے غصیلے لہجے نے زمل کے لئے اور مشکل کھڑی کر دی تھی وہ دل میں اسے کو سنا چاہتی تھی مگر اس بھی گبھرار ہی تھی کیونکہ اسے علم تھا کہ فاسیر اس کے دل میں پیدا ہوتے خیالات بھی جان لیتا ہے اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے جھیل کی جانب قدم بڑھانے شروع کئے ایک پتھر سے دوسرا پتھر پھر تیسرا پتھر پھر ایک قدم پانی میں اور پھر اگلے قدم وہ قدم بقدم چلتی آ رہی تھی جھیل میں اترتی جا رہی تھی جھیل کا پانی اس کے گھٹنوں تک گہرا تھا مگر اسے ابھی مزید گہرائی میں جانا تھا جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہی تھی پانی کا شور اس کے ڈر میں مزید اضافہ کر رہا تھا اس نے ڈرتے ہوئے پیچھے مڑ کر فاسیر کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے

اس کا پاؤں پھسل گیا آہ بچاؤ بچاؤ۔۔۔ وہ بے اختیار چیخی جس کا اثر فاسیر پر بالکل نہیں ہوا تھا وہ جانتا تھا کہ پانی گہرا بالکل نہیں ہے

اف میرے خدا یا کسی مصیبت میں ہی ڈالنا تھا تو مصیبت ہی کوئی آسان دے دیتا اس کو تو بندہ دل میں بھی کوسنے سے رہا۔۔۔ وہ غصیلی نظروں سے فاسیر کو گھورنے لگی جو اس کی مدد کو بالکل نہیں آ رہا تھا اس وقت اسے سب سے زیادہ خوف جھیل کے پانی سے آ رہا تھا جس کی گہرائی کا اندازہ لگانا اس کے لئے ناممکن تھا اس نے جلدی میں وہاں ہی خود پر پانی ڈالنا شروع کر دیا تا کہ اسے آگے جانا ہی نہ پڑے وہ اپنے ہاتھوں سے پانی جلدی جلدی اپنے سر پر ڈالتی جا رہی تھی چند ہی لمحوں میں وہ نہا چکی تھی وہ جھیل سے نکلنے کے لئے واپس پلٹی

کتنی ڈھیٹ ہو تم لڑکی

فاسیر کو اس کی اس حرکت پر غصہ آیا تھا اس نے ایک ہی نگاہ سے اسے کنارے سے جھیل کے بالکل درمیان میں پھینک دیا وہ گردن تک پانی میں ڈوب گئی تھی

تم تم جانتے ہو فاسیر کہ مجھے ڈر لگتا ہے تم جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہو مجھے نکالو۔۔۔ وہ
زور سے چلائی۔۔۔ بزدل جن میں ڈوب جاؤں گی۔۔۔ خود کو ڈوبتا دیکھ کر وہ رونے لگ
گئی تھی۔۔۔ بیوقوف لڑکی تمہیں نہانا بھی نہیں آتا فاسیر بھی پانی میں اتر آیا تھا
دیکھو یہ تم غلط کر رہے ہو ہمارے درمیان ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی میرے
قریب آنے کی بجائے مجھے باہر نکالو
فاسیر اس کے قریب پہنچ آیا تھا مجھے باہر نکالو پلیز میں ڈوب جاؤں گی
کیا تمہیں خوبصورت نہیں بننا
مجھے بد صورت رہنے دو کم از کم زندہ تو ہوں گی ناں
ابھی تو تمہیں مزید گہرائی میں جانا ہے
نہیں نہیں بس

اگر تم ایسے ہی باہر جاؤ گی تو کسی غیر انسانی مخلوق کا شکار بنو گی تمہیں گہرائی میں جانا پڑے گا جہاں پر یاں نہاتی ہیں

کیا سارے جن اور غیر انسانی مخلوقات میرے لئے ہی بنی ہیں ___ وہ روتے ہوئے مخاطب ہوئی تھی جھیل کا پانی اس کی گردن سے اوپر اس کے ہونٹوں تک آنے لگا تھا ہاں کیونکہ تم جیسی لڑکیاں بہت نایاب ہو چکی ہیں اس نے اس کی کمر کے گرد بازو گھما کر اسے اپنے قریب کیا اور اس کے بالوں کو کھولنے لگا

کیا کیا کرنے لگے ہو تم

تمہیں نہانا بھی نہیں آتا لڑکی وہی بتانے لگا ہوں ___ فاسیر نے اس کے بالوں کو کھول دیا تھا اور پھر اس کی گردن پر لگی اس کی قمیض کی گرہ کھولنے لگا

یہ کیا بد تمیزی ہے فاسیر

تم مجھے یوں چھو نہیں سکتے

چھوڑو مجھے

پلیز چھوڑو

فاسیر جیسے ہی پیچھے ہٹا وہ دوبارہ ڈوبنے لگی

مجھے باہر نکالو پلیز فاسیر

مجھے باہر نکالو

پلیز پلیز

وہ فاسیر کو سنے بغیر اپنی ہی بات پر زور دیتی جا رہی تھی فاسیر نے ایک انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اس کی زبان کو مفلوج کر دیا تھا اب وہ چاہتے ہوئے بھی بھول نہیں پارہی تھی اس نے اس کی گردن پر لگی گرہ کو کھولا اور پھر اس کے بدن سے ایک جھٹکے میں لباس کو الگ کر دیا اس کی زبان بالکل مفلوج تھی وہ ایک قدم فاسیر سے پیچھے ہٹتی تو اسے پانی کے خوف سے دو قدم آگے آنا پڑتا فاسیر نے اسے مخصوص لباس زیب تن کر دیا تھا جو اس کے جسم کو سینے تک ہی ڈھک رہا تھا وہ آنکھیں زور سے بند

کئے ہوئے دل میں صرف اس منظر کے ختم ہونے کی دعا کر رہی تھی اس کے لئے
اطمننان صرف یہ تھا کہ اس کا بدن پانی میں ڈوبا ہوا تھا اور دوسرا اس کے قریب کوئی
مرد نہیں بلکہ ایک جن تھا اس کی تمام دعاؤں کے برعکس فاسیر نے اس کے برہنہ
کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے نیچے ڈبو دیا اور پھر وہ جھیل کی گہرائیوں میں اترتی
چلی گئی گوری چمٹی سفید دودھ کی مانند کئی پریاں وہاں نہا رہی تھی وہ حیرات زدہ
نظروں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی کئی پریوں کے غولوں میں سے گزرتے ہوئے
ایک لمبا غوطہ لگا کر وہ واپس زمین پر پہنچی تھی اس کے جسم سے پانی بہتا ہوا جھیل میں
جار ہا تھا اس نے اپنے برہنہ کندھوں کو چھپانے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی تھی
کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ سب فضول ہے وہ غصیلی آنکھوں سے فقط فاسیر کو گھور رہی
تھی

امید کرتا ہوں کہ تم اب مجھے غلط ثابت کر دو گی

..... تم پہلے ہی غلط ہو

تمہاری اس حرکت کی مجھے بالکل امید نہیں تھی دھوکے باز

مجھے فی الحال جانا ہے یہ سب بیٹھ کر سوچتی رہنا

نہیں تم نہیں جاؤ گے فاسیر

فاسیر نے پھونک مار کر اسے پیچھے پھینک دیا تمہاری صرف جان بخشی ہے تمہیں سر پر

چڑھنے کو نہیں بولا

وہ غصیلے انداز میں اسے دیکھنے لگا

یہ آخری موقع ہے سمجھی تم اگر تم ناکام ہوئی تو مجھے کوہ قاف سے آنے میں وقت نہیں

لگے گا

وہ وہ میں کہہ رہی تھی کہ اگر مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑی تو میں کیسے تمہیں

بلاؤں گی

تمہیں مزید کسی مدد کی ضرورت نہیں پڑے گی

اگر میں جیت گئی تو تو تمہیں کیسے بتاؤں گی

مجھے پتہ چل جائے گا

میں تمہارا ری ایکشن خود دیکھنا چاہتی ہوں

اس کی ضرورت نہیں پڑے گی

دیکھو تم مجھے ڈی گریڈ مت کرو میں جانتی ہوں تم ہارنے کے خوف سے کوہ قاف جا

رہے ہو

کیا بکو اس کر رہی ہو

حقیقت بتا رہی ہوں تم اسی خوف سے جا رہے ہو ___ زل کو احساس تھا کہ فاسیر کے

جانے کے بعد کوئی اس کی مدد کو نہیں ہو گا اس لئے وہ کسی طرح سردار سے شادی

تک فاسیر کو کوہ قاف واپس نہیں جانے دینا چاہتی تھی

اچھا یہ بات ہے تو تمہاری گردن پر ایک کاٹنے کا نشان ہے تم جب بھی اس نشان پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کرو گی مجھے اپنے پاس پاؤ گی

وہ جلدی سے نشان ڈھونڈنے لگی تھی فاسیر نے اسے اپنی طرف کھینچ کر اپنے ہونٹ اس کی گردن پر چسپا دیئے تھے یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ زل کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی اس نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر تب تک دیر ہو گئی تھی فاسیر نے اس کی گردن پر کاٹتے ہوئے اسے بہوش کر دیا تھا

رات کے دس بج چکے تھے اب تک وجیہہ کئی بار نمبر ڈائل کر چکی تھی مگر حیا اور تہر و با کا نمبر ابھی تک بند جا رہا تھا اس نے شام تک پارٹی سے واپس آنے کے وعدے پر حیا کو تہر و با کیساتھ سردار کے گھر پارٹی پر بھیجا تھا مگر اب تو رات بھی گہری ہو گئی

تھی وہ بے چینی سے آفس میں ٹہل رہی تھی۔۔۔ اب تک ان کو آجانا چاہیے تھا اب تو پارٹی ختم ہو گئی ہوگی۔۔۔ وجیہہ کے چہرے سے ہی اس کی پریشانی جھلک رہی تھی وہ کئی بار زل کے کمرے تک بھی گئی تھی مگر وہ اپنی ہی بیٹی کے ابھی تک گھر واپس نہ آنے کی ٹینشن بھلا زل کو کیسے بتا سکتی تھی آج صبح ہی تو اس نے زل کے متعلق اپنے شوہر کے کان بھرے تھے۔۔۔ وہ دونوں آج رات واپس نہیں آنے والی ان کا انتظار کرنا فضول ہے

نوشہ نے وجیہہ کے چہرے سے اس کی پریشانی کو بھانپ لیا تھا وہ کب سے اس کو کبھی آفس میں جاتے اور کبھی حیا کے کمرے کا چکر لگاتے دیکھ چکی تھی وجیہہ اس کی آواز سن کر ایک دم چونک گئی تھی

میں کسی کا انتظار نہیں کر رہی تم تکے مارنے کی بجائے اپنے کمرے میں جاؤ وجیہہ نے اسے ڈانٹ دیا تھا وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی وجیہہ نے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے پانی کا گلاس لیا جو عورت بے سہارا لڑکیوں کی تعلیم و

تربیت کے نام پر کالج چلا رہی تھی اس کی اپنی بیٹی آدھی رات ہونے تک گھر نہیں پہنچی یہ خبر اس کا امیج کتنا خراب کر سکتی تھی یہ سوچ ہی وجیہہ کے پسینے چھڑانے کو کافی تھی تمہیں کس نے کہا وہ آج رات واپس نہیں آئیں گی

وجیہہ بغیر کسی کو خبر کئے نوشہ کے کمرے میں چلی گئی تھی اب اس سے مزید انتظار بالکل نہیں ہو رہا تھا

دیکھو تم کسی سے اس بات کا ذکر بالکل نہیں کرو گی نوشہ کہ حیات دیر سے واپس آئی تھی

دیر سے مطلب کہ تم امید لگائے بیٹھی ہو آنٹی

پلیز آواز تھوڑی مدہم رکھو کوئی بھی سن سکتا ہے۔۔۔ وجیہہ نوشہ کے سامنے بالکل بے بس نظر آرہی تھی

دیکھو تمہارے پاس تہر و با کا کوئی نمبر ہے تو

میرے پاس کوئی نمبر نہیں ہے

نوشہ نے جھٹ سے ٹوکا تھا

تو تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ دونوں آج واپس نہیں آئیں گی

تم اس کی ماں ہو آنٹی اور تمہیں اس کے بارے میں اتنا بھی نہیں پتہ کیا

تم کہنا کیا چاہتی ہو نوشہ

حیا سردار کو ملنے گئی ہے

ملنے گئی ہے مطلب یہ تم کیسی لینگویج استعمال کر رہی ہو

کچھ غلط بول دیا کیا میں نے

نوشہ نے اس کی پریشانی میں مزید اضافہ کر دیا تھا

تم کسی سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرو گی نوشہ _____ وجہ یہ نے اس کا ہاتھ پکڑ

لیا تھا _____ تم میری بات سمجھ رہی ہونا یہ میری اور اس کی عزت کا معاملہ ہے بلکہ

یہ پورے کالج کی عزت کا معاملہ ہے

عزت _____ نوشہ نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جملہ کھینچا _____ اب مجھ سے کسی نے پوچھ لیا کہ تمہاری روم میٹ اتنا تیار ہو کر کہاں گئی تھی تو مجھے تو بتانا پڑے گا ناں

یہ تم جان بوجھ کر بات کو بڑھا رہی ہو پارٹیز میں ہر کوئی تیار ہو کر ہی جاتا ہے مگر فل باڈی پالش تو کوئی کوئی ہی کر داتا ہے ناں میم

دیکھو تم ابھی بچی ہو بلکل میری بیٹی کی طرح تمہیں ان باتوں کی حساسیت کا نہیں پتہ میں بچی ہوں چھوٹی کا کی نہیں اور نہ ہی حیا اتنی چھوٹی بچی ہے کہ خیر چھوڑیں آپ

یہ سب اس تہر و با اور زل کا کیا ہوا ہے مجھے پہلے ہی شک تھا کہ زل مجھ سے کوئی بدلہ ضرور لے گی

تم خوا مخاہ اس پر شک کر رہی ہو حیا خود ہی بہت ٹیلنٹڈ ہے میم

نوشہ کے طنز و جیہہ کو مزید پریشان کر رہے تھے

اگر تم چاہتی ہو کہ میں اس بات کو راز رکھوں تو تمہیں میری مدد کرنی ہوگی۔۔۔ نوشہ
نے موقع غنیمت جانا تھا
کیسی مدد

کیا مجھے تم پر اعتبار کر لینا چاہیے میم وجیہہ۔۔۔ نوشہ نے اپنا انداز بدلا تھا
ہاں تم کر سکتی ہو اور تمہیں کرنا بھی چاہیے
مجھے حیا اور سردار کے متعلق سب کچھ پتہ ہے اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ وہ میری روم
میٹ بھی ہے تو میرے پاس سب ثبوت ہیں باقی وہ آج رات کہاں کیا کر رہی ہوگی یہ
سب میں تفصیل سے بتاتے ہوئے بالکل اچھی نہیں لگوں گی۔۔۔ نوشہ نے موقع
غنیمت جانتے ہوئے پوری مہارت سے حیا کے متعلق ایک وہم اور بدنامی کا ایک
خوف وجیہہ کے دل میں ڈال دیا تھا حالانکہ یہ سب جھوٹ تھا
میرے صبر کا امتحان مت لو نوشہ۔۔۔ وہ ایک دم رونے والی شکل بنا چکی تھی۔۔۔ تم
مجھ پر اعتبار کر سکتی ہو

تمہیں میری ماں کو مارنا ہو گا _____ نوشہ نے معنی خیز انداز میں اپنی بات رکھ دی تھی
تم ہوش میں تو ہو وہ تمہاری ماں ہے

وہ ایک ڈائن ہے

مجھے پتہ ہے کہ تمہاری اس کیساتھ نہیں بنتی مگر وہ تمہاری ماں تو ہے ناں
کیا تمہیں یہ پتہ ہے کہ میری اس کیساتھ کیوں نہیں بنتی _____ نوشہ سوالیہ نظروں
سے اسے دیکھنے لگی تھی

ہاں میں جانتی ہوں کہ اس سے کچھ غلطیاں ہوئی ہیں مگر تمہیں اس معاف کر دینا
چاہیے

کچھ غلطیاں _____ کیا تم اس سب کو کچھ غلطیاں کہتی ہو
ہر انسان کبھی نہ کبھی سے غلطی ہو جاتی ہے نوشہ

وہ عورت انسان کہلانے کے قابل ہی نہیں ہے اور اگر تم اسے قابل معافی سمجھتی ہو تو
تم بھی انسان نہیں حیوان ہو

ایک آفسیر ہی تو تھا تمہاری ماں کا..... تمہیں اسے معاف کر دینا چاہیے وہ اس پر
شرمندہ ہے

آفسیر___ نوشہ نے لفظ کھینچ کر لمبا کیا اور پھر معنی خیز نظروں سے وجیہ کی طرف
دیکھنے لگی___ تم واقعی ہی اتنی بھولی ہو یا صرف میرے سامنے بن رہی ہو اور تمہیں پتہ
بھی ہے کہ وہ آفسیر کس کیساتھ تھا؟

میری ماں کا آفسیر میکال سلطان کے ساتھ تھا وہی میکال سلطان جس کی تم بیوی ہو
وجیہ اس عورت نے ناصر میرے باپ کیساتھ دھوکہ کیا بلکہ تمہیں بھی دھوکے
میں رکھا

نوشہ کے چونکا دینے والے انکشاف نے وجیہ سلطان پر بجلی گرا دی تھی___ کیا
بکو اس کر رہی ہو تم

اس نے کمال مہارت سے دوست ہونے کے ناطے تمہاری شادی میکال سے کروائی تاکہ وہ اپنا مکروہ دھندا چلا سکے۔ کونسا دھندا؟۔۔۔ معصوم زندگیاں فروخت کرنے کا دھندا جس میں تمہارا شوہر میکال بھی شامل ہے۔۔۔ جسٹ شٹ اپ شٹ یو ر ماوتھ۔۔۔ وجیہ غصے سے چلائی

آواز اونچی کرنے سے بہت سے راز فاش ہو سکتے ہیں میرے پاس سب ثبوت موجود ہیں کہ کس طرح وہ دونوں یہ سارا گھٹیا کام کرتے ہیں کہاں ہیں وہ ثبوت

ثبوت میں تب تک کسی کو نہیں دے سکتی جب تک مجھے خود اس پر اعتماد نہ ہو جائے مجھے تم پر رتی برابر بھی یقین نہیں آ رہا نوشہ۔۔۔ تمہارے یقین نہ کرنے سے حقیقت بدل نہیں سکتی رادیہ نے پیسوں کی خاطر یہ سارا دھندا کیا اور پھر تمہیں استعمال کیا تاکہ لڑکیاں ڈھونڈنے میں آسانی رہے

اس کا مطلب کہ جتنی بھی لڑکیاں غائب ہوئی وہ سب رادیہ کے پاس ہیں

وجیہہ ایک مشکل سے دوسری میں الجھ گئی تھی

ہاں مگر کچھ عرصے سے میکال یہ سب لڑکیاں کسی اور جگہ پہنچا رہا ہے اور اس جگہ کا مجھے کچھ علم نہیں ہے

کسی اور جگہ مگر کیوں _____ وجیہہ کا تجسس الجھن اور گبھراہٹ بڑھتی جا رہی تھی

تم اگر اپنا دماغ درست جگہ استعمال کرو تو شاید تمہیں پتہ چل پائے کہ وہ خفیہ جگہ کونسی ہے جس کے متعلق میری ماں کو بھی کچھ پتہ نہیں شاید ان دونوں کی آپس میں بن نہیں پارہی یا شاید میرے سامنے شریف ہونے کا نائٹک کرنے کی وجہ سے انہوں نے اپنی جگہ تبدیل کر لی ہے

کیا وہ جانتی ہے کہ تمہیں سب پتہ ہے؟

شاید نہیں ورنہ وہ خود مجھے مار دیتی مگر شاید میرا دل بہلانے کی خاطر وہ میرے باپ کو ڈھونڈ رہی ہے تاکہ مجھے اس پر کچھ شک نہ ہو

اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو میں وہی کروں گی جو تم چاہو گی کیونکہ اگر یہ واقعی ہی سچ ہے تو یہاں کوئی بھی محفوظ نہیں۔۔۔ وجیہہ نے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے نوشہ کا ساتھ دینے کی حامی بھری تھی اس کا دل ابھی تک نوشہ کی بات پر یقین نہیں کر رہا تھا وہ اس کے سامنے اپنی گبھراہٹ پر قابو پانے کی تمام کوششوں میں ناکام رہی تھی حیا کی فکر ایک طرف اور نوشہ کے انکشاف دوسری طرف اسے طرح طرح کے خیالات ستانے لگے تھے

میکال وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی

وجیہہ نے جلدی سے فون ملا لیا تھا

وہ وہ حیا شام سے پارٹی پر گئی ہوئی ہے ابھی تک نہیں لوٹی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کس پارٹی میں؟

۔۔۔ وہ جو ہمارے کالج کے ڈونر سردار ہیں ان کے گھر

۔۔۔ شاید پارٹی لمبی ہو گئی ہو وجیہہ صبح تک انتظار کر لو

کیا مطلب پارٹی لمبی ہو گئی ہو _____ میkal کے جواب نے وجیہہ کے شک کو مزید تقویت دی تھی

تم کیسے باپ اور کیسے بھائی ہو جو تم اپنی بہن بیٹی کی کسی بھی بات کو اتنا نارمل لیتے ہو _____ یہ تم کس ٹون میں بات کر رہی ہو وجیہہ

کس ٹون میں مجھے بات کرنی چاہیے جو ان بچی رات گھر سے باہر ہے اس کا نمبر بھی بند ہے _____ اور تم اپنی پاز ٹیویٹی لے کر بیٹھے ہو

_____ کیا میں نے اسے پارٹی میں بھیجا تھا وجیہہ

_____ مگر تم یوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کیسے بیٹھ سکتے ہو

_____ تم خواہ مخاہ میں اتنی انرجی ضائع کر رہی ہو سردار برا لڑکا نہیں ہے

_____ بات لڑکے کے کردار کی نہیں ہو رہی مسئلہ ہماری عزت کا ہے

بے فکر ہو جاؤ وجیہہ تھوڑا پرو فیشنل سوچو حیا جتنا سردار کے قریب رہے گی سردار اور اس کا باپ اتنی ہی ڈونیشن کالج کو دیں گے اور ویسے بھی جو ان لڑکی رات کہاں تھی معاشرہ اس طرح کے سوالات صرف مڈل کلاس لوگوں سے کرتا ہے ہائی سوسائٹی کو اس طرح کی چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا

بھاڑ میں گیا یہ کالج اور بھاڑ میں گئے تم مسٹر میکال سلطان _____ وجیہہ نے غصے سے فون بند کر دیا میکال کے رویے سے اس کا شک مزید مضبوط ہو گیا تھا

نوشہ شاید ٹھیک کہہ رہی ہے ان سب نے مجھے دھوکہ دیا ہے مگر مجھے یہ جانتے نہیں _____ اس کا خود پر کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا ایک ساتھ دو مصیبتیں اس پر آ پہنچی تھی مگر اصل انکشاف تو ابھی اس پر ہونا باقی تھا کہ میکال سلطان تو مرچکا ہے اور وجیہہ جس کو اپنا شوہر میکال سمجھ رہی ہے وہ میکال کے روپ میں لیو سفر ہے جو حیا کو سردار کی محبت میں پھنسا کر خود سردار کا روپ دھاڑے حیا کو پانے کی منصوبہ بندی کر چکا تھا تاکہ اس کا جادوائی شیطانی عمل پورا ہو

تم دونوں کو ساری رات وہاں گزارتے ہوئے رتی برابر بھی شرم نہیں آئی۔۔۔ وجیہہ نے صبح صادق کے وقت دونوں کی کالج واپسی پر تھپڑوں سے ان کا استقبال کیا تھا

میم وہ ہماری گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔ گاڑی خراب ہوئی تھی تھر و با تم دونوں کی ٹانگیں تو نہیں ٹوٹ گئی تھی یا تمہارا جسم مفلوج ہو چکا تھا جو تم کال نہیں کر سکی۔۔۔ وجیہہ نے غصیلے انداز میں تھر و با کو جھاڑ پلا دی تھی جو صرف اس پلاننگ سے حیا کے ساتھ رات وہاں روکی تھی کہ وجیہہ زمل کو راستے سے ہٹا کر سردار کیساتھ حیا کی شادی کی بات چلائے جس کا جواب سردار نے حیا کی عمر خود سے کم ہونے کی وجہ سے ہر صورت انکار میں دینا تھا یوں حیا اور زمل دونوں تھر و با کے راستے سے ہٹ جاتی اور تھر و با نوشہ سے اس کی ماں کے تمام ثبوت سردار کو دئے کر اس سے شادی رچا لیتی مگر اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ یہاں اس کی پلاننگ بالکل الٹ ہو چکی ہے

مجھے تم سے بالکل یہ امید نہیں تھی تہر و با کہ تم ایسی حرکت کرو گی یہ سب تم نے اپنی منحوس دوست زمل کے کہنے پر ہی کیا ہو گا۔۔۔ وجیہہ حیا کو کچھ ڈانٹ ڈپٹ کے بعد بھیج چکی تھی مگر اب تہر و با کو اعتماد میں لینا بھی ضروری تھا

میم یقین کریں آپ غلط سمجھ رہی ہیں زمل کو تو اس سب کا پتہ بھی نہیں ہے وہ تو الٹا مجھ سے لڑے گی کیونکہ وہ خود سردار کیساتھ۔۔۔ تہر و با نے جملہ نامکمل چھوڑ دیا تھا اس کی عاشق معشوقی تو میں نکالوں گی وہ جو سردار کے خواب دیکھ رہی ہے وہ کبھی پورے نہیں ہوں گے۔۔۔ آپ ہر وقت اس پر غصہ ہوتی رہتی ہیں آپ اس بچاری کی شادی ہی کر دیں۔۔۔ تہر و با نے معصومیت سے سوچا سمجھا جملہ بولا تھا

کیا سردار کو اس میں کوئی دلچسپی ہے۔۔۔ آپ سردار کی دلچسپی کو چھوڑیں زمل کی خوشی کو دیکھیں۔۔۔ ایسے تھوڑی ہوتا ہے تہر و با۔۔۔ ٹھیک ہے آپ کی مرضی آپ چاہئیں زمل کی کریں یا حیا کی کریں میں کیا کہہ سکتی ہوں دونوں آپ کی بیٹیاں ہی تو ہیں۔۔۔ رات جو بھی ہوا تم یہ بات اپنے تک رکھنا تم جانتی ہو کہ۔۔۔ آپ فکر نہ

کریں میم میں بھی آپ کی بیٹی ہی ہوں میں نے یہ تو کیا اور بھی بہت سے راز رکھے ہوئے ہیں۔۔۔ ہاں جو بھی ہے خیر تم کب سے میکل کو جانتی ہو۔۔۔ بچپن سے ہی میم وہ بہت اچھے اور نفیس انسان ہیں بلکہ فرشتہ ہیں وہ فرشتہ جنہوں نے نہ صرف مجھ کو اپنی بہن زمل سمجھا بلکہ اور بھی بہت سی لڑکیوں کی مدد کی۔۔۔ کیا تم ان سب لڑکیوں سے مجھے ملوا سکتی ہو۔۔۔ ہاں مگر اچانک سے ایسے۔۔۔ ہاں بس ویسے ہی مجھے ان سے ملنا ہے۔۔۔ ٹھیک ہے میں ملوادوں گی میم بس آپ زمل کے متعلق کچھ سوچیں وہ بچاری خواہ مخاہ میں پھنس جاتی ہے شاید شادی ہو جائے تو کچھ بہتر ہو جائے

رنگ و نور میں نہائی، خوبصورت پھولوں سے سچی اور دل لبھانے والی خوشبو سے مہکتی تقریب اپنے عروج پر تھی ہزاروں پریاں لاکھوں تتلیاں اور بے شمار پھول اور

سینکڑوں جنات غرض تقریب میں موجود سب کی نظریں محل کے دروازے کی طرف تھی جہاں سے پرستان کی ملکہ ڈیفنی دلہن بنائے آرہی تھی ملکہ کی کنیزیں اس کے ناز و نخرے اٹھاتی ہوئی اس کے ساتھ چل رہی تھی کچھ عرصہ پہلے بھی ملکہ اسی طرح دلہن بن کر آئی تھی فرق صرف یہی تھا کہ تب ملکہ کی شادی ایمر سی تھی اور اب ایمر کی جگہ کوہ قاف کے سو خطرناک اور طاقتور جنات تھے جن کو صرف ملکہ کی خوبصورتی سے محبت تھی ڈیفنی نے دل پر پتھر رکھ کر یہ فیصلہ لیا تھا وہ جانتی تھی کہ اگر وہ کامیاب بھی ہوئی تب بھی اسے کوئی ایمر جیسا راجہ نہیں ملے گا بلکہ اب کی بار اس کا راجہ کوئی حوس پرست حسن پرست جن ہونے والا تھا جو ملکہ کے جسم تک پہنچنے کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر لیو سفر سے مقابلے کے لئے آیا تھا پرستان کی روایات کے مطابق نکاح کی تقریب شروع ہوئی اور ڈیفنی کا نکاح سو طاقتور جنات سے ہونا شروع ہو گیا ان سب کے منہ سے ڈیفنی کے لئے پانی ٹپکنے لگا تھا مگر وہ خود اداس تھی اس کی خوبصورتی ہی اس کی دشمن ثابت ہوئی تھی

اگر میں پرستان کی ملکہ نہ ہوتی تو کیا تب بھی تم مجھ سے اتنا ہی پیار کرتے
ایمر___ ڈیفنی خیالات کی اس دنیا میں گم ہو گئی تھی جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا
رات کے پچھلے پہر جب چاند کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی تب وہ دونوں سب
سے چھپ کر ایک پہاڑ کی اوٹ لئے ایک دوسرے میں گم تھے
میں تم سے اس لئے پیار نہیں کرتا کہ تم پرستان کی ملکہ بننے والی ہو بلکہ اس لئے کہ تم
میرے دل کی ملکہ ہو___ ایمر نے اپنا سر اس کی گود میں رکھ دیا تھا ڈیفنی کی گود میں
سر رکھے اس کے چہرے کو تکتے رہنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا وہ اپنی خوبصورتی کا کوئی
ثانی نہیں رکھتی تھی اس کی زندگی کا ہر گزرتا سال اسے مزید خوبصورت کرتا گیا تھا
اتنا خوبصورت کہ ایک عام سی پری چند سالوں میں پرستان کی ملکہ بننے کے قابل ہو
گئی تھی___ ایمر اتنے غور سے کیا دیکھ رہے ہو___ میں تمہارے چہرے کے
نقوش حفظ کر رہا ہوں کیونکہ آج اس جھیل کا پانی ان تمام نقوش کو مٹا دے گا اور
ایک نئی ڈیفنی میرے روبرو آئے گی جو اتنی خوبصورت ہو چکی ہو گی کہ ہر کوئی اسے

پرستان کی ملکہ تسلیم کر لے گا مگر میں تب بھی تمہارے اس چہرے کو ہی دیکھنا
چاہوں گا۔۔۔ کیوں تم نہیں چاہتے کہ میں اس جھیل میں اتروں۔۔۔ ڈیفنی نے
انسانی دنیا میں موجود جھیل کی طرف اشارہ کیا تھا جس میں پرستان کی سب سے
خوبصورت پری ملکہ بننے سے پہلے غسل کرتی تھی۔۔۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم
ہمیشہ یوں ہے مجھے میسر رہو۔۔۔ میں ہر جنم میں تمہاری ہی ہوں ایمر صدیوں سے
کوہ قاف کے جنات پرستان کی پریوں کے عاشق رہے ہیں شاید ہی کسی اور پری کی
قسمت میں ایسا عاشق مزاج جن آیا ہو۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ ان دونوں وادیوں میں
موجود اس صدیوں پرانے رشتے کی وجہ صرف تم ہو ڈیفنی تمہارا وجود پرستان کی
خوبصورتی کا موجب ہے ایسی خوبصورتی جس نے سب کو اسیر کئے رکھا
ہے۔۔۔ پریاں کہتی ہیں ایمر بہت کمزور جن ہے مگر میں کہتی ہوں کہ وہ بہت مضبوط
عاشق ہے۔۔۔ ہاں میں بہت کمزور ہوں اور تمہاری خوبصورتی میری کمزوری ہے
ڈیفنی۔۔۔ اس نے اس کی گود میں لیٹے ہوئے اپنے ہاتھ کی انگلی کو ڈیفنی کے چہرے
پر پھیرا تھا

اس کی انگلی ڈیفنی کی گالوں سے ہوتی ہوئی اس کی گردن تک آئی تھی اور گردن سے بیوٹی بون تک وہ اپنی انگلی کو اپنے ہونٹوں میں دبالتا اور پھر دوبارہ اس کے چہرے پر اپنی گیلی انگلی کو حرکت دیتا کبھی اس کے ہونٹوں کے قریب لے جاتا اور کبھی اس کی گردن پر گول گول گھماتا ڈیفنی بھی اس کی انگلی کی حرکتوں پر بے بس ہو رہی تھی ایمر نے اپنی ہاتھ کی گرم پشت کو ڈیفنی کی نازک گردن پر رکھا اور گردن کی نمی کو اپنے ہاتھ کی گرمائش میں جذب کر لیا اور پھر گردن کو نیچے کھینچ کر اپنے چہرے کے قریب لے آیا۔۔۔ چھوڑ مجھے۔۔۔ اس نے کچھ مزاحمت کی۔۔۔ کوئی دیکھ لے گا تو۔۔۔ کسی کے دیکھنے کے ڈر سے میں اس خوبصورت چیز پر اپنی گرفت کمزور نہیں کر سکتا وہ اسے کھینچ کر اتنا قریب لے آیا تھا کہ اپنی سانسوں کی پھوہاڑ اس کے چہرے پر مار سکے۔۔۔ ایمر رر۔۔۔ اس نے مدہوش ہوتے ہوئے ایمر کا نام لمبا کھینچا تھا۔۔۔ نہیں کروناں ایک رات کی ہی تو بات ہے۔۔۔ میں تمہارے بغیر گزرنے والا ایک لمحہ بھی زندگی کی گنتی میں شامل نہیں کرتا اور تم ایک رات کی بات کر رہی ہو۔۔۔ چھوڑ مجھے وہ مزاحمت کرتے ہوئے اس کی گرفت سے نکل آئی

تھی۔۔۔ کب تک یہ ستم کرو گی ڈیفنی۔۔۔ تب تک جب تک تمہاری اس تڑپ کی
گرمائش میرے بدن کو سرور دیتی رہے گی۔۔۔ اس نے ندی کی طرف جاتے ہوئے
نہانے کے لئے اپنی قباہٹائی اور خود کے جسم کو اپنے ہی بالوں میں چھپا لیا

ڈیفنی سنو تو

ڈیفنی میری جان

۔۔۔۔ ڈیفنی

وہ اسے بے بس لیٹا مسلسل پکار رہا تھا وہ پکار ہی سکتا تھا کیونکہ جھیل میں صرف ڈیفنی
نے ہی غسل کرنا تھا

ڈیفنی رک جاؤ

کچھ دیر جھیل کے کنارے

اور مجھے دیکھنے دو

اپنے جسم کی تمام تراشیں

وہ اس کی تمام پکاروں سے بے نیاز جھیل میں اتر رہی تھی

جب تم بے دھیانی کا لباس اوڑھ کر بے رخی اختیار کرتی ہو

اور میری ہر پکار کی صدا سے بے نیاز ہو کر اپنے حسن و جمال کے غرور میں مست
رہتی ہو

تو تب میں تمہیں اپنی سانسوں میں تلاش کرتا ہوں

جہاں تمہارا ہر حسین خیال و قرب مجھے تیرے قرب کا وہ لمس مہیا کرتا ہے

جس کا لطف شاید تمہاری آغوش میں بھی نہ ہو

وہ سب سے بے نیاز ہو کر اس کے جسم میں ڈوبا ہوا تھا وہ سب سے چھپ کر یہاں
اسے ملنے آیا تھا تاکہ وہ اپنی محبت کو دیکھ سکے مگر وہی کسی درخت پر بیٹھا اس کا دشمن
بھی اس کے بدن کے نظارے کر رہا تھا

#####

حسن سے عشق کی فطرت کو ملتی ہے تحریک
اس سے سر سبز ہوئے میری امیدوں کے نہال

سرملین آنکھیں، صراحی دار گردن، گلابی ہونٹ، گلاب کی پنکھڑیوں جیسے گلابی نرم
گال اور پھر گالوں پر ہونٹوں کے قریب بنتے خوبصورت ڈیمپل اور گردن پر پیدا
ہوتی نمی کی چمک اور گردن کو سینے سے جوڑتی بیوٹی بون کا ڈیمپل اور پھر اس سب پر
زمل کا خوبصورت سراپا جس کی ڈوریں اس کی گردن کی پشت پر بندھی تھی اور برہنہ

کندھوں کے گرد بندھی ڈوریوں نے اسے سہارا دے رکھا تھا ہزار کوششوں کے بعد بھی وہ اپنے ہونٹوں کو مسکرانے سے نہیں روک پارہی تھی زمل پر حسن کی دیوی اس قدر مہربان ہوئی تھی کہ اسے خود بھی اس پر یقین نہیں آ رہا تھا اس کے لمبے گھنے بال اس کی کمر کی حدوں کو چھو رہے تھے اس نے آئینے میں سر سے پاؤں تک خود پر نگاہ ڈالی اور پھر پورے اعتماد کیساتھ آئینے کے سامنے گھومتے ہوئے اپنے بدن کے خدو خال کا معائنہ کرنے لگی۔ فاسیر اتنی مہربانیاں کر کے بھی آج تم ہارنے والے ہو۔ وہ فخریہ انداز میں سراٹھا کر آئینے میں خود سے مخاطب ہوئی تھی وہ آج سردار کو پانے کے لئے ہر حد تک جانے کا ارادہ کر چکی تھی آج کے دن کے لئے فاسیر سے ملنے کے بعد اسے کئی دن تک انتظار کرنا پڑا تھا اس نے دوپٹے سے گردن پر بنے نشان کو چھپایا اور پھر ایک بڑی سی چادر برہنہ کندھوں پر ڈالے یونیورسٹی کی طرف چل نکلی آج سب ہی وہاں ڈگریاں لینے پہنچے ہوئے تھے یونیورسٹی میں ہر کوئی کن آنکھوں سے زمل کو ہی دیکھ رہا تھا جو لڑکی کبھی پریزینٹیشن سے گھبرا جاتی تھی وہ آج سب سے اگلی قطار میں بیٹھی پر اعتماد نظر آرہی تھی تہر و با میں کیسی لگ رہی ہوں۔ اس نے بیٹھے

بیٹھے یوں ہی پوچھ لیا تھا۔ بہت عجیب!!! تہر و بابے دلی سے بولی تھی ہر کوئی تمہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ کیا تم بھی۔۔۔ ہاں کیونکہ اتنے سالوں میں میں نے پہلی بار تمہارے چہرے پر معصومیت غائب دیکھی ہے تم ایک شاطر عورت لگ رہی ہو

تہر و بابا کے دیئے ہوئے موبائل میں موجود چند مسیجز نے زمل کو اس قدر چونکا دیا تھا کہ وہ تہر و بابا پر شک کرنے کے لئے مجبور ہو چکی تھی

کب تک مجھے معصومیت کا لبادہ اوڑھے اس کا انتظار کرنا تھا تہر و بابا تم دیکھ نہیں رہی کہ اس کے گرد ہمیشہ کی طرح اب بھی شاطر عورتیں ہی گھوم رہی ہیں۔۔۔ تم نہیں سمجھو گی زمل میں نے بہت مشکل سے تمہارا بیج سردار کی نظر میں ایک سیدھی سادی معصوم اور نیچرل لڑکی کا بنایا تھا اور تم آج یہ عریاں لباس پہنے دو کلومیک اپ تھونپے یہاں آگئی ہو۔۔۔ سیدھی اور شریف لڑکی چاہئے کیسے ہوتی ہے تہر و بابا اور تم ہی تو کہتی تھی کہ وہ حسن پرست طبیعت رکھتا ہے۔۔۔ زمل نے تہر و بابا کے طنزیہ

جملوں پر بھی تحمل سے جواب دیا تھا وہ تہرو باپر بلکل عیاں نہیں ہونے دینا چاہتی تھی کہ اسے تہرو باپر کچھ شک ہو رہا ہے۔۔۔ حسن پرست ہے تو کیا تم اس طرح اس کے سامنے جاؤ گی۔۔۔ کیا مجھے نہیں جانا چاہیئے۔۔۔ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتی جو تمہیں ٹھیک لگتا ہے وہ کرو۔۔۔ تہرو بانے اپنا رخ پھیر لیا تھا اس کے لئے ابھی تک یقین کرنا مشکل تھا کہ یہ وہی زمل ہے جس کو وہ عرصے سے بیوقوف بنا رہی تھی

کیا میں بہت بری لگ رہی ہوں تہرو با؟ زمل کے سوال پر وہ بغیر کچھ کہے اپنی نشست چھوڑ کر چلی گئی تہرو با کا یہ رویہ اس کے شک کو مزید بڑھا دے رہا تھا۔۔۔ اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو کیا میں امید کر سکتی ہوں کہ تم جھوٹ نہیں بولو گے وہ سردار کو سب سے ٹاپ فلور پر لے آئی تھی اس کے لئے سردار سے زیادہ الجھن تہرو با بن چکی

تھی جس کے موبائل میں اس نے چند مسجیز پڑھ لئے تھے جو غلطی سے تہر و باڈیلیٹ کرنا بھول گئی تھی

تمہارا میری دوست کیساتھ کیا چکر ہے؟ زمل نے سردار کے جواب کا انتظار کئے بغیر اپنا سوال اس کے سامنے رکھ دیا تھا چکرواٹ یو مین بائے چکر ___ وہ بالکل انجان بن گیا تھا ___ ڈونٹ بی اور سمارٹ مسٹر ___ زمل معنی خیز انداز میں اسے انگلی دیکھاتے ہوئے مخاطب تھی ___ میرے پاس وہ سب مسجیز ہیں ___ تم غصے میں اور بھی معصوم لگتی ہو زمل ___ معصومیت تو میرے چہرے سے ہی غائب ہے ناں سردار ___ اتنا بکو اس جھوٹ کس نے بولا زمل ___ تم بات بدلنے کی کوشش مت کرو سردار مجھے میرے سوال کا جواب چاہیئے وہ بھی ابھی ___ ہر گزرتا لمحہ اس کے غصے کو بڑھا وادے رہا تھا اس کے گال غصے سے سرخ ہونے لگے تھے ___ کیا جواب چاہیئے تمہیں بتاؤ ___ وہ سنجیدگی سے مخاطب ہوا تھا زمل سے اس لہجے کی اسے بالکل

بھی توقع نہیں تھی۔۔۔ اس دھوکے کا جواب جو تم اور تہر و با مجھے مل کر دئے رہے
ہو۔۔۔ زل نے آواز اونچی کرتے ہوئے اس کے گریبان کو پکڑ لیا تھا

یہ کیا بد تمیزی ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی سردار کے گریبان تک پہنچنے کی۔۔۔ سردار
نے زل کے ہاتھوں کو جھٹک کر پیچھے کر دیا تھا۔۔۔ تم کب سے اتنی ہمت رکھنے لگی
کہ تمہارے ہاتھ اس گریبان تک پہنچے۔۔۔ تم میرے مجرم ہو سردار میرے مجرم !!!
تم اچھے سے جانتے تھے کہ میں تم سے پیار کرتی ہوں اس کے بعد بھی تم نے مجھے
دھوکہ دیا۔۔۔ سردار اپنے گریبان کی طرف بڑھتے زل کے ہاتھوں کو ایک بار پھر
جھٹک دیا تھا۔۔۔ دھوکہ میں نے نہیں تم نے دیا بلکہ تم سب نے ایک دوسرے کو
دیا اور الزام مجھے دئے رہی ہو تم سب کی سب مکار اور دھوکے باز ہو۔۔۔ زل
سلطان سب کچھ ہو سکتی ہے مگر دھوکے باز نہیں۔۔۔ سردار کے سخت لہجے نے اس
کی آنکھیں نم کر دی تھی۔۔۔ واٹ ایور مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا کہ تم اپنے
دعویٰ میں سچی ہو یا تمہاری دوست۔۔۔ سردار کے سخت الفاظ زل کو چھلنی کر رہے

تھے کئی کوششوں کے بعد بھی وہ ضبط قائم رکھنے میں ناکام رہی تھی اس کے آنسو اس کی گالوں سے بہتے ہوئے جارہے تھے وہ بالکل ساکن کھڑی تھی سردار کی باتوں نے تہروبا کی حقیقت اس پر عیاں کر دی تھی

پلیز یہ رونا دھونا بند کرو کوئی یہاں آ رہا ہے اور میں بالکل نہیں چاہتا کہ کوئی ہمیں اس حال میں دیکھ کر کوئی نیا سیکنڈل بنائے۔۔۔ سردار کی بات کا اس پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا تھا اب تک اس کی آنکھوں سے آنسو اسی رفتار سے بہہ رہے تھے۔۔۔ میں تمہیں کچھ کہہ رہا ہوں زمل یہ رونا دھونا تم بعد میں بھی کر سکتی ہو۔۔۔ کسی کے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز نے سردار کو مزید پریشان کر دیا تھا۔۔۔ آئی سیڈسٹاپ دس زمل دیکھنے والے کیا سمجھیں گے کہ۔۔۔ پلیز سٹاپ اٹ۔۔۔ سردار کی آخری وارننگ کا بھی زمل پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا سردار نے جلدی سے جیب سے ٹشو نکالا اور اس کا رخ سیڑھیوں سے مخالف سمت کو موڑ کر اس کے چہرے سے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔ تم یہ ڈرامہ بعد میں بھی کر سکتی ہو کیا عذاب بنایا ہوا ہے۔۔۔ وہ دانت

پستے ہوئے بناوٹی مسکراہٹ کیساتھ بولا دو چار لڑکیوں کے اوپر پہنچ جانے کی وجہ سے اسے مجبوری میں یہ سب کرنا پڑ رہا ہے تھا۔۔۔ سائل پلیز زمل۔۔۔ زمل کی آنکھوں سے دوبارہ نکلتے آنسوؤں نے اسے مزید غصہ دلادیا تھا مگر اس کے پاس اب دوسرا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔ اوہ گاڈ کیا مصیبت ہے یہ لڑکی ہم ایک ڈیل کرتے ہیں تم فی الحال میری عزت کا کباڑہ مت کرو میں بھی تمہیں کوئی فیور دے دوں گا۔۔۔ کیا سب ٹھیک ہے سردار۔۔۔ ہاں سب ٹھیک ہے بس یو نہی ہم۔۔۔ سردار نے مکمل ضبط کرتے ہوئے اس دوسری لڑکی کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی وہ کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا چاہتا تھا کیونکہ اس چھوٹی سی بات کا بتبگڑ بنتے دیر نہیں لگنی تھی وہ اسے لے کر سیڑھیوں تک پہنچ گیا تھا۔۔۔ زیادہ چالاک مت بنو اپنی ڈیل پوری کرو ورنہ ابھی آدھا راستہ باقی ہے۔۔۔ زمل نے سردار کو کلر ٹھیک کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔ کیا چاہتی ہو تم؟ سردار؟۔۔۔ سردار سوالیہ نظروں سے اس کے چہرے کی طرف مخاطب ہوا جہاں ایک معنی خیز خاموشی تھی۔۔۔ نہیں مجھے سردار نہیں چاہیے۔۔۔ زمل نے توقع کے بلکل الٹ جواب دیا تھا۔۔۔ تم وہ سب مجھے بتاؤ گے جو

تہروبا اور تمہارے درمیان ہے۔۔۔ یہ کیا ہے زل۔۔۔ وہ منہ لٹکائے بولا اسے بالکل اس چیز کی امید نہیں تھی۔۔۔ اور یہ بھی کہ تم تہروبا کے سامنے مجھے اپنی گاڑی میں لے کر جاو گے۔۔۔ زل کے اصرار پر سردار نے فوری حامی بھر لی تھی

وہ غصے کی آگ میں جلتی ہوئی سردار کا ہاتھ تھامے جیسے ہی نیچے پہنچی ہر کسی کی نظریں اسی پر مرکوز تھی وہ مغرورانہ انداز میں تہروبا کے سامنے جانا چاہتی تھی مگر تہروبا کے سامنے پہنچنے تک اس کی آنکھیں اٹھانے کی ہمت ہی ختم ہو گئی تھی جس لڑکی پر وہ ہمیشہ خود سے بھی زیادہ اعتماد کرتی تھی اس نے ہی اس کے اعتبار کو چھلنی کیا تھا وہ چاہتے ہوئے بھی تہروبا سے نظریں نہیں ملا پار ہی تھی گاڑی تک پہنچتے ہوئے اس کا ضبط ختم ہو گیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

کیا مصیبت ہے یار

وہ کب سے سڑک پر فضول گاڑی گھمارتا تھا کہ کب زل کا رونا ختم ہو مگر بے سود اس سب کی سزا تم مجھے کیوں دے رہی ہو

اس نے اپنا لہجہ سخت کرتے ہوئے گاڑی سنسان سڑک پر روک دی تھی
تم جانتے ہو کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں

روتے ہوئے وہ اور بھی خوبصورت نظر آرہی تھی

.... یہ کیا بکواس ہے یہ محبت و جبت کچھ نہیں ہوتا ہم دوست تھے اور دوست

مجھے نہیں بننا تمہاری دوست ___ زمل نے سردار کو ٹوک دیا تھا

تم آخر یہ بات کیوں نہیں سمجھتے اور تم ___ وہ آنسو صاف کرتے ہوئے جملہ ادھورا
چھوڑ چکی تھی

کیا میں ___ وہ تجسس سے گھورتی آنکھوں میں دیکھنے لگا

کیا سمجھتے ہو خود کو؟

بہت ہنڈسم ہو؟

بہت خوبصورت ہو؟

کسی کے بھی جذبات سے کھیل سکتے ہو کوئی کچھ نہیں کہے گا؟

کسی کو بھی دھوکہ دے سکتے ہو؟

بہت مزہ آتا ہے ناں تمہیں لڑکیوں میں رہنے کا

ہر کسی سے ایکسپٹنس لینے کا

میں زل سلطان تمہیں ریجیکٹ کرتی ہوں تمہیں بھی اور تمہاری دوستی کو بھی

سمجھے تم

زل نے ایک ہی سانس میں اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال دی تھی وہ گاڑی سے نکل کر سڑک کے کنارے تیز تیز چلتی جا رہی تھی اس نے گاڑی کے دروازے میں پھنسے دوپٹے کو نکالنا بھی گورا نہیں کیا تھا تیز قدموں کے اٹھنے کی ترتیب کو سردار نے زل کا ہاتھ کھینچ کر بے ترتیب کر دیا تھا چند مزاحمتی قدموں کے بعد وہ اس کی بانہوں میں منجمد کھڑی جکڑی ہوئی تھی وہ آنکھیں پھیلائے سردار کی طرف دیکھنے لگی

تمہیں پتہ بھی ہے کہ کس طرف بھاگتی جا رہی ہو یہ راستہ

یہ راستہ بھاڑ جاتا ہو تم نے مجھے کیوں چھوا _____ وہ بن پانی کے مچھلی کی مانند اس کی

بانہوں کے حصار میں پھڑ پھڑانے لگی

یہ سب شروع کس نے کیا تھا

وہ معنی خیز انداز میں اسے دیکھنے لگا

چھوڑو مجھے _____ وہ زور سے چلائی _____ میں ویسی لڑکی نہیں ہوں جن کی تمہیں عادت

ہے تم یوں مجھے نہیں چھو سکتے

یہ تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا لڑکی جب تم یہ حرکت کر رہی تھی _____ وہ اس کے

غصے سے پک چکا تھا اس نے بھی زل کے گریبان کو پکڑ لیا تھا

چھوڑو مجھے _____ وہ سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھنے لگی تھی

تم چاہو تو میرے کندھوں کو پکڑ سکتی ہو

سردار مجھے چھوڑو___ زل نے سردار کی آفر کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات پر
زور دیا تھا

اتنی خوبصورت چیز چھوڑنا بیوقوفی ہوگی

میرے ساتھ فلرٹ مت کرو اور میرا گریبان چھوڑو ورنہ میں
ورنہ کیا

میں وہ لڑکی نہیں ہوں سردار

میں بھی وہ لڑکا نہیں ہوں زل

تم وہی ہو فلرٹی انسان

ہاں میں فلرٹی ہوں مگر اس وقت میں بالکل بھی فلرٹ کے موڈ میں نہیں ہوں

تم میرا گریبان چھوڑ رہے ہو یا نہیں

بلکل نہیں اگر چھڑوا سکتی ہو تو چھڑوالو تمہارے پاس دو آپشنز ہیں یا تو تم اپنی قمیض ہی اتار لو یا پھر شور مچاؤ کہ کوئی یہاں آجائے میرے خیال سے پہلے والی آپشن آسان ہے

یوناؤ واٹ تم اس روپ میں بلکل بھی نہیں بچ رہے سردار ___ زل بے بس ہو چکی تھی

اس پوزیشن میں بھی تمہیں میری پرسنلیٹی کی فکر ہو رہی ہے زل سوچو میں ایسی لڑکی کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں جو میرے لئے اتنی فکر مند ہو

مجھے تمہاری کوئی فکر نہیں ہے سمجھے بس تم اس روپ میں چھچھوڑے لگ رہے ہو اگر تم ایسے ہی رہے تو مجھے اپنے انتخاب پر ہمیشہ افسوس رہے گا

چھچھوڑا تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں نے کوئی تانکا جانکی کی ہو

ایسا سوچنا بھی مت سردار

کیا کروں سوچ پر کسی کا کنٹرول تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔ سردار نے آنکھیں اٹھا کر کچھ دیکھنے کی ناکام سی کوشش کی اور پھر اگلے ہی لمحے اسے گھما کر اس کی پشت کو اپنی طرف کیا اور اپنی بانہوں میں جکڑ لیا

اب مجھ سے کیا چاہتے ہو تم چھپوڑے انسان

میں وہی سننا چاہتا ہوں جو تم تہروبا کو سناتی تھی

وہ سب تمہارے لئے نہیں تھا وہ کوئی اور سردار تھا

جب تم کسی مرد کی انا کو ٹھیس پہنچا کر بھاگنے کی کوشش کرو گی تو وہ بھاگنے تھوڑی دے گا

ام یوں کہوناں میرے انکار نے تمہاری پر سنلٹی کا چارم ختم کر دیا

میرے اندر اب بھی اتنا ہی چارم ہے محترمہ کیا اس پر سنیلٹی میں سردار کے لئے خود کو تمہارے اتنا قریب لے آنا ممکن تھا

_____ یہ سب تم باقی

باقی کچھ نہیں ہے زل اگر ہوتا تو تم کبھی میری بانہوں کے حصار میں اتنا پر سکون

کھڑی نہ ہوتی _____ سردار نے زل کی بات کو ٹوکا تھا

میں بالکل پر سکون نہیں ہوں _____ زل نے بناوٹی غصے سے ایک مکا سردار کے جسم پر

مارا تھا

اس سے زیادہ سکون تمہیں تب ملے گا جب تم اپنا رخ پھیر کر میری آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے اظہار محبت کرو گی اور میں اس کے جواب میں تمہیں سینے سے لگا لوں گا

ایسا کچھ نہیں ہو گا سمجھے تم

ایسا ہی ہو گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تم مجھے کیسے روکو گی _____ سردار نے جھٹکے سے اس

کارخ اپنی طرف موڑا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر ٹکائے اسے اپنی

طرف مائل کرنے لگا

کیا یہ سب ہونا ضروری ہے

بلکل نہیں زل میں تمہارے نظریات سے واقف ہوں محبت جسموں کی محتاج نہیں ہوتی مگر سکون من پسند شخص کی بانہوں میں ہی ملتا ہے

تمہیں سکون چاہیے یا زل ___ وہ سوالیہ نظروں سے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی وہ ہر صورت سردار کو اپنے بدن سے دور کرنا چاہتی تھی

مجھے وہ سکون چاہیے جو زل کے ساتھ میسر ہو ___ سردار نے اس کے گرد حصار بنا کر اسے تھوڑا قریب کیا اور پھر اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے اس کیساتھ لیپٹ گیا زل بھی زیادہ دیر تک خود کو نہیں روک پائی تھی

محبت جسم کے چھوٹے سے حجرے کے

کسی گوشے میں رہتی ہے

یہاں روزن نہیں کوئی

کہیں سے روشنی کی اک کرن اندر نہیں آتی

بہت گہرا اندھیرا ہے

تصور اور خیالوں کی گزر گاہوں پہ پہرا ہے

محبت ایک لا حاصل سفر کا ساتواں پردہ ہے

جس میں اک سمندر اس کی طغیانی خموشی کا بسیرا ہے

سمندر شانت ہوتا ہے تو پستانوں سے لہریں یوں لپٹتی ہیں

کہ جیسے گھن گرج کے بعد سرشاری کا لمحہ ہو

اسی لمحے میں وقفے میں

محبت بے کراں ہوتی ہے جیتی ہے

محبت گنگناتی اور بکھرتی ہے

محبت جاوداں ہوتی مہکتی ہے

کئی گھنٹوں سے وہ خیالوں کی دنیا میں جھومتی ناچتی گنگاتی تتلیوں کی مانند اڑتی پھر رہی تھی ایک ایسے باغ میں جس میں رنگے رنگے پھولوں سے لدے ریشم کے بستر رکھے ہوئے تھے سردار ہی اس کے تمام خوابوں اور خیالوں کا محور تھا

وہ اپنے بدن پر سردار کے ہاتھوں کی گرفت کو محسوس کر رہی تھی ایک بے چین کر دینے والی گرفت کا احساس اس کی محسوس کن سانسوں کی مہک اور اس کے وجود کا رعب اسے کروٹیں بدلنے پر مجبور کر رہا تھا کچھ دیر یونہی کروٹیں بدلنے کے بعد وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے برہنہ بازوؤں پر نظر دوڑانے لگی وہ اپنے جسم کے ہر اس حصے پر نظر ڈال رہی تھی جہاں سردار نے اسے چھوا تھا وہ اپنے بدن پر بنے اس کے پوروں کے نقوش کو چن لینا چاہتی تھی کہ اچانک کسی خیال نے اسے ساکن کر دیا

!!! فاسیر

گردن پر بنے نشان نے زل کی توجہ اس طرف مبذول کروادی تھی جو اس کے وہم و گمان سے بھی غائب تھا اس کے دل میں پیدا ہونے والی خوف کی لہر نے اسے اپنا نیم برہنہ بدن ڈھکنے پر مجبور کر دیا تھا

فاسیر

فاسیر

اس نے پھیلی آنکھوں اور زرد چہرے کیساتھ زیر لب اسے پکارا تھا ___ کیا وہ اپنی ہار تسلیم کر کے جاچکا ہے یا اسے اس سب سے اب کوئی فرق نہیں پڑتا ___ دروازے کو پڑنے والے زوردار دھکے نے زل کو خود ساختہ سوالوں سے باہر نکالا تھا

اس چیز کی کمی رہ گئی تھی زل ___ وجیہ اسے آئینے کے سامنے نیم برہنہ دیکھ کر بھڑک گئی تھی ___ تم میں اگر تھوڑی سی شرم بھی باقی ہو تو تمہیں ڈوب کر مر جانا چاہیئے ___ وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی اور زل کے ہاتھ سے موبائل چھین کر دیکھنے لگی یہ وہی موبائل تھا جو تہر و بانے چوری چھپے اسے دیا تھا ___ صبح لڑکے

والے آرہے ہیں تمہاری شادی ہی تمہاری اس حوس کا واحد حل ہے۔۔۔ تہروبا کی چال کام کر گئی تھی وجیہہ اس کو کوستی ہوئی وہاں سے چلی گئی زمل کو ابھی تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اچانک سے یہ سب کیا ہوا تھا اس نے ساری رات جاگ کر گزاری تھی صبح ہوتے ہی وہ تہروبا کے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔ تم اتنی صبح یہاں۔۔۔ زمل کو دیکھتے ہی اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا تھا

#####

کیوں مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا کیا؟ زمل نے آخری حد تک اپنا لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی وہ تہروبا کی چالاکیاں جان گئی تھی۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا زمل۔۔۔ اس کا انداز بالکل روایتی سا تھا اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ زمل اس کے متعلق سب جان چکی ہے۔۔۔ دراصل مجھے کل سے بہت عجیب فیلنگز آرہی ہیں شہزادی مجھے تمہیں وہ تنہا چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔ تہروبا کی حقیقت جاننے

کے بعد اس کی صفائی زل پر بالکل بے اثر تھی۔ مجھے چھوڑو سردار سے کوئی بات
بنی؟ وہ سوالیہ انداز میں زل کے چہرے کی جانب متوجہ ہوئی جو بالکل خاموش
تھا۔ کچھ بولو بھی شہزادی

وہ مجھ میں انٹر سٹڈ نہیں ہے۔ زل نے اس کے اصرار پر زبان کو حرکت دیتے
ہوئے پہلی بات ہی ایسی کر دی تھی کہ تہر و باکا دل باغ باغ ہو گیا۔ یہ تو وہی پرانی
بات ہے شہزادی کل کیا ہوا۔ جب وہ مجھ میں انٹر سٹڈ ہی نہیں ہے تو کیا ہونا
تھا۔ کتنا کمینہ اور گھمنڈی ہے وہ آخر اسے اور چاہیے ہی کیا اسی لئے میں تمہیں منع
کر رہی تھی کہ اس کے سامنے اپنی نمائش مت کرو۔ ہاں تم صحیح تھی مجھے ایسے
شخص کے سامنے اپنی نمائش نہیں کرنی چاہیے تھی جو میری دوست میں انٹر سٹڈ
ہے۔ زل کی بات سن کر وہ ایک دم چونک گئی تھی۔ وہ تم میں انٹر سٹڈ
ہے۔ یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ بکو اس ہے۔ میں صحیح کہہ رہی ہوں تہر و با میں نے
اس کی آنکھوں میں تمہارے لئے وہ سب دیکھا ہے جو میں اپنے لئے چاہتی

تھی۔۔۔ زل تم کیسی باتیں کر رہی ہو اگر اس نے تمہیں ایسا کہا ہے تو یہ اس کی کوئی چال ہوگی۔۔۔ محبت میں چالیں نہیں چلی جاتی وہ واقعی ہی تم میں انٹر سٹ رکھتا ہے۔۔۔ مگر مجھے ایسے شخص میں کوئی انٹر سٹ نہیں جو تمہارے جذبات کی قدر نہ کرتا ہو۔۔۔ انٹر سٹ۔۔۔۔۔ زل نے کھینچ کر لمبا کیا جب تم اس کیساتھ رہو گی تو خود ہی بن جائے گا۔۔۔ کیا بات کر رہی ہو تم شہزادی میں بھلا کیوں اس کیساتھ رہو گی میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی میں خود اس سے بات کروں گی۔۔۔ اب تمہیں ہی اس کیساتھ باتیں کرنی ہیں تہر و با۔۔۔ تمہیں صبح صبح ہو کیا گیا ہے زل میں تمہاری دوست ہوں اور تم۔۔۔۔۔ میں ابھی اسے کال کر کے اس کا دماغ سیٹ کرتی ہوں۔۔۔ وہ جلدی سے نمبر ڈائل کرنے لگی تھی کہ زل نے اس سے موبائل چھین لیا۔۔۔ نہیں کرو گی تم اسے کال۔۔۔ مگر کیوں زل۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم دونوں خوش رہو۔۔۔ کتنی فکر ہے تمہیں اس کی خوشی کی اور خود تم؟؟ اپنا سوچا کبھی۔۔۔ اتنا کچھ سوچا تو ہوا ہے تم نے میرے لئے کہ کس طرح اپنے ہی دیئے موبائل کی خبر وجیہہ کو دینی اور۔۔۔ کیا مطلب بھابھی کو اس موبائل کی خبر بھی لگ

گئی۔ ڈونٹ بی کلیور لائیک نینا شاہ۔۔۔۔۔ زمل نے اپنا انداز کچھ بدلاتھا جس پر تھروبا کے اوسان خطا ہو گئے اسے پہلے ہی لگ رہا تھا کہ زمل کو شاید شک ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ کلیور۔۔۔۔۔ واٹ یو مین بائے کلیور۔۔۔۔۔ چالاک بننا بری چیز نہیں ہے مگر اپنے مفاد کے لئے کسی خالص رشتے میں چالاکیاں کرنا اور مکرو فریب کھیلنا بہت گھٹیا حرکت ہے تھروبا۔۔۔۔۔ ویٹ ویٹ ویٹ! تم یہ کیا کہہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کون نینا؟ کسی ناول کا فرضی کریکٹر جو تمہارے جتنا ہی جھوٹا اور دھوکے باز تھا تمہیں سردار چاہیے تھاناں تو ویسے مجھے بتا دیتی میں تمہارے راستے سے ہٹ جاتی کم از کم یوں میری بھابھی کے سامنے میرا کردار تو گندہ نہ کرتی۔۔۔۔۔ کیا بکو اس کر رہی ہو تم زمل۔۔۔۔۔ تھروبانے بھی اپنا لہجہ سخت کیا تھا۔۔۔۔۔ وہی جو تم نے میرا ساتھ کیا تمہاری تمام چالاکیاں میں جان گئی ہوں تھروبا۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے یہ سب بکو اس سردار نے کی ہوگی۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں پندرہ سال پرانی دوستی صرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے ختم کر رہی ہوں لائیک سر یسلی!!! میرے پاس جو خفیہ فون تھا اس کی خبر میرے اور تمہارے علاوہ کس کو تھی جو وہ وجہہ تک پہنچی

تم ہوش میں تو ہوز مل کیا میں جا کر بتاؤں گی کہ میں نے زل کو موبائل دیا ہے۔۔۔ اچھا کیا تم نے مجھے وہ موبائل دیا کم از کم اس میں موجود مسجیز دیکھ کر مجھے تمہاری حقیقت تو پتہ چلی۔۔۔ زل نے یک دم تہروبا کو جواب کر دیا تھا۔۔۔ کتنی گری ہوئی حرکت کی تم نے۔۔۔۔۔ سردار تو کبھی میرا تھا بھی نہیں میں صرف اسے پسند ہی کرتی تھی ناں اگر وہ تمہیں بھی پسند تھا تو مجھے گندہ کیوں کیا تم نے۔۔۔ دل پر کسی کا زور نہیں چلتا زل میرے پاس دوسرا راستہ نہیں تھا۔۔۔ تہروبا جان گئی تھی کہ اب مزید جھوٹ کسی کام نہیں آئے گا۔۔۔ تم جیسی دھوکہ باز لڑکی کے لئے راستے بنانا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔۔۔ میں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا سمجھی تم میں پہلے دن سے جانتی تھی کہ سردار کبھی تمہیں نہیں اپنائے گا اور میں بھی سردار کو پسند کرتی ہوں یہ بتا کر میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو کیا تم مجھ سے زیادہ حسین و جمیل ہو جو وہ مجھے دھتکار کر تمہیں اپنائے گا۔۔۔ وہ غصیلے انداز میں اسے دیکھنے لگی۔۔۔ زل میں تمہیں یہ بات کبھی نہیں سمجھا سکتی بس تم ویسی نہیں ہو جیسی لڑکی وہ چاہتا ہے۔۔۔ اچھا یہ تو سمجھا سکتی ہو کہ جو گندگی تم نے میرے

کردار کیساتھ جوڑی ہے کیا اتنی پرانی دوستی کا اور اتنے احسانات کا یہی صلہ بنتا تھا۔۔۔ اب تم اپنے احسانات جتنا چاہتی ہو زمل۔۔۔ نہیں یہ احساس دلانا چاہتی ہوں کہ جس بے گناہ کا وکیل ہی بک جائے اس پر کیا بیعتی ہے۔۔۔ خدا کی قسم اگر تم ایک بار بھی مجھ سے سردار کا مطالبہ کرتی تو میں تمہارے راستے سے کوسوں دور چلی جاتی مگر اب میں تم پر اور تمہاری پندرہ سالہ دوستی پر لعنت بھیجتی ہوں۔۔۔ ایسا مت کہو زمل تم میری دوست۔۔۔ زمل نے تہر و با کا جملہ کاٹتے ہوئے اسے ایک تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔ شٹ یور ماو تھ یہ تھپڑ اس لئے نہیں کہ تم نے مجھے دھوکہ دیا بلکہ اس لئے کہ تم نے مجھے اپنی دوست کہا۔۔۔ تم نے مجھ ہر ہاتھ اٹھایا زمل تمہیں اس کا بدلہ ضرور دینا ہو گا۔۔۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو تہر و بابی بی میں بھی دیکھتی ہوں کہ تم سردار تک کیسے پہنچتی ہو۔۔۔ تمہیں تمہارا سفر مبارک زمل شہزادی میں اپنی منزل پر ہی ہوں اور تم سے پہلے ہوں۔۔۔ آئی ویل سی یو۔۔۔ زمل اس کے کمرے سے نکل گئی تھی

ایک مصروف سے دن کی سبجھی ہوئی شام وہ چھت کے ٹاپ فلور سے ٹانگیں لٹکائے بیٹھی مسلسل سگریٹ پھونک رہی تھی وجیہہ بلیک میلنگ میں آکر نوشہ سے ساری پابندیاں ہٹا چکی تھی۔ نیچے مہندی کی رسم شروع ہونے والی ہے کیا تم اس میں شامل نہیں ہونا چاہو گی۔ نوشہ نے وجیہہ کی آواز کو بالکل ان سنا کر کے کوئی ریسپانس نہیں دیا تھا۔ کیا تم خود کشی کرنے والی ہو نوشہ؟ میں تمہاری طرح بزدل نہیں ہوں وجیہہ آئی۔ ٹونٹ مارنے میں تو تم اپنی ماں سے بھی دوہا تھ آگے ہو۔ وہ اس کے قریب ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ تمہیں اس عورت کے علاوہ مجھ سے منسلک کرنے کو کوئی اور نہیں ملتا؟ جب میں سارا دھیان اس پر مرکوز رکھوں گی تو تب ہی تمہاری باتوں کی سچائی جان پاؤں گی۔ سچائی..... وہ لفظ لمبا کھینچتے ہوئے زور سے ہنسنے لگی

آنٹی میں جان گئی ہوں کہ یہ تمہارے بس کی بات نہیں ورنہ شوہر کی بیوفائی تو عورت
سو نگھ کر بھانپ لیتی ہے۔ میں کوشش کر رہی ہوں اسی لئے تو میں نے تہر و با کو
روک رکھا ہے ورنہ وہ تو زل سے ہونے والی لڑائی کے بعد یہاں سے جانے والی
تھی۔ جس سے تم امید لگائے بیٹھی ہو وہ لڑکی بہت مفاد پرست ہے اسے صرف
سردار تک پہنچنے کا راستہ چاہیے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایک لڑکے نے تمہارے
خاندان کی سب لڑکیوں کو پاگل کیسے بنایا ہوا ہے۔ شاید وہ ایک پرفیکٹ مرد ہے
اور دوسرا یہ ان سب کی عمر کا تقاضہ ہے حیاتہر و با اور زل تینوں ہم عمر ہی ہیں اور اس
عمر میں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ اب تو تم بھی اچھے سے جان گئی ہو کہ تہر و بانے
اسے دھوکہ دیا ہے پھر بھی تم زل کی زبردستی شادی کروا رہی ہو؟ ان تینوں میں
سے کسی دو کو تو آخر سردار کی جان چھوڑنی ہی ہے اور تم اچھے سے جانتی ہو کہ میں ایسا
کیوں چاہتی ہوں۔ ہاں اس رات کی وجہ سے جب حیا۔۔۔ نوشہ نے جان بوجھ
کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔ خیر اس سب میں زل کا کوئی قصور نہیں تھا
آنٹی۔ عورت کا جسم صرف ایک مرد کے لئے بنا ہوتا ہے نوشہ۔ میں ایسا

نہیں سوچتی عورت کا کردار روپ جسم شخصیت سب کچھ اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ اسے جس انداز میں چاہے ڈھال لے۔۔۔ تمہاری باتوں سے اندازہ ہو رہا ہے کہ کافی تجربہ رکھتی ہو۔۔۔ یہاں کون ہے جو تجربہ نہیں رکھتی شریف وہی ہے جس کو کبھی موقع نہیں ملا اور مجھے یہ بتانے بلکل بھی کوئی جھجک نہیں کہ میرا ماضی مردوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ یقینی طور پر اب تم اس سب پر شرمندہ ہو گی۔۔۔ بلکل نہیں وہ ایک فیز تھا جو گزر گیا بٹ آئی مس ون پر سن شاید وہ کوئی جادو گر تھا یا کوئی مداری۔۔۔ وجیہ حیرانگی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھتی رہ گئی کیا اتنے ہی مرد تھے جو اب تمہیں اچھے سے یاد نہیں۔۔۔ اسی کا نام تو نشہ ہے آنٹی ایسا سرور جو آپ کو تمام پریشانیوں سے آزاد کر دئے۔۔۔ اس نے سگریٹ کا کش لے کر دھواں وجیہ کی طرف پھینکا تھا۔۔۔ ویسے تمہیں مزے کی بات بتاؤں وہ لڑکا تمہاری بیٹی کیسا تمہ صرف گیم کھیل رہا ہے اور تمہاری خوش فہم بیٹی ہے کہ اسے صبر ہی نہیں آ رہا۔۔۔ واٹ یو مین بائے دس کم از کم اپنے الفاظ کا چناؤ تو ٹھیک رکھا کرو۔۔۔ میں ننگے الفاظ ہی بولتی ہوں اور ویسے بھی اگر تمہیں میرے الفاظ تہر و با اور زمل کے

لئے اچھے لگتے ہیں تو حیا کے لئے بھی لگنے چاہئے۔۔۔ نوشہ نے اسے ایک دم خاموش کروا دیا تھا۔۔۔ اگر تمہیں ننگے الفاظ نہیں سننے تو اتنی سی بات سمجھ لو کہ حیا کو سردار، تہر و با اور اس نئی لڑکی سے تھوڑا دور رکھو۔۔۔ جب سے تم نے میرے دماغ میں وہ سب شکوک و شبہات ڈالے ہیں مجھے حیا کو میکال کیسا تھ اکیلے چھوڑنا بھی خطرناک لگ رہا ہے اور تہر و با صرف تب تک یہاں ہے جب تک وہ میکال کے خلاف کچھ ثبوت مجھے نہیں ڈھونڈ دیتی۔۔۔ چلو تمہاری مشکل میں آسان کر دیتی ہوں اس شرط پر کہ تم رادیہ سے بدلہ ضرور لوگی۔۔۔ نوشہ کی آفر سن کر وہ تجسس سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ میں تمہیں تمہارے شوہر کی رنگ رلیاں منانے کی ایک ویڈیو دے سکتی ہوں۔۔۔ اور وہ ویڈیو کب کی ہے۔۔۔ کافی پرانی ہے بٹ اگر تم پھٹا ڈالنا چاہو تو اس ایک ویڈیو پر بھی ڈال سکتی ہو۔۔۔ اگر تمہاری بات سچ ہوئی تو میں ان سب سے ضرور بدلہ لوں گی۔۔۔ تمہاری بزدلی دیکھ کر بالکل نہیں لگتا کہ تم ایسا کر پاؤ گی خیر تمہارے لئے ایک موقع اور سہی۔۔۔ چلو نیچے ابھی تک سب آگئے ہوں گے۔۔۔ مجھے نہیں جانا ان بناوٹی لوگوں میں ویسے بھی زل نے مجھے کبھی کچھ

ایسا نہیں کہا کہ جو میں اس کی بربادی کا جشن مناؤں ___ اس کی شادی ہے
نوشہ ___ میں جانتی ہوں کہ تم زبردستی اس سے جان چھڑانے والی ہو ___ سب
نے ایک نہ ایک دن شادی کر کے جانا ہی تو ہے ___ کاش ایسا نہ ہونا ہوتا ___ یہ بے
تکی سی بات ہے نوشہ ___ نظریات خیالات بے تکے نہیں ہوتے وجیہہ میڈیم ویسے
بھی وہاں تمہاری دوست رادیہ بھی ہوگی اور میں بالکل اس کے سامنے نہیں آنا چاہتی

پرستان کے موسم کی پرسکونیت پر لیوسفر کے خوف کے ایسے سایہ چھائے تھے کہ ہر
طرف خزاں کا زور تھا ہر روز کئی جن لیوسفر کے ہاتھوں مرتے جا رہے تھے ___ تم
نے اتنے جنات سے شادی کر کے بہت بڑی غلطی کی ملکہ ان سب کی نظریں لیوسفر
سے لڑنے کی بجائے تم پر ہیں ___ تم بھی اسی لسٹ میں شامل ہو فاسیر ___ ڈیفنی کے

چہرے پر سے اداسی بالکل عیاں تھی فاسیر نے باپ کے ہاتھوں مجبور ہو کر ڈیفنی سے شادی کر لی تھی اب وہ بھی ان سوجنوں میں شامل تھا جو ملکہ کو پانے کے لئے لیو سفر سے لڑنے کے لئے تیار تھے۔ تم اچھے سے جانتی ہو ڈیفنی تمہاری اس لامتنہائی خوبصورتی کا میں کبھی اسیر نہیں ہوا۔ ہاں شاید اس لئے کہ تم ایک ناکارہ اور بزدل جن ہو۔ ڈیفنی نے فاسیر کو ٹونٹ مارا تھا آخر وہ اتنے دن انسانی دنیا میں گزارنے کے بعد بھی لیو سفر کو اس کے مقصد سے نہیں روک پایا تھا۔ پتہ نہیں کیوں تمہارا باپ تمہیں اس ریس میں دوڑانا چاہتا ہے فاسیر۔ وہ صرف اس عہد کو نبھانے کی کوشش کر رہا ہے جو اس نے تمہاری حفاظت کے لئے تمہارے باپ سے کیا تھا۔ ہاں وہ ناکام سا عہد۔ آخر تم لیو سفر کو قبول کیوں نہیں کر لیتی وہ تمہیں بے حد چاہے گا۔ پرستان کی قسم میں بھی تمہیں بے حد چاہوں گی اگر تم لیو سفر کو قتل کر دو۔ تم مجھے اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہو کیا۔ مجھے لیو سفر کی موت سے غرض ہے کسی اور سے نہیں۔ ڈیفنی نے اپنے ارادے ظاہر کئے تھے۔ تم جانتی ہو کہ لیو سفر بہت طاقتور ہے اور ہر روز اس کی طاقت میں اضافہ ہو رہا

ہے۔ مجھے اس کی طاقت کی پرواہ نہیں مت بھولو کہ میں بھی ہر روز خوبصورت ہو رہی ہوں فاسیر عورت کی خوبصورتی اس کا سب سے بڑا ہتھیار ہوتا ہے۔۔۔ بکو اس ہے یہ سب پرستان کی تمام خوبصورت پریاں اب لیوسفر کی قید میں ہیں اور یہ سب تمہاری ضد کی وجہ سے ہو رہا ہے تم اپنی انا میں پرستان کو برباد کر رہی ہو

ملکہ۔۔۔ نالائق جن تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تم اپنی ناکامیوں کا ملبہ مجھ پر ڈالو۔۔۔ میں نالائق نہیں ہوں اور تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ تم۔۔۔ تم نالائق ہی ہو۔۔۔ اور تم بزدل ملکہ جو اپنے ہی شوہروں کو مار رہی ہے۔۔۔ فاسیر کا اشارہ اس طاقتور جن کی طرف تھا جس کی لاش آج صبح ہی ملکہ کے محل سے ملی تھی۔۔۔ فاسیر جو کوئی بھی ملکہ کے جسم تک پہنچنے کی کوشش کرے گا وہ اس لاکٹ کی وجہ سے اپنی جان سے جائے گا۔۔۔ وہ تمہارے کام کا جن تھا مگر تم نے۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا فاسیر یہ اس لاکٹ کی طاقت ہے کہ اس کے ہوتے کوئی ملکہ کے جسم کو چھو نہیں سکتا۔۔۔ تمہیں اس کے مرنے کا اس قدر افسوس کیوں ہو رہا ہے یا تم بھی وہی سوچ رہے ہو جو وہ کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تم لیوسفر کی دشمنی میں کتنی

خود غرض ہو گئی ہو ایک طرف پر یاں لیو سفر کی قید میں جا رہی ہیں اور دوسری طرف جن مرتے جا رہے ہیں___ میں جانتی ہو کہ تم سوچ رہے ہو کہ میں تمہارے اور اپنے درمیان میں سے اس لاکٹ کو ہٹا دوں___ ہاں کیونکہ میں کسی ایسی ملکہ کے لئے اپنی جان نہیں دینا چاہتا جو میرے مرنے کے بعد کسی اور کی ہو چکی ہو گی___ اس کا مطلب کہ تم بھی میرے بدن کے متلاشی ہو فاسیر___ بدن کا متلاشی نہیں وگرنہ مجھے مجبور ہو کر یہاں آنا نہ پڑتا میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے اور اپنے درمیان میں سے یہ لاکٹ ہٹا کر میری دلہن بنو تاکہ لیو سفر جان لے کہ میں ہی اس کا اکلوتا اور اصل دشمن ہوں جو اس کی راہ میں رکاوٹ ہے تاکہ ہم دونوں کا آنا سامنا ہو اور یوں کم از کم جن قتل ہونے اور پر یاں قید ہونے سے تونچ جائیں گی___ فاسیر تم ایک منٹ بھی لیو سفر کے سامنے نہیں ٹک پاؤ گے___ چلو ایسا ہی سہی کم از کم مجھے اس سب سے آزادی تو ملے گی___ فاسیر مایوسی سے بولا تھا وہ ناچاہتے ہوئے بھی باپ کی طرف سے مجبور کئے جانے پر یہاں موجود تھا اور اب بھی اس کا باپ ہی اسے مجبور کر رہا تھا کہ وہ ڈیفنی کے بستر تک پہنچ کر پرستان کا اگلہ راجہ

ہونے کا اعلان کرے۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے اگر تم باقی ماندہ جنات کو ہرا کر اپنی طاقت کا ثبوت دو تو میں اس کے لئے تیار ہوں کہ میرے اور تمہارے درمیان لاکٹ سمیت تمام پردے ہٹ جائیں

نوشہ کی طرف سے دیکھائی ویڈیو نے وجیہہ کے صبر کے پیمانے کو لبریز کر دیا تھا وہ اسی رات مہندی کار سہمی سافٹکشن چھوڑ کر ہاسٹل سے گھر کی طرف روانہ ہو گئی تھی اس کے لئے صرف اب تہر و باپراکتفا کرنا کافی نہیں تھا ویڈیو نے نوشہ کی باتوں کو سچ ثابت کر دیا تھا مگر اسے اب اور بھی بہت سی سچائیاں جانی تھی اس لئے وہ خود حقیقت کی تلاش اس سب کی گہرائی تک پہنچنا چاہتی تھی گھر میں داخل ہوتے ہی وہ میکال کو ڈھونڈتے سوئمنگ پول تک آگئی تھی وہ جان گئی تھی کہ یہ بہترین مواقع ہے

کہ اس سے سچ اگلوایا جاسکے وہ سوئمنگ پول میں اس کے بالکل پاس پہنچ گئی تھی۔ تم
آج یہاں خیریت ہے۔ میں بہت دنوں سے آنے والی تھی بس ٹائم ہی نہیں نکل
رہا تھا۔ ٹائم کبھی نہیں نکلتا خود کوشش کرنا ہوتی ہے۔ وہ معنی خیز انداز میں
وجہہ کو دیکھنے لگا جو اس کی گردن میں بانہوں کو ڈال چکی تھی۔ بس آج میں نے
کرلی کوشش مسٹر میکال سلطان۔ وجہہ نے اپنے لہجے کو نرم کرتے ہوئے اپنی
آواز مدہم کی تھی وہ جانتی تھی کہ میکال کو کس طرح ایموشنلی کمزور کر کے اس کے
حواس پر سوار ہوا جاسکتا ہے۔ تمہیں کم از کم اپنے زیورات تو اتار لینے چاہیے تھے
محترمہ۔ اچھا اتنی فکر ہے تو پھر آپ خود اتار دیں وہ اگلے ہی لمحے رخ بدلتے ہوئے
اپنی پشت اس کی طرف موڑ چکی تھی۔ میکال تھوڑا زیر لب مسکرایا اور پھر اس کی
گردن پر بندھی اس کی قبا کی ڈوریاں کھولنے لگا۔ میں نے ان زیورات کو کھولنے کا
کہا تھا مسٹر۔ میں جانتا ہوں کہ اگر صرف زیورات ہی اتارنے ہوتے تو تم خود اتار
لیتی۔ وہ اس کی بازوؤں پر سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی گردن تک لایا اور پھر
اس کی گردن کے قریب اپنے ہونٹ لے جا کر اسے سونگھنے لگا

ہر ڈھلتا دن تمہاری خوشبو کو محسوس کن بناتا جا رہا ہے وجیہہ ___ وہ اب تک اس کے گلے کو چاک کر چکا تھا ___ اچھا یہ بات ہے تو پھر ایک دن تم یقینی طور پر اس خوشبو کے سامنے ڈھیر ہو جاؤ گے ___ وہ اس کی گرم سانسوں کے احساس کو محسوس کر رہی تھی جو اس کی گردن سے اس کی کمر تک پھیل رہی تھی ___ ہاں ہو سکتا ہے کہ میکال سلطان کی موت کا باعث تمہارا خوبصورت بدن بنے ___ وجیہہ نے پانی میں ہی میکال کے ہاتھوں کی حرارت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی پشت کو اس کیساتھ جوڑ لیا تھا وہ میکال کے ہونٹوں کے لمس اپنی گردن اور کمر پر لے رہی تھی ___ کیوں ناں میں آج ہی تمہاری جان لے لو مسٹر میکال ___ ہاں تم لے سکتی ہو ___ وہ اپنے رخ اس کی طرف موڑتے ہوئے اس کے شڈول کندھوں کا سہارا لئے کھڑی تھی اس نے اگلے ہی لمحے ایک ہینڈ کیف نکالا اور میکال کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی طرف لے جا کر انہیں بند کر دیا ___ گبھراؤ نہیں میں آج تمہاری جان نہیں لوں گی ___ وہ نشیلی آنکھوں سے اس کے قریب جا کر اپنے ہونٹ اس کی گردن پر ثبت کر چکی تھی ___ یہ تم کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہو ___ وہی جو تمہیں کرنا چاہیے تھا ___ وجیہہ یہ

سارا منظر پہلے ہی ویڈیو میں دیکھ چکی تھی وہ گردن سے اس کے سینے تک پہنچ کر روکی تھی۔۔۔ ان سب لڑکیوں کے بارے میں کچھ پتہ چلا میکل؟ وہ اس کے سینے پر بوس و کنار ہوتے پوچھ رہی تھی۔۔۔ شاید ہم کبھی ان تک نہیں پہنچ پائیں گے۔۔۔ جہاں اتنی لڑکیاں غائب ہوئی ہیں کیا ہم وہاں خود سے ایک دو لڑکیاں غائب کر سکتے ہیں۔۔۔ واٹ یو مین۔۔۔ وہ حیرانگی سے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا وجیہہ مسلسل اس کے جسم پر اپنے ہاتھوں کو پھیر رہی تھی۔۔۔ یورپ میں انسانی اعضا کی ایک بھاری قیمت مل جاتی ہے میکل اتنی بھاری قیمت کہ پیسہ ہماری سات نسلوں کے کھانے سے بھی ختم نہ ہو۔۔۔ اس حالت میں اس طرح کے مذاق بالکل بھی اچھے نہیں لگتے وجیہہ۔۔۔ میں جانتی ہوں جسم کی حرارت اور لمس کا لطف تب تک برقرار رہتا ہے جب تک دونوں سنجیدہ ہوں۔۔۔ تو تم اپنی سنجیدگی۔۔۔ میں ان معاملات میں بلا کی سنجیدہ ہوں میکل۔۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کا غلاف اس کے چہرے کے گرد بناتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو اپنے کندھوں پر ثبت کر چکی تھی

اگر تم چاہو تو میں رادیہ کو بھی اس کام کے لئے راضی کر سکتی ہوں وہ اس سب میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔۔۔ وجیہ کسی طرح اس سے سچ اگلوں چاہتی تھی۔۔۔ تم پاگل ہو گئی ہو شاید وجیہ۔۔۔ وہ میکل تو تھا نہیں جو اس کی چال میں پھنس جاتا وہ لیو سفر تھا جو اپنی جناتی قوت سے اس کے دل کی بات اس کے قریب آتے ہی جان گیا تھا وہ چاہتا تو ابھی اس کی گردن مروڑ سکتا تھا مگر اسے حیا کو پانے تک صبر کا دامن تھا مے رکھنا تھا۔۔۔ یہ پاگل پن نہیں سمجھداری ہے بہتی گنگا میں ہمیں بھی ہاتھ دھو لینے چاہئے لڑکیاں تو پہلے ہی غائب ہو رہی ہیں۔۔۔ یہ صرف سننے کی حد تک اچھا لگتا ہے ایسا خیال بھی اپنے دل میں مت لانا۔۔۔ ایک پل کے لئے سوچو تو ہمارے ہاسٹل میں ہزاروں لڑکیاں ہیں جن میں سینکڑوں لڑکیاں جوان اور خوبصورت ہیں تمہیں اندازہ بھی ہے کہ ایک اٹھارہ انیس سال کی لڑکی کے گرم خون کی قیمت کیا ہو گی؟ سب بکو اس ہے وجیہ مجھے صرف اس خون کی حرارت کا پتہ ہے جو تمہاری رگوں میں گردش کر رہا ہے۔۔۔ کتنی حرارت ہے اس میں۔۔۔ اتنی حرارت کے جو مردہ جسموں میں زندگی لوٹا دئے۔۔۔ میکل نے اس کی آفر کو بالکل ریجکٹ کر دیا

تھا مگر وہ کب پیچھے ہٹنے والی تھی وہ ایک اور کوشش کرنے کے لئے دوبارہ لیپٹ گئی
تھی

مین گیٹ سے اندر داخل ہوتی گاڑی کی لائٹ جیسے ہی کھڑکی پر پڑی اسی وقت زل کی
آنکھیں بھی چمک پڑی تھی یہ روشنی اس کے بے چین دل کے لئے کچھ راحت کا
سامان تھی کیونکہ اس کی آخری امید سردار ہی تھا جو اب اس شادی کو رکو اسکتا تھا
وجیہ کے یہاں نہ ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے کسی طرح سردار کو بلایا لیا تھا
صبح وجیہ اس کا زبردستی نکاح کروانے والی تھی اور اسے آج رات ہی کچھ کرنا
تھا۔ مجھے لگتا ہے تمہاری بھابی شاید پاگل و گال ہو گئی ہے جو اس طرح کی حرکتیں
کر رہی ہے۔ زل نے سردار کے اندر آتے ہی دروازہ بند کرنے لگ گئی تھی وہ

جانتی تھی کہ سردار کو اپنے کمرے تک لانا خاصا خطرناک ہو سکتا ہے اس کے باوجود اس نے یہ رسک لیا تھا اس کے پاس اب کوئی دوسرا راستہ تھا بھی نہیں۔۔۔ اسے شروع دن سے مجھ سے کوئی مسئلہ ہے شاید اس کو میری یہ شکل پسند نہیں ہے۔۔۔ وہ دروازے بند کر کے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔۔ یہ معصومیت سے بھرپور چہرہ بھلا کس کو پسند نہیں ہوگی زمل۔۔۔ وہ دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے زمل کے قریب آگیا تھا۔۔۔ کیا ہم دونوں نکاح کر سکتے ہیں؟ زمل نے اپنے چہرے پر رنگینی سردار کی انگلی کو بلکل اگنور کر دیا تھا۔۔۔ ہاں کیوں نہیں زمل مگر۔۔۔ تم جانتے ہو کہ یہ وقت اگر مگر کا بلکل نہیں ہے صبح میرا نکاح ہے۔۔۔ چلو پھر میرے ساتھ بھاگ چلو۔۔۔ وہ زیر لب مسکراتے ہوئے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ میں نے ہمیشہ تمہارے چہرے پر مسکراہٹ رہنے کی دعائیں کی ہیں سردار مگر واللہ مجھے اس وقت تمہارے ہونٹوں پر یہ مسکراہٹ چب رہی ہے۔۔۔ وہ سردار کی چھوٹی ہو چکی آنکھوں کو غور سے دیکھ رہی تھی میں بہت بے چین ہو رہی ہوں سردار۔۔۔ تمہیں کہا تو ہے ہم بھاگ چلتے ہیں۔۔۔ نہیں سردار میں بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں

تمہیں سب کے سامنے ہی مجھے قبول کرنا ہو گا۔ تم اچھے سے جانتی ہو کہ اگر ہماری شادی کی بھنک بھی تہر و باتک گئی تو وہ اس سارے مشن کو ناکام بنا دے گی اور میں اس کامیابی کے اتنا قریب آ کر اس کو گنونا نہیں چاہتا۔ اور میں تمہارے قریب آ کر تمہیں کھو نہیں سکتی

اس کا سنجیدہ لہجہ زل کی امیدیں توڑ رہا تھا مگر پھر بھی وہ آخری حد تک کوشش کر رہی تھی۔ تمہیں ذرا بھی اندازہ ہے کہ یہاں تک پہنچنے کے لئے میں نے کتنا کچھ کیا ہے۔ کاش کبھی تم بھی جان پاتے کہ میں نے تمہیں کیسے حاصل کیا۔ دنیا میں فقط انتظار ایسی چیز ہے زل جو انسان کو بوڑھا کر سکتی ہے۔ ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو سردار انتظار انسان کو بوڑھا کر دیتا ہے کیا تمہیں میری آواز سے میرے بڑھاپے کا احساس نہیں ہو رہا؟ یہ ایک لا حاصل گفتگو ہے زل تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ تم یہاں سے بھاگ نکلو۔ اس کے تند و تیز لہجے نے زل کو لمحے بھر کے لئے خاموش کر دیا تھا وہ غور سے اس کا چہرہ دیکھتی رہی تھی کاش میں کبھی تمہیں پانے

کے لئے ہر حد سے نہ گزرتی تمہارے لہ حاصل ہونے کا احساس اس سب سے کئی گنا زیادہ خوبصورت تھا زمل نے دل ہی دل میں اپنے ساتھ سردار کو بھی کو س دیا تھا۔ ٹھیک ہے میں بھاگنے کے لئے تیار ہوں مگر یہاں سے جانے سے پہلے تمہیں نکاح کرنا ہو گا۔ واٹ یو مین بائے دس کیا تمہیں مجھ پر اتنا بھی اعتبار نہیں ہے زمل۔ اگر اعتبار نہ ہوتا تو تم یوں میرے کمرے تک نہ پہنچ پاتے سردار۔ تو پھر یہ عجیب و غریب۔ اس میں کچھ عجیب نہیں ہے سردار میں ہر گز نہیں چاہتی کہ ہم بغیر نکاح کے ایک دوسرے کے ساتھ ایک منٹ بھی گزاریں اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم اس بات کو بالکل نہیں سمجھ پاؤ گے۔ اس کے دماغ میں فاسیر کا خیال پہلے سے ہی گھوم رہا تھا۔ تو وہ سب کیا تھا جب تم مجھے پانے کے لئے میرے ساتھ لیپٹ رہی تھی۔ اس کے الفاظ تیر کی طرح اسے لگے تھے زمل جانتی تھی کہ اس دن وہ کچھ بہک گئی تھی۔ شاید تمہیں کوئی خوش فہمی ہو گئی ہو گی میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ خوش فہمی وہ بھی مجھے۔ وہ طنزیہ انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگا۔ کیا تمہارے میرے ساتھ لیپٹ جانا محض ایک خوش فہم خیال تھا۔ ہاں

شاید___ مجھے ابھی بھی یاد ہے کہ کس طرح تم نے وہ اوجھی حرکت کی تھی زل اور اب تم پھر مجھے نیچا دیکھا رہی ہو___ میں نے ایسا کب کہا سردار میں تو صرف یہ چاہتی ہوں کہ تم اس محبت میں جسم کو___ محبت کا پیاناہ جسم ہی ہوا کرتے ہیں زل یہ فتور اپنے دماغ سے نکال دو کہ اس کے بغیر محبت ممکن ہے

اسے احساس ہو رہا تھا کہ ظاہری خوبصورتی پا کر سردار تک پہنچنے کا اس کا فیصلہ کتنا غلط تھا مگر شاید اب بہت دیر ہو چکی تھی___ ممکن ہے سردار!!! میں ممکن کر دیکھاؤں گی کہ تم سب غلط تھے___ سردار بھی جانتا تھا کہ زل نے اتنا میک اور اسی کے لئے کیا تھا اور اب یوں اس کا اس سب کو صرف ایک خوش فہمی کہنا اسے اپنی تذلیل لگ رہی تھی___ کان کھول کر میری بات سن لو اگر میں یہاں ہوں تو صرف تمہارے جسم کی وجہ سے میں تم سے محبت کروں گا تو صرف تمہارے جسم کی وجہ سے اگر میں تم سے شادی کروں گا تو صرف تمہارے جسم کی وجہ سے___ میں لعنت بھیجتی ہوں اپنے جسم پر سردار جو تمہیں میری طرف مائل کر رہا ہے اور تم میری محبت کو سمجھ

نہیں پار ہے۔۔۔ مائل۔۔۔ سردار نے طنزیہ انداز میں لفظ کھینچا تم مجھے بار بار ایسا کیوں محسوس کروا رہی ہو کہ جیسے میں تمہارے پیچھے مرتا پھر رہا ہوں اور تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ وہ اپنے لہجے کو غصیدہ کر چکا تھا۔۔۔ تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہے ناں ٹھیک ہے میں ابھی شادی کرنے کو تیار ہوں مگر تمہیں اس سے پہلے میرے ساتھ سونا ہو گا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا معنی خیز انداز میں مخاطب ہوا تھا

#####

سردار کا مطالبہ سن کر وہ ششدر رہ گئی تھی اس کی خواہش نے زل پر لمحے بھر کے لئے سکتہ طاری کر دیا تھا تم ایسا کیسے سوچ سکتے ہو سردار۔۔۔ کم آن یار مجھے اب وہی مشرقی لڑکی ہونے والی لائیں نہیں سننی تم بھی ایسا ہی سوچتی ہو گی۔۔۔ ہاں کہہ دو کہ میں ایک فاحشہ ہوں زل نے طنزیہ انداز میں کہا میں نے تمہیں اتنی رسائی دی کہ تم اپنی بانہوں کا حصار میرے گرد بنا لو شاید یہی میرے فاحشہ ہونے کی دلیل

ہے۔ میں جانتا ہوں زمل کہ لڑکیاں کبھی اپنے الفاظ کو زحمت نہیں دیتی ان کا بدن ان کے لئے زبان کا کام کرتا ہے۔ افسوس کتنا کم تو لا تم نے مجھے۔ ایک سلجھی ہوئی لڑکی اچانک سے اپنا جسم ایکسپوز کرنا شروع کر دئے تو اس کا کیا مطلب لیا جائے؟ ہو سکتا ہے کہ میرے دل میں کبھی ایسی خواہش پیدا ہی نہ ہوتی مگر تم نے میرے گریبان تک پہنچ کر بدلے میں مجھے اپنے جسم تک پہنچنے کی رسائی دی۔ ہم میرا ایکسپوزر تو صرف ایک بہانہ ہے حقیقت یہ ہے کہ تم گریبان پکڑنے کا بدلہ میرا گریبان پھاڑ کر لینا چاہتے ہو کیونکہ تم خود پسندی کے پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ایک خود پسند شخص ہو جس کی کل کائنات صرف اپنی تعریف اور اپنی شخصیت ہے۔ چلو یو نہی سمجھ لو زمل اور ویسے بھی اس سب کے بعد ہم شادی کرنے ہی والے ہیں تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ واللہ اگر تم اس خواہش کا اظہار بغیر کسی وجہ کے کرتے تو میں دس بار بھی تیار ہو جاتی مگر تمہیں حاصل کرنے کے بدلے تمہیں اپنے بستر تک رسائی دینا تو بہت دور میں تمہیں خود کو چھونے بھی نہیں دوں گی۔ سردار اس کی پھیلی ہوئی آنکھوں میں دیکھتا رہ گیا تھا۔ تمہارے پاس کوئی دوسرا راستہ

نہیں ہے زل ____ راستوں کی پراوہ ہوتی تو میں کبھی یہاں تک نہ پہنچتی لمحے بھر کے لئے کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی سردار نے اپنا ہاتھ بڑھا کر زل کے کندھے پر ٹکایا تھا

جانتے ہو سردار لڑکیاں کبھی محبت نہیں کرتی سردار انہیں تو ہمیشہ چاہے جانے کا شوق ہوتا ہے یہ صرف چاہت کی بھوک ہوتی ہیں جہاں سے بھی انہیں چاہے جانے کی راہ نظر آئے یہ جو بن پر بہتی ندی کی مانند اسی طرف بہہ جاتی ہیں صرف کسی کی محبوبہ بننے کے لئے!!! اگر کبھی ان کے دل میں محبت کی رمک پیدا بھی ہو جائے تو یہ کبھی اظہار نہیں کرتی ہمیشہ پہلیاں ڈالتی ہیں مگر میں نے کبھی تمہیں کسی پہلی میں نہیں الجھایا کبھی چاہے جانے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا بلکہ روایات کے الٹ چلی اور تمہاری محبوبہ بننے کی بجائے عاشق بننے تک اکتفا کیا میں جانتی ہوں کہ یہاں محبت کو جسم سے جوڑنے کی روایت ہے مجھے یہ روایت توڑنی تھی مگر میں ناکام رہی سردار تم نے مجھے غلط ثابت کر دیا یوں میرے کندھے کو سہلانے سے اور میری گردن کو

چھونے سے تمہارے ہاتھ کی حرکت مجھ میں وہ حرارت پیدا نہیں کر پائے گی کہ جس میں پگھلاتی ہوئی میں اپنا آپ تم کو سونپ دوں۔۔۔ سردار نے زل کاروہانسی لہجہ دیکھتے ہوئے فوری اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا۔۔۔ اچھا تم یہ سب چاہتے ہونا ٹھیک ہے میں تیار ہوں مگر یاد رکھنا اس کے بعد زل سلطان کبھی تمہاری بیوی نہیں بنے گی اور تمہارا زل کی تذلیل کر کے اپنی خود پسندی کی تسلی کا خواب ادھورا ہی رہے گا۔۔۔ یہ کیا عجیب لاجک ہے؟ وہ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔۔۔ عجیب تو یہ ہے کہ ایک خود پسند شخص کو کسی عام سی لڑکی کا جسم اس قدر پسند آچکا ہے کہ اس کی نظریں خود پر مرکوز ہونے کی بجائے مسلسل لڑکی کے بدن کا جائزہ لے رہی ہیں اور اس کی انگلیاں اس سے بغاوت کر کے لڑکی کے بدن پر رنگینی ہوئی بھیک مانگ رہی ہیں۔۔۔ کیا بکو اس ہے یہ۔۔۔۔۔ تم نے خود مجھے یہاں بلایا اور ایک دفعہ پھر مجھے یہ جتانے کی کوشش کر رہی ہو کہ۔۔۔ تم جاسکتے ہو سردار تمہیں تمہاری خود پسندی مبارک۔۔۔ زل نے اسے جلدی سے ٹوک دیا تھا

رات کے پچھلے پہر اس کی آنکھ کھلی گھڑی پر صبح کے تین بج رہے تھے اور یہ وجہیہ کے لئے بہترین وقت تھا کہ وہ اپنا بقیہ کام کرتی وہ جلدی سے سٹور روم کی طرف گئی جہاں کالج کے اضافی سامان میں کچھ خفیہ کیمرے پڑے ہوئے تھے وہ ساری رات ان کے متعلق ہی سوچتی رہی تھی

اس نے جلدی سے چند خفیہ کیمرے اور وائس ریکارڈنگ ڈیوائس گھر کی مختلف جگہوں پر لگانے کا فیصلہ کیا اس نے سب سے پہلے اپنے بستر کا انتخاب کیا اور نہایت ہی مہارت سے ایک وائس ریکارڈنگ ڈیوائس کو اپنے بیڈ پر نصب کر دیا تاکہ وہ اپنی غیر موجودگی میں میکانل پر مکمل نظر رکھ سکے اس کا اگلہ منصوبہ واش روم میں کیمرہ نصب کرنے کا تھا وہ روم سے منسلک واش روم میں گئی اور کیمرہ لگانے کے لئے

مناسب جگہ ڈھونڈنے لگی وہ میکال کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھنا چاہتی تھی اس نے دیوار کی اوپری سائیڈ پر بٹن نما کیمرہ لگانے کے لئے جگہ بنائی اور پھر وہاں کیمرہ نصب کرنے لگی کہ اچانک پہلے سے وہاں موجود ایک کیمرہ اس کے ہاتھ میں آگیا اس کی سانس ایک دم اٹک گئی تھی اس نے کیمرہ ڈٹیکٹو ڈیوائس کے سامنے رکھ کر چیک کیا تو رزلٹ اس کی سوچ کے عین مطابق تھا اس کے واش روم میں پہلے سے ایک خفیہ کیمرہ موجود تھا وہ ایک دم حواس باختہ ہو گئی تھی اسکی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو وہ وہاں بیٹھی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے رنگ برنگی سوچوں کے حصار میں گم تھی۔ یہ کیمرہ جس نے بھی نصب کیا تھا یقینی طور پر اسے بھی میکال پر شک ہو گیا پھر میکال خود!!! نہیں وہ واش روم میں کیمرہ نصب کر کے کس کی جاسوسی کرے گا۔۔۔ وجیہہ نے خود کو نارمل کرنے کے لئے لمبے لمبے سانس لیے اور پھر مزید کیمروں کو ڈھونڈنے کے لئے کیمرہ ڈٹیکٹو ڈیوائس سے کیمروں کو ڈھونڈنے لگی یہ ریمورٹ جیسی ڈیوائس کیمرہ سنس کرتے ہی سگنل دیتی تھی اسے اپنے بیڈ روم سے بھی ایک خفیہ کیمرہ مل گیا تھا وہ چیخ کر میکال کو جگانا چاہتی

تھی تاکہ اس سے پوچھ سکے کہ کیمرہ کس نے نصب کیا ہے کون خفیہ طور پر ان کی حرکات و سکنات کو دیکھ رہا ہے مگر اس نے جیسے تیسے خود پر اور اپنے حواس پر کنٹرول رکھا اس کے بیڈ روم کے علاوہ کسی جگہ کوئی کیمرہ نصب نہیں تھا وہ پسینے میں بھیگ چکی تھی اس خفیہ شخص کا پتہ لگانا اس کے لئے اب اور بھی ضروری ہو گیا تھا کیونکہ اس کے کمرے کی ایک ایک لمحے کی ویڈیوز اس کے پاس موجود تھی وہ کتنی دیر بے بس بیٹھی سوچتی رہی تھی۔۔۔ جس شخص نے یہ کیمرے نصب کئے ہیں کیمرے بند ہونے کی صورت میں وہ دوبارہ ان کو چیک کرنے ضرور آئے گا۔۔۔ یہ سوچتے ہی وجیہ نے انہی جگہوں پر کیمرے نصب کرنا شروع کر دیئے وہ جلدی سے کام نمٹا کر کالج کی طرف نکل گئی جہاں اسے آج ایک اور ضروری کام نمٹانا تھا

وہ معمول کے مطابق آپریشن تھیٹر میں اپنا کام نمٹانے کے بعد اپنے آفس کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک اس کے فون پر ہونے والی بیل نے اسے چونکا دیا۔ سردار اس وقت میں تمہارے ہی فون کا انتظار کر رہی تھی کہو کیا مدد چاہیے؟ وہ فون اٹھاتے ہی بے تکلفی سے مخاطب ہوئی تھی

___ زمل نے بھاگنے سے انکار کر دیا ہے رادیہ

___ کیا مطلب؟ وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے

___ مجھے نہیں پتہ کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے

___ میری اطلاع کے مطابق تو وہ تم پر جان نچھاوڑ کرتی تھی

کیا تم اس کی شادی رکوا نہیں سکتی؟

___ آج صبح اس کا نکاح ہے اب چند گھنٹے پہلے میں کچھ نہیں کر سکتی

___ میں بھی تو اتنا کچھ کر رہی رہا ہوں تمہارے لئے

جانتی ہوں سردار بٹ وجیہہ اپنے ارادے میں بہت پکی ہے تمہاری اس فیورٹ تھرو با
_____ نے اس کے کان ہی اتنے بھر دیئے ہیں کہ اب وہ کسی کی کوئی بات نہیں سنے گی

_____ تمہیں اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا رادیہ

_____ کہیں عشق و شوق کا چکر تو نہیں چل رہا تمہاری طرف بھی

ایسا کچھ نہیں ہے مجھے بس زمل چاہئے تو چاہئے اور ویسے بھی تم اچھے سے جانتی ہو کہ

_____ زمل کے میرے پاس ہونا تمہارے لئے کتنا ضروری ہے

اس وقت ہمارے لئے سب سے ضروری نوشہ ہے جس پر تم ذرا بھی دھیان نہیں

_____ دے رہے کان کو الٹے ہاتھ سے پکڑنے کی بجائے سیدھا پکڑو

تمہیں فقط اپنے کام سے غرض ہونی چاہئے رادیہ میرے کام کرنے کے طریقے سے
_____ نہیں

میں صرف اتنا کہہ رہی ہوں کہ نوشہ کو زمل یا تھرو با کی مدد سے قابو کرنے کی بجائے

_____ ڈارکٹ اس پر ہی اپنا جال پھینکو

میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں ہر کام تمہاری مرضی سے نہیں کر سکتا تمہیں اپنی بیٹی سے فقط وہ سب ڈیٹا نکلوانا ہے ناں نکل جائے گا بٹ اس سب کھیل کے چکر میں مجھے کم از کم اپنا بھی کچھ سوچنا ہے

سوچو جی بھر کر سوچو سردار مگر دل سے نہیں دماغ سے

واٹ یو مین رادیہ اب تم مجھے مت سمجھاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں اس سارے معاملے میں میں فری آف کاسٹ تمہاری مدد کر رہا ہوں صرف اس لئے کہ تم اپنے ماضی پر شرمندہ ہو اور اب اس سب کو ختم کرنا چاہتی ہو اور اب جب مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو تم

سمجھنے کی کوشش کرو سردار میں اچانک سے ایسی کیا پیٹی پڑھاؤں کہ وجیہ شادی روک دے؟

تم چاہو تو میکال کی مدد بھی لے سکتی ہو جو ان سب برے کارناموں میں تمہارا پانٹر رہا ہے

سردار سردار میں تمہیں کیسے سمجھاؤں اگر میکال میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں تمہاری مدد لیتی ہی کیوں؟ تم جانتے ہو کچھ عرصے سے اس کا رویہ بہت بدل گیا ہے وہ تو ایسے ری ایکٹ کرتا ہے جیسے مجھے جانتا بھی نہ ہو

مطلب اب میں یہ سمجھوں کہ تم کچھ نہیں کرنے والی؟

اس کا صرف نکاح ہونے والا ہے ہو لینے دو کوئی قیامت نہیں ٹوٹے گی اور ویسے بھی جتنا اس کے بارے میں سن رکھا ہے مجھے لگتا ہے وہ خود ہی اس شادی کو روکنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی

وہ کچھ نہیں کرے گی رادیہ

عشق لڑکیوں سے بہت کچھ کروا لیتا ہے مسٹر تھوڑا صبر رکھو زمل تھرو با حیا نوشہ سب کچھ تمہارا ہی تو ہے

جسٹ شٹ یور بلڈی ماوتھ ___ سردار نے غصے سے فون پٹخا تھا اسے زل کا وہ انداز اور لہجہ اب تک چب رہا تھا جب اس نے اسے اپنے کمرے سے نکل جانے کا کہا تھا اسے ہر صورت زل سے بدلہ چاہیے تھا

نکاح کی مصروفیات کے باوجود وجیہہ کا دھیان اپنے گھر میں لگے کیمروں کی طرف ہی مرکوز تھا وہ بار بار انہی کو چیک کر رہی تھی ___ نوشہ کیا تم زل کے تیار ہونے میں اس کی مدد کر سکتی ہو؟ وجیہہ کے چہرے سے اس کی پریشانی عیاں تھی ___ مجھے ایسا کوئی تجربہ نہیں ہے ___ بات صرف تیار کرنے کی نہیں ہے دراصل اس کیساتھ ابھی کوئی لڑکی نہیں ہے ___ میری زل سے کبھی خاص بات تک نہیں ہوئی میرے جانے سے وہ بالکل بھی کمفرٹیبل نہیں ہوگی آپ حیا کو کیوں نہیں بھیج دیتی ___ حیا اور تہروبا

کسی کام کی وجہ سے یہاں سے جا چکی ہیں اس لئے ہی تو تمہاری مدد مانگ رہی ہوں۔۔۔ وجیہہ مزید سسپنس برداشت نہیں کر پار ہی تھی اس لئے اس نے حیا اور تہر و با کو بھی گھر بھیج دیا تاکہ ان دونوں میں سے اگر کوئی کیمرے نصب کرنے والا ہو تو وہ جلد از جلد سامنے آجائے آخر بیڈ روم میں کیمرہ نصب کرنے کا کام کسی گھر کے فرد کا ہی ہو سکتا تھا۔۔۔ اچانک کونسا ایسا کام تھا کہ وہ شادی کی تقریب ہی چھوڑ کر چلی گئی؟۔۔۔ سمجھ لو وہی کام جو تم نے مجھے کرنے کو کہا تھا۔۔۔ وجیہہ اس کے سوالیہ انداز کو دیکھ کر اس کے ذہن میں جنم لینے والے سوال سمجھ گئی تھی مگر فی الحال وہ اسے کچھ سمجھانے کی پوزیشن میں بالکل نہیں تھی۔۔۔ کب تک ہو گا وہ کام؟۔۔۔ انشا اللہ بہت جلد۔۔۔ وجیہہ نے اسے زمل کے پاس بھیج دیا تھا اور خود دوسرے کام دیکھنے لگی اس کی توجہ اب بھی اسی طرف مرکوز تھی

ویسے تمہیں مہندی تو لگوا ہی لینی چاہیے تھی ناکام بغاوت کا سوگ کب تک مناؤ گی۔۔۔ نوشہ زمل کے ہاتھوں کو پکڑ کر دیکھ رہی تھی اگرچہ وہ زمل کی کوئی خاص

دوست نہیں تھی مگر پھر بھی عادت سے مجبور وہ ٹونٹ مارنے سے نہیں رک پائی تھی۔۔۔ معاف کرنا زل میں تھوڑی عجیب لڑکی ہوں تم بہت زیادہ عجیب بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔ میں نے اگر کوئی بغاوت کرنی ہوتی تو اس وقت یہاں نہ ہوتی۔۔۔ زل کی آواز کانپتے ہوئے نکلی تھی وہ ساری رات کسی مسیحا کے انتظار میں سو نہیں پائی تھی مگر کوئی اس کی مدد کو نہیں پہنچا تھا۔۔۔ میں خود ایک باغی ہوں اس لئے تمہاری آنکھوں میں موجود بغاوت تم چاہ کر بھی مجھ سے نہیں چھپا سکتی تمہاری پھیلی ہوئی آنکھیں بتا رہی ہیں کہ پچھلی رات کتنی اذیت ناک تھی۔۔۔ زل نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ آخر کیوں نہیں مانا وہ۔۔۔ کون۔۔۔ زیادہ بنو مت زل میں نے رات اس لڑکے کو تمہارے کمرے میں داخل ہوتے اور نکلتے دیکھ لیا تھا۔۔۔ تمہیں کوئی وہم ہو گیا ہے شاید۔۔۔ میں تھروبا نہیں ہوں زل۔۔۔ میرے لئے اب ہر لڑکی تھروبا ہی ہے میں کسی پر اعتبار کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ ہم ہمیشہ غلط لوگوں پر اعتبار کر کے سب کو غلط کہہ دیتے ہیں زل خیر مجھے تمہارے ساتھ ہمدردی ہے اور میں جانتی تھی کہ وہ کبھی تمہارے لئے سٹینڈ نہیں لے گا۔۔۔ وہ زل کے بے

بس چہرے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ یہاں کوئی کسی کے لیے کبھی سٹینڈ نہیں لیتا
مصیبت پڑتے ہی سب اپنی اپنی راہ لیتے ہیں۔ یار پتہ نہیں زمل ہمیں یہ باتیں
ہمیشہ دھوکے کھا کر ہی کیوں سمجھ آتی ہیں میری شدید خواہش ہے کہ میں کوئی ایسی
لڑکی دیکھوں جس نے اپنے تجربات کی بجائے دوسروں کو دیکھ کر ہی کچھ سیکھا
ہو۔ شاید اس معاملے میں ہم بہت بے اعتباری مخلوق ہیں جو ٹھوکر کھائے انسان
سے کچھ سیکھنے کی بجائے خود ٹھوکر کھا کر سیکھتے ہیں۔ خیر مجھے خوشی ہے کہ تم بھی
کچھ نہ کچھ تو جان گئی ہو اس دنیا کی حقیقت مگر تھوڑا افسوس بھی کہ اسے کم از کم تھوڑا
سٹینڈ تو لینا چاہیے تھا۔ ہاں تم افسوس کر سکتی ہو کیونکہ یہ بہت آسان
ہے۔ کیوں تم مجھ سے کچھ اور کروانا چاہتی ہو کیا۔ میری زندگی تو جہنم بن ہی
رہی ہے میں کیوں تم سے کچھ کروا کر تمہاری زندگی اجیرن کروں؟
کیا کہنا چاہتی ہو تم زمل؟

زمل نے اسے کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا

وہ بے چینی سے اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی نوشہ کو وہاں سے گئے کافی دیر ہو گئی تھی مگر ابھی تک اس کی کوئی خبر نہیں تھی اسے اب بھی انتظار تھا کہ شاید فاسیر آ جائے اور اس کے بچنے کی کوئی راہ نکالے کیونکہ جو کارنامہ وہ نوشہ کیساتھ مل کر کر رہی تھی اس کے بعد وجیہہ اس کو بالکل زندہ نہیں چھوڑنے والی تھی اسے اپنے مستقبل کی کوئی راہ نظر نہیں آرہی تھی اچانک کمرے کا دروازہ کھولا اور ایک دراز قد نوجوان کمرے میں داخل ہوا اسے دیکھتے ہی وہ تھوڑی ہڑبڑا گئی تھی۔ کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔۔ وہ دروازے کے سامنے سے ہٹ گئی تھی۔ تم میری بیوی ہو زمل۔۔۔ جو بھی ہے۔۔۔ وہ ہڑبڑائی تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔۔ زمل جانتی تھی کہ جو لڑکا پہلے ہی وجیہہ کا چچہ ہے اس لڑکے کیساتھ اس کا مستقبل کیا ہوگا۔۔۔ غلط

فہمی کیسی غلط فہمی زل میں زل نہیں ہوں۔ وہ نظریں چراتے ہوئے مخاطب ہوئی تھی۔ میں تمہاری شکل سے اچھی طرح واقف ہوں وجہہ بھابھی نے تمہاری بہت سی تصویریں مجھے دیکھائی ہوئی ہیں اور یہ بھی بتایا ہوا کہ تم ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر کچھ وجوہات کی وجہ سے۔ پلیز یہاں سے جاؤ میں نہیں جانتی تم کون ہو۔ زل نے اسے ٹوک دیا تھا۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے تو ہمارا نکاح ہوا تھا جب تم گھنگھٹ اوڑھے وہاں بیٹھی تھی اور اب۔۔۔ تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا پلیز یہاں سے جاؤ ورنہ میں شور مچا دوں گی۔ دیکھو میں سمجھ سکتا ہوں کہ تمہاری حالت کیا ہے میں تمہارے ساتھ کچھ بھی زور زبردستی نہیں کروں گا تم جب تک چاہو یہاں رک سکتی ہو میں نے خود ہی رخصتی سے منع کر دیا ہے جب تک تم کفر ٹیل نہیں ہو جاتی۔ تم تم بس جاؤ یہاں سے۔ وہ اپنے رخ مخالف سمت میں موڑ چکی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر نوشہ نے کیا کھچڑی بنائی ہے۔ اچھا ٹھیک ہے اتنی بے رخی اختیار مت کرو میں چلا جاتا ہوں میں تو صرف تمہیں نکاح کی مبارکباد دینے آیا تھا۔ وہ رخ بدل کر کھڑی زل کو دیکھ رہا تھا جو مسلسل خاموش

رہتے ہوئے کچھ سوچنے کی کوشش کر رہی تھی ___ میں اب جاؤں کیا ___ اس نے
ناچاہتے ہوئے بھی دوبارہ پوچھا ___ ہاں جاؤ پلینز ___ مبارکباد تو قبول کر لو زمل
پلینز ___ مت کہو مجھے زمل زمل تم نہیں جانتے کہ تمہیں اس کی کتنی بڑی سزا ملے
گی ___ سزا..... اس نے جملہ کھینچا کیا وہ سزا تم ہی دو گی ___ نہیں میرے پاس ایک
شیطانی جن ہے وہ دے گا تمہیں سزا ___ زمل نے اسے ڈرانے کی پوری کوشش کی
تھی زمل کے اس انداز پر وہ بمشکل اپنی ہنسی روک پایا تھا تم بچپن میں عینک والا جن
ڈرامہ تو نہیں دیکھتی رہی کیا ___ تمہیں یہ سب مذاق لگ رہا ہے آؤ مجھے چھو کر تو
دیکھو دیکھنا کیسے تمہاری بتی گل ہوتی ___ وہ سنجیدہ انداز اپنائے ہوئی تھی ___ یہ
بات ہے تو میں بھی دیکھتا ہوں کہ کونسا جن مجھے میری بیوی کے پاس جانے سے روکتا
ہے ___ وہ آگے بڑھتے ہوئے زمل کے قریب آگیا اور اس کو بازو سے پکڑ
لیا ___ چھوڑو مجھے وہ مزاحمت کرتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی میں تمہاری بیوی نہیں ہوں
سمجھے تم اب اگر تم نے مجھے دوبارہ ہاتھ بھی لگایا تو وہ سچ میں تمہاری بینڈ بجا دے
گا ___ وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے چھوئے اور فاسیر اسے بچانے کے لئے آئے ___ بینڈ

تو تمہاری میں بجادوں گا اگر اب تم نے میری بیوی ہونے سے انکار کیا۔۔۔ اس بار
اس نے اس کے گرد بانہوں کا ایک حصار بنا لیا تھا۔۔۔ پیچھے ہٹو ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا؟
میں اور میرا جن تمہیں سبق سکھائیں گے۔۔۔ فی الحال تو ایسا کرنے کا میں سوچ رہا
ہوں۔۔۔ وہ اپنا لہجہ دھیمہ کر چکا تھا۔۔۔ ایسا سوچنا بھی مت اگر سوچا بھی ہے تو کرنا
مت خیر تم سے ہو گا بھی نہیں تم مجھے ہاتھ تو لگاؤ ذرا پھر دیکھنا تمہاری۔۔۔ وجیہ نے
بتایا تھا کہ تم ابھی شادی پر راضی نہیں ہو بٹ مجھے تو لگتا ہے کہ تم کوئی سائنکو کیس
ہو۔۔۔ زل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔ چلو ہٹو
پیچھے منہ اٹھا کر اندر آ گئے۔۔۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو تمہیں میری بات سمجھ نہیں آ
رہی کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔ نہیں ہوں میں۔۔۔ وہ اسے مزید غصہ دلانے کے
لئے منہ چڑھا رہی تھی تاکہ اس کی کوئی حرکت فاسیر کو لانے کا سبب بنے۔۔۔ نہ
میں پاگل ہوں زل جس نے تمہاری پچاس تصویروں کو دیکھا ہوا ہے اور نہ ہی تمہاری
بھابھی وجیہ جس نے مجھے تمہارے کمرے کی راہ بتائی۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھتے

ہوئے اسے کندھوں سے دبوچ چکا تھا اس کے چہرے کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ
سچ میں گبھرا گئی تھی کیونکہ اس کے متعدد دبار چھونے کے باوجود وہ نہیں آیا
تھا۔ وہ اپنے ہونٹ اس کی گردن کے قریب لے گیا اور وہاں بنے نشان پر چسپاں
کرنے لگا کہ وہ ایک دم پیچھے ہٹ گئی اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ آگے بڑھتا چانک
دروازہ کھلا۔ مسٹر عاشق چوہدری آپ وہاں کیا کر رہے ہیں آپ کی دلہن تو یہاں
ہے۔ وہ حیرانگی سے دروازے میں کھڑی نوشہ کی طرف دیکھنے لگا جو خود کو اس کی
دلہن بتا رہی تھی

مجھے تو اس لڑکی کی تصویر دیکھائی گئی تھی۔ وہ ہکا بکارہ گیا تھا۔ شاید بھابھی سے
غلط تصویر سینڈ ہو گئی ہو میں ہی زمل سلطان ہوں۔ دھوکہ یہ دھوکہ ہے اور عاشق
چوہدری کبھی اپنے ساتھ دھوکہ نہیں ہونے دے گا۔ جاؤ تم یہاں سے لڑکی تمہارا
سامان نیچے پڑا ہے یہ میرا شوہر ہے میں اسے خود ہی سنبھال لوں گی۔ نہیں اپنی

جگہ سے ہلنا بھی مت تم۔۔۔ وہ گر جتی آواز سے زل کو ساکن کر چکا تھا۔۔۔ دیکھو یہ انگوٹھی یہ تم نے ہی پہنائی تھی ناں نکاح کے وقت۔۔۔ نوشہ نے اپنے ہاتھ کو آگے بڑھا دیا تھا اس کی انگلی میں انگوٹھی دیکھ کر عاشق کیساتھ زل کی آنکھیں بھی پھٹی رہ گئی تھی اب زل کو سمجھ آیا تھا کہ نوشہ نے کیا گیم کھیل دی تھی وہ زل کی جگہ خود گھونگھٹ اوڑھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا جب تصویر اس لڑکی کی دیکھائی گئی تھی تو پھر شادی تم سے کیوں؟۔۔۔ او گاڈ میں تمہیں کیسے سمجھاؤں اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو چلو ہم بھا بھی کے پاس چلتے ہیں۔۔۔ نوشہ اس کے اور زل کے درمیان آگئی تھی یہ میری کزن ہے تم خوا مخاہ میں اس بچاری کا خون جلا رہے ہو۔۔۔ جاؤ تم سب تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔ نوشہ نے زل کو نکلنے کا اشارہ کیا اور وہ ڈرتے ڈراتے وہاں سے نکل گئی۔۔۔ تم دو لہا بنے کافی اچھے لگ رہے تھے غصے میں تو بالکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔ نوشہ عاشق کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی

زل تیز قدموں سے بھاگتی ہوئی دروازے تک پہنچی جہاں ایک گاڑی پہلے سے اس کے انتظار میں تیار کھڑی تھی۔ زل بی بی آپ نے کہاں جانا ہے مجھے تو وجیہہ میڈیم نے نوشہ کیساتھ جانے کا کہا ہے۔ نوشہ نہیں جا رہی اسے کچھ کام ہے مجھے جانا ہے تم جلدی سے گاڑی چلاؤ۔ مجھے پہلے میڈیم سے پوچھنا۔ میں نے کہا گاڑی چلاؤ اتنا ٹائم نہیں ہے۔ زل کے سخت لہجے سے وہ دبک گیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔ کس طرف جانا ہے بی بی۔ تم یہاں سے نکالو بتاتی ہوں۔ زل کو خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ آخر کہاں جا رہی ہے اسے صرف اس زبردستی کی شادی سے اپنی جان چھڑانی تھی اسکے پاس کچھ سامان کے علاوہ کچھ نہیں تھا نہ ہی کوئی پیسہ اور نہ ہی کوئی منزل!!! وہ جانتی تھی کہ میکال بھی اس کی کوئی خاص مدد نہیں کر سکتا تھا اس نے گاڑی گھر کی طرف موڑنے کا اشارہ کیا اور گاڑی کچھ ہی دیر میں گھر کے دروازے تک پہنچ گئی زل جلدی سے گاڑی سے اترتی اور بھاگتی ہوئی سیدھا اپنے کمرے میں گئی جہاں سے ضرورت کی چند چیزیں اٹھانے کے بعد وہ میکال اور وجیہہ کے کمرے میں

گئی اور وہاں رکھی الماریوں میں کچھ ڈھونڈنے لگی کچھ محنت کے بعد وہ فائنلی کچھ پیسے ڈھونڈنے میں کامیاب رہی تھی

وہ وہاں سے نکل کر واپس جانے لگی کہ اچانک اس کی سماعت نے ایک ایسی آواز سنی کہ جس کے بعد اس کے قدم وہی ثابت ہو کر رہ گئے۔ سردار تمہاری چاہت سب کچھ چھوڑ آیا ہے حیا۔ یہ آواز حیا کے کمرے سے آرہی تھی۔ نہیں یہ سردار نہیں ہو سکتا۔ زمل نے اپنے دل کو دلا سے دینے کی ناکام کوشش کی تھی یہ سردار ہی کی آواز تھی جس آواز کو وہ سالوں سے سنتی آئی تھی بھلا وہ اس آواز سے کیسے دھوکہ کھا سکتی تھی اس نے ناچاہتے ہوئے بھی حیا کے کمرے کا دروازہ آہستگی سے کھول دیا سامنے والا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی حیا سردار کی بانہوں میں الجھی اس کیساتھ لیپٹ رہی تھی اور سردار بوس و کنار میں مصروف تھا ہلکا سا دروازہ کھلنے کا احساس سردار کو ہو گیا تھا مگر وہ اسے انکسور کرتے ہوئے حیا کو چومنے میں مصروف تھا جو اس کی بانہوں میں اس کے لمس کی تپش محسوس کرتے

کرتے نیم مدہوش ہو چکی تھی اسے دوروازہ بند ہونے کا احساس ہوا تھا سردار نے اس کی قبائیں اس کی بانہوں سے چاک کرنا شروع کی اور پھر ان پر اپنے ہونٹوں کا لمس دیتے ہوئے کندھے تک آیا اور کندھے سے گردن تک چاک کرنے لگے ہر چیز سے بے نیاز حیا ہر لمحہ بہکتی جا رہی تھی اس کے جسم میں ایک فشار برپا تھا جس کی تپش اس کے ہر پور سے محسوس ہو رہی تھی وہ اسے بستر پر گر اچکا تھا اچانک کمرے کا دروازہ دوبارہ کھلا اور زل پوری رفتار سے اندر آئی اور آتے ہی اس نے ایک زوردار تمانچہ سردار کے منہ پر دئے مارا تھا زل نے سردار کو تھپڑ مارنے میں اپنی پوری جان لگادی تھی بد ذات کمینے لعنت ہے تم پر اور تمہاری شکل پر۔۔۔ وہ باہری دروازے سے صرف سردار کو تھپڑ مارنے واپس آئی تھی زل کا یہ انداز حیا کو بھی ہوش میں لے آیا تھا۔۔۔ تمہیں بھی منہ مارنے کو یہی کم ذات ملا تھا کمینی۔۔۔ اس نے حیا کو بستر سے کھینچنے کی کوشش کی کہ سردار کا ہاتھ اسے روکنے کے لئے بڑھا جس پر زل نے ایک اور زوردار چمٹا سردار کے منہ پر دئے مارا تھا۔۔۔ تھوکتی ہوں میں تمہاری شکل پر کمینے انسان۔۔۔ اس سے پہلے کے زل اپنی اس بات پر عمل کرتی سردار کے ایک

زوردار تھپڑ اسے رسید کیا تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ زل کے چودہ تبک روشن ہو گئے اور وہ کمرے کی دیوار کیساتھ جا لگی اس سے پہلے کہ زل کے حواس بحال ہوتے سردار نے اس کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا جس سے زل کی گردن اس کے ہاتھ میں آ گئی وہ کیسے دیوار سے اس کے ہاتھ کے شکنجے میں پہنچی تھی یہ اسے بھی سمجھ نہیں آیا تھا اس نے زل کو گردن سے بلند کرنا شروع کیا اس کے پاؤں تلے سے زمین کھسکتی چلی گئی وہ پانی سے نکالی مچھلی کی مانند تڑپنے لگی تھی اس کو نظر آتی سردار کی شکل مسلسل روپ بدلتی جا رہی تھی تم تھو کو گئی میری شکل پر ___ ایک خوفناک آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی ___ مجھے معاف کر دو مجھے چھوڑو ___ اس کے گلے میں آواز اٹک گئی تھی اس نے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا تھا ___ تم نے میرا سارا پلان خراب کر دیا تمہیں کبھی نہیں معاف کروں گا ___ کو کو کونسا کونسا پلان کون ہو

تم ___ لیو سفر ___ وہ خوفناک انداز میں ہنستے ہوئے اپنا نام بتا رہا تھا اس نے زل کو اٹھا کر زور سے ایک طرف پٹخا اور وہ گرتے ہی بہوش ہو گئی حیا یہ منظر دیکھنے سے پہلے ہی

بہوش تھی وہ غصے سے ہانپنے لگا وہ لمبے انتظار کے بعد سردار کا روپ دھارے حیات تک پہنچا تھا

#####

کئی گھنٹے بہوش رہنے کے بعد اس نے جب آنکھ کھولی تو خود کو ایک غار کے اندر زمین پر لیٹے پایا وہ حیرانگی سے اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ رہی تھی وہ ایک نئے لباس کیساتھ ایک نئی جگہ پر موجود تھی زل کی آنکھوں میں وہ خوفناک شکل اب بھی آ رہی تھی جس نے لمحے بھر میں کئی شکلیں تبدیل کر لی تھی وہ اپنے نیلے ہو چکے ہاتھوں کو حرکت دے کر ان میں بحالی خون کی کوشش کر رہی تھی اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں ہے زندہ ہے یا مر چکی ہے ___ زندہ ہو تم لڑکی ___ ایک رعب دار آواز اسے سنائی دی اور وہ آواز کی سمت میں دیکھنے لگی جہاں سے ایک نوجوان ہاتھ میں آگ لئے اندر داخل ہوا تھا ___ کون ہو تم ___ یہ چہرہ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ تھوڑا چونک گئی تھی۔ وہی جس سے تم نے اتنا کچھ پا کر بھی اسے دھوکہ دیا یہ سوچے بغیر کہ اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔ وہ ایک دم سہم گئی تھی۔ میں نے کسی کو دھوکہ نہیں دیا پلیز تم جو بھی ہو مجھے جانے دو۔ وہ غار میں آگ جلا چکا تھا کیا واقعی ہی تم نے مجھے کوئی دھوکہ نہیں دیا لڑکی۔ وہ زل کے قریب آگیا جو زمین پر اپنی ٹانگیں سمیٹے ڈری سہمی بیٹھی ہوئی تھی اس نے زل کے چہرے کو اوپر کرنے کی کوشش کی تھی جو خوف اور ڈر سے زرد ہو چکا تھا۔ اسے اتنا قریب دیکھ کر وہ زبان بھی نہیں ہلا پائی تھی۔ تمہیں اتنا حسن دیا تھا اور تم نے کیا کیا زل؟ نمائش۔ وہ معنی خیز انداز میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ خود کی نمائش کرنے لگی تھی دیکھاؤ مجھے کیا چیز ہے تمہارے جسم میں؟ زل مزید سہم گئی تھی۔ تم فاسیر نہیں ہو سکتے کون ہو تم۔ وہ زمین پر ہی پیچھے کی طرف سڑکنے لگی تھی۔ اسے جب پتہ چلے گا تو وہ تم سے بدلہ لے گا۔ کیوں کیا لگتی ہو تم اس کی۔ محبوبہ میں اس کی محبوبہ ہوں۔ زل نے اسے ڈرانے کی ناکام کوشش کی تھی اس کے ایک اشارے پر زل کا بدن ٹانگوں سے کھچتا ہوا اس کے

نیچے آگیا تھا۔ اچھی خوش فہمی ہے تمہاری زمل!!! تم محبوبہ نہیں میری زر خرید
غلام ہو۔ وہ زمل کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تھا۔ تمہیں خریدنے کی ایک بھاری
قیمت میں نے اور میرے لوگوں نے ادا کی ہے سمجھی تم۔ کیسی قیمت؟ وہ ڈرتے
ہوئے مخاطب ہوئی تھی۔ جس شیطان کو میں ڈھونڈنے کے لئے آیا تھا وہ
تمہارے ہی گرد موجود تھا اگر تب تم مجھے اپنے جسم میں اترنے دیتی تو آج پرستان اور
کوہ قاف دونوں سکون میں ہوتے۔ تم جو بھی ہو پلینز مجھے چھوڑ دو مجھے تمہاری
باتیں بالکل سمجھ نہیں آرہی۔ وہ رونے لگ گئی تھی۔ فاسیر نے اپنا ہاتھ اس
کے زرد چہرے پر پھیرا اور پھر گردن تک لا کر وہاں بنے نشان پر دباؤ ڈالنے لگا جس
سے فاسیر کی پرانی شکل لمحے بھر کے لئے اس کے سامنے آئی اور زمل کو یقین ہو گیا
کہ یہ فاسیر ہی ہے جو ایک نئی شکل میں اس کے سامنے ہے۔ فاسیر فاسیر میں
نے تمہیں بہت یاد کیا تھا تمہیں بہت بلانے کی کوشش کی تھی۔ تب جب
تمہارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا زمل۔ ہاں کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تم میری
مدد کرو گے۔ میں کیوں تمہاری مدد کروں گا زمل۔ تم پہلے بھی میری مدد

کرتے تھے۔ میں نے کبھی تمہاری مدد نہیں کی یہ حسن یہ خود اعتمادی یہ سب وہ قیمت تھی جس کے عوض میں نے تمہیں خرید اتم محبت کی شرط میں بری طرح ہار چکی ہوں۔ ہاں تم ٹھیک تھے فاسیر۔ میں غلط تھا مجھے تم پر اعتبار کر کے اتنا وقت ضائع نہیں کرنا تھا۔ فاسیر تھوڑا سخت لہجے میں بولا۔ وہ شیطان تمہارا بھائی تھا۔ کون شیطان۔ وہی جس نے تمہیں مارنے کی کوشش کی۔ وہ سردار تھا فاسیر۔ تم کچھ نہیں جانتی زمل اس لئے اپنا منہ بند رکھو اور اب سے تم میری لونڈی ہو سمجھی تم۔ میں وہی کروں گی جو تم کہو گے فاسیر مگر مجھے یہاں بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے گھر جانا ہے۔ وہ شیطان تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے اگر میں وقت پر پہنچ کر تم دونوں کو نہ بچاتا تو اب تک تم دونوں اس کا شکار ہو چکی ہوتی اس لئے یہاں سے نکلنے کے متعلق کبھی سوچنا بھی مت۔ فاسیر نے حکمیہ انداز میں اپنا جملہ کہا وہ ابھی تک اپنے بازوؤں کے بل پر اس کے اوپر جھکا ہوا تھا وہ زمل کو غصیلے انداز میں گھورتے ہوئے اس کے اوپر سے ہٹا۔ کیا وہ شیطان یہاں نہیں آئے

گا؟ یہ پرستان میں موجود ایک خفیہ جگہ ہے تم یہاں محفوظ ہو۔ کیا تم بھی اپنا روپ بدل کر مجھے ڈراو گے۔ زمل نے معصومانہ انداز میں سوال پوچھا تھا غلام لفظ سمجھتی ہو تم زمل؟ وہ طنزیہ انداز میں مخاطب ہوا تھا مجھے سے اپنے لئے کسی اچھائی کی امید مت رکھنا میرا جودل چاہے گا میں وہی کروں گا پہلے ہی تمہاری وجہ سے میرا بہت نقصان ہو چکا ہے۔ میں ایک عام سی لڑکی تمہیں کیا نقصان پہنچا سکتی ہوں فاسیر۔ تم عام نہیں تھی مگر تم نے خود کو عام کیا خیر ملکہ محل میں آنے والی ہے مجھے ابھی یہاں سے جانا ہو گا۔ اس غار میں کونسی ملکہ ہو گی فاسیر؟ جنوں کی ملکہ؟ نہیں پرستان کی ملکہ ڈیفنی۔ مجھے بھی پریوں کو دیکھنا ہے اور ان کی ملکہ کو بھی۔ بکو اس بند کرو یہاں سے باہر قدم بھی رکھا تو جل کر بھسم ہو جاؤ گی۔ فاسیر نے اسے دھمکایا اور اگلے ہی لمحے وہاں سے غائب ہو کر ڈیفنی کے محل پہنچا اسے ملکہ ڈیفنی اپنے محل کے داخلی دروازے سے اندر آتی ہوئی نظر آئی تھی۔ میں نے سنا ہے کہ تم کوئی انسانی لڑکی یہاں لائے ہو فاسیر۔ ہاں وہی

لڑکی جو لیو سفر کا اگلہ شکار تھی ___ تو کہاں ہے وہ انسانی لڑکی جو اس شیطان جن کو اپنا آپ سو نپنے کے لئے تیار تھی ___ ڈیفنی کے اصرار پر فاسیر نے ایک ہی لمحے میں حیا کو حاضر کر دیا تھا جو ڈر و خوف سے مسلسل کانپ رہی تھی اس کے لئے یہ سب اتنا حیران کن تھا کہ وہ صدمے میں چلی گئی تھی ___ ڈیفنی آگے بڑھتے ہوئے حیا کے قریب آئی اور سر سے پاؤں تک اس کو دیکھنے لگی حیا نظریں جھکائے اس کے سامنے کھڑی کانپ رہی تھی ___ انجیلنا تم اس لڑکی کو لے جاؤ اور اسے ڈھنگ کا لباس پہناؤ ___ ڈیفنی کے حکم پر اس کی خاص ملازمہ انجیلنا حیا کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ فاسیر نے اسے رکنے کا اشارہ کیا ___ جب تک تم باقی سب جنوں سے اپنا تعلق ختم نہیں کرتی اور ان سب کا یہاں آنا جانا ختم نہیں ہوتا تب تک یہ لڑکی میرے پاس رہے گی ___ فاسیر اس لڑکی کے لئے سب سے محفوظ جگہ ملکہ کے محل کے سوا کوئی ہو سکتی ہے آخر اس کے محفوظ رہنے سے ہی ملکہ محفوظ ہے ___ مجھے ایسا نہیں لگتا کہ تمہارا محل محفوظ ہو گا ڈیفنی کیونکہ یہاں موجود آدمی سے زیادہ پریاں تو لیو سفر کی قید میں جا چکی ہیں تو کیا گارنٹی ہے کہ ایسی لڑکی جس کی تلاش لیو سفر کو سب سے

زیادہ ہے وہ یہاں محفوظ رہے گی۔ فاسیر نے ڈیفنی کو سوچنے پر مجبور کیا تھا۔ اگر تم اس لڑکی کو یہاں رکھنا چاہتی ہو تو تمام جنات سے تعلق ختم کر دو تاکہ کوئی بھی یہاں نہ آئے۔ مجھے کیوں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ تم ملکہ کے اکلوتے راجہ بننے کے لئے یہ سب کر رہے ہو فاسیر۔ میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں ڈیفنی کہ تمہارے ساتھ میرا رشتہ صرف مجبوری کا ہے اپنے باپ کے سامنے مجبور ہوں جس نے تمہاری حفاظت کے لئے میری تم سے زبردستی شادی کروائی ورنہ میں کبھی ڈیفنی تمہاری محتاج نہیں ہے فاسیر تم جانا چاہو تو جاسکتے ہو یہ لڑکی میرے محل میں ہی رہے گی۔ اگر مسئلہ صرف اس انسانی لڑکی کا ہی ہے تو کیوں ناں ہم اس کو مار دیں تاکہ لیو سفر کبھی اس کو ہمارے خلاف استعمال ہی نہ کر سکے۔ انجلینا کی رائے نے ایک دم سب کو چونکا دیا تھا۔ پہلے ہی ڈیفنی کی وجہ سے بے شمار جن اور انسان لیو سفر کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اب ایک اور خون کرنے کی اجازت میں بالکل نہیں دوں گا۔ فکر مت کرو فاسیر ہم اس لڑکی کو

زندہ رکھیں گے اور اپنی پوری حفاظت میں رکھیں گے ملکہ کے اشارے پر انجیلینا سے اندر لے کر جا چکی تھی

پچھلے کئی گھنٹوں سے وہ لیپ ٹاپ پر سرکھپا رہا تھا مگر اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی تھی وجہہ کے گھر میں لگے کیمرے مسلسل آف ہی نظر آرہے تھے تمہیں میں نے کہا تھا سردار کہ تہر و با پر زیادہ اعتبار مت کرنا مگر تم نے ___ ڈاکٹر تم اس کی فکر مت کرو تخر و با مجھے دھوکہ نہیں دے گی ___ سردار لیپ ٹاپ میں سرکھپائے بیٹھا تھا وہ کیمرے اس نے بہت محنت سے نصب کروائے تھے ___ آخر کیوں نہیں دے سکتی جو اپنی دوست کو ___ کم آن رادیہ سردار نے اسے جھٹ سے ٹوکا ___ لڑکیاں سردار کو دھوکہ نہیں دے سکتی وہ خود اعتمادی کے پہاڑ پر بیٹھا بول رہا تھا ___ تم

لڑکیوں کو نہیں جانتے سردار یہ وفا کریں تو ان سے بڑھ کر وفادار کوئی نہیں ہوتا اور اگر بے وفائی پر اتر آئیں تو ہر حد سے گزر جاتی ہیں۔۔۔ جیسے تم گزر گئی تھی رادیہ۔۔۔ وہ اس کے چہرے کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ میں تمہاری فری آف کاسٹ مدد کرتا رہا ہوں اور تم نے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ تم یہ سب چھوڑ دو گی مگر مجھے یہ تو پتہ چلے کہ یہ سب شروع کیسے ہوا تھا۔۔۔ سردار کے سوال پر رادیہ نے ایک لمبا سانس لیا تھا میکال سے میری ملاقات تب ہوئی تھی سردار جب وہ خون میں لت پت ایک کم سن بچی کو میرے کلینک میں لایا تھا میکال نے اس لڑکی کا ریپ کیا تھا اس نے ایک بھاری رقم کے عوض مجھے اس لڑکی کا علاج کرنے کے لئے مجبور کیا اور میں نے پیسوں کی لالچ میں آکر اس بچی کے جسم سے وہ حصہ نکال دیا جس کی بدولت ایک عورت ماں بنتی ہے کیونکہ وہ حصہ بری طرح متاثر ہوا تھا میکال نے اس بچی کے جسم کے اس حصے کو ضائع کرنے کی بجائے اپنے پاس محفوظ کر لیا اور پھر کچھ عرصے بعد فروخت کر دیا اس سے اسے اتنے پیسے ملے کہ جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھے پھر کچھ عرصے بعد وہ ایک اور بچی کو لے آیا اس بار اس نے پہلی بار سے ڈبل رقم دی اور یوں

یہ سلسلہ چل نکلا اور پیسوں کی حوس اور لالچ میں بھی اس کی پار ٹن بن گئی میں نے بہت سی لڑکیوں کے جسمانی اعضا نکال کر دیئے اس کام کے لئے مجھے اکثر کئی کئی دن گھر سے دور رہنا پڑتا تھا جس وجہ سے اکثر میرا شوہر ذیشان مجھ سے لڑنے لگا کیونکہ میں نوشہ اور اس کے لئے بالکل ٹائم نہیں نکال پارہی تھی اسے مجھ پر شک ہونے لگا تو میں نے اپنی ایک اور مجبور دوست وجیہہ کی شادی میکال سے کروادی وجیہہ کے کالج نے تو میکال کے بزنس میں مزید اضافہ کر دیا تھا وہاں سے لڑکیاں غائب کرتا ان کا ریپ کرتا اور پھر ہم اس کے اعضا نکال کر فروخت کر دیتے یہ وہ وقت تھا جب میں اس سب سے پیچھے ہٹنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے گھر سے بہت پریشاں رہا تھا میکال کو شک تھا کہ اگر میں پیچھے ہٹ گئی تو اس کا بھانڈا پھوڑ سکتی ہوں دوسرا اس کے لئے نئی سرجیکل ڈاکٹر ڈھونڈنا بھی مشکل تھا چنانچہ اس نے میرے ساتھ ایک گیم کھیلی اور ہمارے اس سارے کام کی ویڈیوز میری بیٹی اور خاوند تک پہنچادی تاکہ اس سے پہلے کہ میں میکال کو چھوڑ کر ان کے پاس جاؤں وہ خود ہی مجھے چھوڑ جائیں اور پھر وہی ہو امیراشوہر مجھے چھوڑ گیا اور بیٹی بغاوت پر اتر آئی میں نے شہر بھی بدل لیا

مگر نوشہ کے دماغ کی سوئی وہاں ہی اٹکی رہ گئی تھی اس نے وہ سب ڈیٹا چھپا لیا تھا جو میکال نے اس تک پہنچایا تھا میں مزید کچھ عرصہ میکال کیساتھ کام کرتی رہی مگر پھر اچانک اس کا رویہ میرے ساتھ حیران کن حد تک تبدیل ہو گیا جب میں نے آخری بار اس سے ایک نئی لڑکی کا مطالبہ کیا تو اس نے مجھے زوردار تھپڑ مار دیا جس کے بعد سے ہمارا رابطہ کم سے کم ہوتا گیا مجھے لگا شاید وجیہہ کے اس کی زندگی میں آنے اور اس کی بیٹی کے جوان ہونے سے میکال یہ سب چھوڑ چکا ہے مگر میں غلط تھی لڑکیاں پھر بھی وہاں سے غائب ہو رہی تھی شاید اس نے کوئی نئی پارٹنر ڈھونڈ لی تھی میں کچھ حد تک مطمئن ہوئی کہ چلو کم از کم دیر سے ہی صحیح میری جان تو چھوٹ گئی مگر تب تک میری اپنی بیٹی میری جانی دشمن بن چکی تھی

مجھے لگا تھا میکال نے شاید وجیہہ کو بھی اپنے اس غلیظ کام میں لگا لیا ہے مگر جب وہ لڑکیوں کی گمشدگی پر مجھے فکر مند نظر آئی تو مجھے لگا یہ اس سب سے لاعلم ہے اس لئے میں نے نوشہ کو اسی کالج بھیج دیا کہ شاید یہ میری بیٹی کو راہ راست پر لاسکے دوسرا

وہاں رہ کر نوشہ کو میکال کی حقیقت بھی پتہ چل جانی تھی تو شاید وہ مجھے معاف کرنے کی پوزیشن میں آجائے مگر مجھے صبح پتہ چلا کہ نوشہ نے زل کو گھر سے بھاگنے میں مدد کی ہے وجہ مجھے بہت کوس رہی تھی کیونکہ زل اپنے ساتھ حیا کو بھی اغوا کر کے لے گئی ہے۔ اگر مجھے یقین نہ ہوتا کہ تم واقعی ہی یہ سب چھوڑنا چاہتی ہو تو میں کبھی تمہاری مدد نہیں کرتا۔ اور اگر مجھے بھی یہ اعتماد نہ ہوتا کہ تم لڑکیوں کی کمزوری ہو تو میں بھی کبھی تم سے مدد نہ مانگتی تمہیں میری باتوں کا اس بات سے ہی یقین کر لینا چاہیے کہ میں ایک ماں ہو کر خود تمہیں اپنی بیٹی کے پیچھے لگا رہی ہوں ورنہ اپنی بیٹی تو ایک جسم فروش وحشیہ کو بھی عزیز ہوتی ہے مجھے نہیں لگتا کہ اس کام کے لئے مجھے تمہاری بیٹی کیساتھ کوئی ذاتی تعلق بنانا چاہیے کیونکہ حالات نے اسے باغی بنا دیا ہے اونچی دیواروں اور سخت پہروں میں رہنے والی لڑکیاں ہمیشہ آسان شکار ہوتی ہیں ڈاکٹر کیونکہ وہ حالات کی گرمی سردی اور جذبات کے گورکھ دھندے سے انجان ہوتی ہیں تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہاری بیٹی اتنا آسان

شکار ہے کہ وہ سردار کی چند اداؤں کی اسیر ہو کر سب کچھ مجھے سونپ دے گی؟ سردار سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا نوشہ کو چاروں طرف سے گھیرنا ہو گا اور یہ کام تحرو با اور حیا اچھے سے کر رہی تھی مگر اب حیا کا اچانک زل کیساتھ جانا سمجھ سے باہر ہے۔ تمہیں زل کو قابو میں رکھنا چاہیے تھا سردار۔ زل ہا ہا ہا وہ معنی خیز انداز میں مسکرایا ڈاکٹر مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں کہ میں ایک خود !!! پسند لڑکا ہوں اور اس معاملے میں تھوڑا متکبر بھی

اگر کوئی غلطی سے بھی میری انا کا ٹھیس پہنچانے کی کوشش کرے تو میں بالکل برداشت نہیں کرتا وہ بے شک کوئی بھی ہو۔ وہ ایک سیدھی سادی سی لڑکی تمہاری انا کو کیا ٹھیس پہنچا سکتی تھی تم نے خواہ مخواہ۔ اہم ڈاکٹر رادیہ تم صرف آپریشن کرنا جانتی ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ سردار نے جھٹ سے رادیہ کو ٹوک دیا تھا۔ سردار کو کبھی لڑکیوں کی کمی نہیں رہی اب اگر کوئی لڑکی میرے گریبان تک پہنچے گی تو مجھے تب تک سکون نہیں آئے گا جب تک میں اس کا گریبان چاق نہ کر

دوں محبت و جت زمل کا مسئلہ ہو گا میرا مسئلہ انا ہے جس کو اس کے انکار سے ٹھیس پہنچی خیر چھوڑو اسے، ہمیں نوشہ کے گرد کوئی اور جال بننا ہو گا جو اس سے وہ سارا ڈیٹا نکلوا سکے۔ پہلے ان کیمروں کا کچھ کرنا ہو گا یہ تو بالکل ہی کام کرنا چھوڑ گئے ہیں انہی کی مدد سے تو ہم میکال کو ٹریس کر سکتے ہیں کہ اب وہ کہاں لڑکیاں لے جا رہا ہے۔ میرے خیال سے کیمروں کی طرف جانا تھوڑا ر سکی ہو سکتا ہے ڈاکٹر کیونکہ ان سب کے ایک ساتھ بند ہو جانے کی کوئی توجہ ہو گی اور ویسے بھی آج تک ان کیمروں سے ہمیں کچھ خاص انفارمیشن مل ہی نہیں سکی۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وجیہہ یا میکال کو ان کیمروں کا پتہ لگ گیا ہے۔ وہ چونک گئی تھی۔ میں ایسا کچھ بھی برداشت کرنے کی پوزیشن میں بالکل نہیں ہوں سردار۔ آخر اس ساری گیم میں کوئی تو ہے جو ہماری ہر چال کے خلاف ایک نئی چال چل رہا ہے۔ سردار نے سوچتے ہوئے جملہ لمبا کھینچا تھا۔ خیر جو بھی ہے تم ابھی تحریر کے سامنے مت آنا وہ نہیں جانتی کہ تم بھی اس گیم کا حصہ ہو۔ سردار نے اسے تنبیہ کی تھی۔ تم

وجیہہ کیساتھ رابطے میں رہو وہ زل کی کوئی نہ کوئی خبر ضرور نکالے گی میں تحریر با سے
رابطہ کرتا ہوں

وہ اپنے کمرے میں پریشانی و کرب میں مسلسل ٹھل رہا تھا جب سے اسے خبر ملی تھی
کہ زل بھاگ گئی ہے تب سے اسے ایک منٹ کے لئے بھی سکون نہیں ملا تھا عاشر
چوہدری کو تم جانتی نہیں ہو زل ایک بار تم میرے سامنے آؤ تو وہ غصے میں
دانت پیستے ہوئے کمرے سے نکل کر نوشہ کے کمرے کی طرف گیا اور زور سے دروازہ
کھٹکھٹانے لگا کہیں ہے زل نوشہ کو دروازے پر دیکھ کر عاشر نے اپنا پہلے
والا سوال ہی دوبارہ دہرایا تم سب کو میں کتنی بار بتا چکی ہوں کہ میرا کام اسے اس
کالج سے نکالنے تک کا تھا میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہے یہ بکو اس میں کئی بار سن

چکا ہوں نوشہ اور میں یہ سب مزید برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ یار کیا بار بار بے تکا
سارعب جھاڑنے آجاتے ہو اسے کوئی اور پسند تھا وہ چلی گئی میرا کیا قصور ہے اس
میں۔۔۔ اوہ مائی گاڈ تمہیں تو اپنا قصور ہی نہیں پتہ۔۔۔ عاشر نے بناوٹی مسکراہٹ
کیساتھ لمبا سانس لیا۔۔۔ تم نے میری بیوی کو بھاگیا ہے اور اپنا قصور پوچھ رہی
ہو۔۔۔ وہ تمہاری بیوی نہیں تھی سمجھے تم تمہارے ساتھ وہاں میں بیٹھی ہوئی
تھی۔۔۔ نوشہ کی بات سنتے ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالا یہ دیکھو
نکاح نامے پر کیا لکھا ہے عاشر چوہدری اور زمل سلطان۔۔۔ نام سے کچھ نہیں ہوتا
مسٹر عاشر نکاح اسی کے ساتھ ہوتا ہے جو قبول ہے قبول ہے کہہ رہی ہو۔۔۔ اچھا تو
تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔ ہاں یہی تو میں سمجھانے کی
کوشش کر رہی ہوں مسٹر عاشر۔۔۔ وہ بناوٹی سامنے بناتے ہوئے بالوں میں ہاتھ
پھیرنے لگی تھی۔۔۔ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔ وہ معنی خیز
انداز میں اس کے دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔ جب میں مان رہی ہوں تو اور کیا ثبوت
چاہیئے۔۔۔ اسے زیر لب مسکراتے دیکھ کر وہ اور بھی سٹیپٹ گیا تھا اس نے جیب سے

پسٹل نکال کر اس کی کن پٹی پر رکھ دیا جس سے نوشہ کے اوسان خطا ہو گئے۔ تمہیں یہ سب مذاق لگ رہا ہے کیا؟ کہاں ہے زمل۔۔۔ میرا یقین کرو میں نہیں جانتی۔۔۔ وہ تھوڑی بکھلا گئی تھی۔۔۔ میرا بھی یقین کرو کہ اگر زمل نہ ملی تو میری عزت کا جنازہ نکل جائے گا کیونکہ اس کی پکچر میں پورے خاندان میں دیکھا چکا ہوں عاشر نے لہجہ مزید سخت اور تھوڑا سرد کر لیا تھا تمہاری وجہ سے میری عزت داؤ پر لگی ہے نوشہ۔۔۔ تم چاہو تو مجھے طلاق دے دو میں نے صرف اسکی اتنی مدد کی تھی کہ وہ یہاں سے بھاگ سکے کیونکہ تم اسے بالکل پسند نہیں تھے۔۔۔ نوشہ نے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ دی تھی۔۔۔ کیا میں تمہیں پسند تھا؟۔۔۔ تم چاہو تو مجھے چھوڑ دو۔۔۔ نوشہ نے پھر اپنی بات دہرائی۔۔۔ چھوڑ دوں؟ واٹ آجوک بڑا شوق تھا تمہیں اس کی مدد کرنے کا اور اسے تمہاری مدد لینے کا۔۔۔ وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا وہ ڈرتے ہوئے اٹے قدم پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔۔ زمل سلطان سے میرا نکاح ہوا اور تم نے قبول ہے قبول ہے کہا مطلب تم دونوں میری بیویاں ہو۔۔۔ وہ پسٹل ہاتھ میں گھوماتا ہوا اس کے تعاقب میں اندر تک

آگیا۔۔۔ تمہیں زل چاہیے ناں جیسے ہی مجھے کوئی سراغ ملا میں تمہیں ضرور بتاؤں گی اب یہاں سے جاؤ۔۔۔ ایسے کیسے جاؤں بیوی ہو تم میری۔۔۔ ہاں تم کہہ سکتے ہو مگر ابھی ہماری رخصتی نہیں ہو۔۔۔ تم نے میری بیوی کو بھگا دیا اور اب رخصتی کا بہانہ بنا رہی ہو۔۔۔ اس کا سخت لہجہ اب تک برقرار تھا

اسے سر سے پاؤں تک ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ اس کی طرف مائل ہوا تھا جس کا مقصد اسے صرف ذہنی اذیت دینا تھا۔۔۔ دیکھو یہاں سے جاؤ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا۔۔۔ عاشر کو اونچا لہجہ بالکل پسند نہیں ہے نوشہ۔۔۔ عاشر نے اسے خاموش کروا دیا تھا۔۔۔ قبول کیا ہے ناں تم نے مجھے چلو یہ دوپٹہ ہٹاؤ۔۔۔ وہ پسٹل سے اشارہ کرتے ہوئے مخاطب ہوا۔۔۔ میں نے دوستی کے ناطے صرف اس کی مدد کی تھی کیونکہ میں نہیں چاہتی۔۔۔ ششش میں نے تم سے تفصیل نہیں پوچھی وہ اسے خاموش کروانے کے لئے پسٹل اس کے ہونٹوں پر رکھ چکا تھا جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔ نوشہ کو اس سب کی امید بالکل نہ تھی وہ تو سمجھی تھی کہ وجیہہ نے کسی لفنگے

کیسا تھ زل کی شادی کروانی ہے جس کو وہ آسانی سے سنبھال لے گی مگر یہاں گیم
بلکل الٹ تھی اس کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کا پالا عاشر چوہدری سے پڑے گا
جو خود میں ایک غنڈہ ہے وہ مسلسل عاشر کو گھور رہی تھی کیونکہ اب وہ اس کی حدوں
کو پھلانگ رہا تھا۔ تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی کیا۔ عاشر اس کی
آنکھوں میں گھورتے ہوئے چلایا اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے پسٹل لوڈ کر کے اس کی
دونوں آنکھوں کے درمیان لگا دیا۔ نوشہ اس سے وہ پسٹل چھین کر اس پر واپس تانا
چاہتی تھی مگر اب وہ بلکل بے بس کھڑی تھی اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنے گلے
سے دوپٹہ ہٹا دیا تھا۔ غصہ آرہا ہے ناں نوشہ۔ عاشر اس کی غصے سے لال اور
بے بسی سے نم ہو چکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ آنکھوں میں بغاوت اور چہرے پر بے
بسی یہی تو میں چاہتا ہوں کہ تمہیں تکلیف ہو اس نے آگے کی طرف بڑھنے کے لئے
قدم اٹھایا ہی تھا کہ نوشہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے وہی روکنے کی
کوشش کی۔ بس بہت ہو گیا میں تمہاری کچھ نہیں لگتی اب تم جاسکتے
ہو۔ عاشر نے ایک نظر اپنے سینے پر رکھے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے پسٹل

کی نالی کو نوشہ کے سینے پر رکھ دیا۔ تم اپنی مرضی سے عاشق کی زندگی میں آئی تھی مگر جاؤ گی تب جب عاشق تمہیں اجازت دے گا سمجھی تم۔ وہ اس کی مزاحمت توڑتا ہوا آگے کی طرف بڑھا تھا عاشق اس کی گردن پر اپنے پسٹل کی نالی کو پھیرنے لگا وہ اس کے اتنا قریب آگیا تھا کہ اس کی سانسوں کو محسوس کر سکے عاشق نے ایک ہاتھ گردن کے قریب دیوار پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے پسٹل کو اس کی گردن سے لگا کر گردن کو ہوا میں بلند کیا۔ سگریٹ پیتی ہو تم۔ وہ اس کی لال ہو چکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ چلو اچھا ہے ہونٹوں کیساتھ سگریٹ کا مزہ مفت میں یوناؤ بائے ون گٹ ون فری

You know Buy one get one free

وہ زیر لب طنزیہ سا مسکرایا یو آر آلسوان بائے ون گٹ ون کیس

You are also in Buy one get one case

نوشہ نے غصے سے اس کے پسٹل کو جھٹک کر پیچھے کیا اور اسے اپنے سے پیچھے ہٹانے لگی وہ اپنا جسم دیوار کیساتھ لگا کر پورے زور سے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ نو نومزاحمت نہیں نوشہ اس نے اس کی گردن پر پسٹل تان دیا تھا۔۔۔ گن اور زن دونوں ہی بہت دھوکے باز ہوا کرتی ہیں جو دیکھتی تو ایک دم قابل اعتبار ہیں مگر اچانک سے دھوکہ دے جاتی ہیں۔۔۔ وہ ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کرتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔۔۔ تمہارے ہونٹوں میں جذب سگریٹ کے دھوائیں کی خوشبو تمہاری ان باغی آنکھوں سے زیادہ محسوس کن ہے۔۔۔ یہ بندوق ہٹاؤ تو میں بتاؤں کہ میں کتنی محسوس کن ہوں نوشہ غصے سے دانت پیس رہی تھی۔۔۔ اچھی کوشش تھی لڑکی عاشق نے اپنی گرفت کو تنگ کرتے ہوئے اسے تھوڑا اوپر اٹھالیا تھا جیسے ہی اس کا چہرہ اس کے برابر پہنچا عاشق نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں پر ثبت کر دیئے وہ اپنے کام میں پوری لگن سے مشغول تھا کہ اس کی گرفت کو کمزور ہو تا دیکھ کر وہ ایک دم اس کی گرفت سے نکل کر پیچھے ہٹ گئی۔۔۔ تم مجھے بالکل نہیں جانتے عاشق۔۔۔ وہ دیوار کیساتھ لگی اسے گھور رہی تھی۔۔۔ مجھے تمہیں

جاننے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے نوشہ میں تب تک تمہاری جان نہیں چھوڑنے والا
جب تک تم زمل کا پتہ نہیں بتا دیتی ___ وہ بات مکمل کرتے ہوئے ایک بات پھر اس
کی طرف بڑھا تھا جس کی آنکھوں سے اب آنسو نکلنے لگے تھے عاشق نے اس کے
دونوں کندھوں کو پکڑا اور اس ہونٹ اس کے قریب لے گیا نوشہ نے چہرہ ایک
طرف کو کر لیا جس سے اس کی بل کھائی ہوئی گردن عاشق کے سامنے آگئی اور وہ اس
پر ہونٹ لگاتے ہوئے نیچے سے اوپر کی طرف حرکت کرنے لگا اس نے اس کی بل
کھائی ہوئی گردن کو اپنے ہونٹوں میں دبا کر کاٹا اور پھر پیچھے ہٹ گیا ابھی کے لئے کافی
ہے میں پھر آؤں گا اور تب تک تمہیں تکلیف دیتا رہوں گا جب تک تم اس کا پتہ
نہیں بتا دیتی

#####

وجیہہ کے لئے ہر گزرتا لمحہ کسی عذاب مسلسل کی مانند گزر رہا تھا تحروبا سے لے کر سردار تک ہر کوئی زل اور حیا سے لاعلم تھا وہ جانتی تھی کہ ملا کی دوڑ مسجد تک کے مترداف زل کی دوڑ تحروبا تک ہی تو تھی مگر اس بار تحروبا کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زل کہاں ہو سکتی ہے؟ نوشہ سے کچھ پتہ چلا؟ وہ دروازے سے اندر آتے عاشر کو دیکھ کر مخاطب ہوئی تھی جس کے چہرے سے غصے کے آثار نمایاں تھے۔۔۔ جس طرح تم ڈھونڈ رہی ہو اس طرح تمہیں کبھی تمہاری بیٹی نہیں ملے گی مجھے تو لگتا ہے کہ یہ تمہاری ہی کوئی پلاننگ ہے۔۔۔ اگر صرف زل غائب ہوتی تو تم کہہ سکتے تھے عاشر مگر مت بھولو کہ وہ اپنے ساتھ میری بیٹی کو بھی لے گئی ہے۔۔۔ آخر کہاں لے گئی ہے وہ ان دونوں کو زمین کھا گئی یا آسمان نکل گیا میرے لوگوں نے اس شہر کا چپہ چپہ چھان مارا ہے مگر ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔۔۔ مجھے خود سمجھ نہیں آرہا کہ وہ کہاں جاسکتی ہے اس کا کوئی ایسا دوست بھی نہیں تھا جو اسے۔۔۔ مگر مجھے سب سمجھ آرہا ہے میڈیم۔۔۔ عاشر نے سخت لہجے میں اس کو ٹوک دیا تھا۔۔۔ لمبے عرصے سے لڑکیاں کالج سے غائب ہو رہی ہیں بلکہ تم غائب کر

رہی ہو۔ میں نے کسی کو غائب نہیں کیا اور کیا میں اپنے ہی بیٹی کو غائب کروں گی؟ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ اس سارے معاملے میں تمہاری خاموشی اور تمہارے کھسم کی لا تعلقی بتاتی ہے کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے ورنہ لڑکیوں کے غائب ہونے کی خبریوں چھپائی نہ جاتی۔ زمل اس کی بہن ہے اور حیا میری بیٹی۔ صرف حیا ہی نہیں اس کالج میں سب کو تم اپنی بیٹی بنا کر ہی لاتی ہو اور پھر وہ اچانک غائب ہو جاتی ہیں اور میڈیم اس خبر کو کالج کی چار دیواری میں ہی دفن کر دیتی ہے۔ پلیز مجھے ابھی ان چکروں میں نہیں الجھنا تم بھی وہ ریکارڈنگز دیکھ چکے ہو جس میں زمل میری الماری سے پیسے نکال کے بھاگ رہی تھی جاؤ اسے ڈھونڈو نوشہ کو کچھ تو پتہ ہو گا ہی کہ اس نے زمل کو کہاں بھیجا تھا۔ جس طرح تم نوشہ کو منوانا چاہ رہی ہو اس طرح وہ کبھی نہیں مانے گی اس کو دوسرے طریقے سے ہی منوانا پڑے گا۔ تم سے جو ہو سکتا ہے وہ کرو جان سے مار دو اسے!!! زمل کا پتہ وہی بتا سکتی ہے۔ زمل کو تو میں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا مگر تم دونوں میاں بیوی کی چالاکیاں بھی اب زیادہ دیر تک نہیں چھپنے والی۔ وہ پورے اعتماد سے

دعویٰ کر رہا تھا کیونکہ اس کے لوگ شہر کا چپہ چپہ چھانتے پھر رہے تھے۔ عاشر کی باتوں نے اسے میکال پر شک کرنے پر مجبور کیا تھا مگر اس کا اظہار وہ کسی صورت عاشر کے سامنے نہیں کرنا چاہتی تھی

یہاں جو بھی ہے وہ سب تمہارے سامنے آجائے گا عاشر مگر یہ وقت ان کاموں میں ضائع کرنے کا نہیں ہے میں بھی یہاں ہوں اور میکال بھی اور تم بھی مگر جو یہاں سے لاپتہ ہیں ان کو اگر نہیں ڈھونڈا گیا تو شاید بہت دیر ہو جائے۔ وجیہ نے کسی طرح عاشر کو مطمئن کر کے بھیج دیا تھا کچھ دیر کے لئے اسے لگا تھا کہ عاشر کو سب کچھ بتا دیا جائے مگر ایک انتہائی قدم لینے سے پہلے وہ خود اچھے سے تسلی کرنا چاہتی تھی اس نے جلدی سے لیپ ٹاپ نکالا اور میکال کی ریکاڈنگز دیکھنے لگی وہ غور سے اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہی تھی اسے سکریں پر میکال اپنے بستر پر بیٹھا کافی پر سکون نظر آ رہا تھا بہن اور بیٹی کے لاپتہ ہونے کے بعد بھی چہرے پر اس قدر سکونیت اسی طرف اشارہ ہے کہ یہ ان کو متعلق ضرور جانتا ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ وجیہ کے دل

میں ابھی یہ خیال گردش کر ہی رہا تھا کہ میکال اپنا بستر چھوڑ کر کیمرے کی طرف بڑھنے لگا اس کا ہر قدم وجیہہ کے دل کی دھڑکن بڑھا رہا تھا میکال نے کیمرہ ہاتھ میں لیا اور اس میں دیکھتے ہوئے مخاطب ہوا _____ کیا سوچ رہی ہو وجیہہ کہ میں اتنا پرسکون کیوں ہوں _____ میکال نے اس کے دل کی بات اس کے منہ پر دے ماری تھی میکال کی اس حرکت نے وجیہہ کے پاؤں تلے سے زمین نکال دی تھی اس نے ایک دم گھبرا کر لپٹا پ بند کر دیا

مگر وہ لپٹا پ دوبارہ کھل گیا تھا _____ ڈر گئی کیا وجیہہ _____ وہ اس انداز سے مخاطب تھا جیسے وہ وجیہہ کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا ہو میرے چہرے کی اطمینانیت پر مت جاؤ مجھے حیا چاہیئے اور وہ لڑکی بھی جو اس بزدل جن کو چھپائے بیٹھی تھی _____ میکال کی آواز خوفناک حد تک بدل کر وحشت ناک ہو چکی تھی وجیہہ کے لئے یہ سب ناقابل یقین تھا وہ حواس باختہ آنکھیں پھاڑتے ہوئے فقط لپٹا پ کی سکرین کو گھور رہی

تھی کہ اچانک میکال نے اپنا ہاتھ کیمرے میں گھسا کر لیپ ٹاپ کی سکرین کو پھاڑتے ہوئے نکالا اور وجیہہ کو گردن سے کھینچتے ہوئے لیپ ٹاپ کی سکرین میں سے گزارتے ہوئے کمرے میں موجود بستر پر پٹھا وہ بے اختیار چیخی اٹھی تھی خوف سے اس کا جگر پھٹنے والا تھا یہ سب کسی ڈراؤنے خواب کی مانند اچانک سے ہوا تھا اس نے کئی فٹ دور سے ہی ہاتھ کو جنبش دے کر وجیہہ کے بالوں کو جکڑ لیا تھا۔ تم حیا کو دوبارہ پیدا کرو گی ایک نئے روپ میں۔ وہ اس کے بال مڑورتے ہوئے دھاڑا تھا۔ بہت شوق ہے تمہیں اپنے شوہر کے کالے کرتوت دیکھنے کا مگر افسوس کہ تم اسے بھی نہیں دیکھ پاؤ گی۔ ک ک ک۔ تمہارے گلے سے اگر ایک آواز بھی نکلی تو زبان ضبط کر لوں گا تمہاری۔ میکال نے اسے بالوں سے جھٹکتے ہوئے چھوڑا تھا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لڑکی اندر داخل ہوئی جس کو دیکھتے ہی وجیہہ نے پہچان لیا تھا یہ وہی لڑکی تھی جو چند دن پہلے ہاسٹل میں آکر حیا کی دوست بن گئی تھی اس کے پاس میکال کے لئے کوئی پیغام تھا اسے وجیہہ کو دیکھ کر کوئی حیرانی نہیں ہوئی تھی جبکہ خوف اور ڈر سے کانپتی وجیہہ حیرانگی کے ایک اور سمندر میں گر گئی تھی۔ لیو سفر وہ

جن فاسیر ان دونوں لڑکیوں کو ڈیفینی کے محل میں لے گیا ہے۔۔۔ ملکہ
ڈیفنی۔۔۔ میکال نے حقارت سے اس کا نام لیا تھا۔۔۔ یہ سب اس عورت کی وجہ سے
ہوا ہے اس کو اس کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔ وہ میکال کا روپ اپنائے خوفناک آواز میں
بول رہا تھا۔۔۔ فاسیر یہاں ہو سکتا ہے اس کی خبر کسی کو نہیں تھی لیو سفر۔۔۔ میں
جانتا ہوں کہ وہ زل کے پاس تھا اگر یہ زل کیساتھ ایسی حرکت نہ کرتی تو زل کیساتھ
فاسیر بھی کبھی یہاں تک نہیں پہنچتا۔۔۔ فاسیر جیسا کمزور جن لیو سفر کے چنگل سے
دو لڑکیاں کیسے لے گیا۔۔۔ وہ بزدل جن چھپ کر خاموش بیٹھا رہا تھا جیسے ہی میں ان
دونوں کو بہوشی کی حالت میں چھوڑ کر گیا اس نے اپنا کام کر دکھایا مگر شاید وہ لیو سفر کی
طاقت سے انجان ہے اگر لیو سفر ڈیفنی کی خاص ملازمہ کو اٹھا سکتا ہے تو اس محل سے
حیا اور اس کمینی لڑکی کو اٹھانا کونسا مشکل کام ہے۔۔۔ اس کا اشارہ اسی پری کی طرف
تھا جو لڑکی کا روپ دھارے یہاں حیا کی دوست کے روپ میں ابھی اس کے سامنے
کھڑی تھی وہ دو قدم بڑھتا ہوا اس لڑکی کی طرف آیا تھا۔۔۔ تم ہزار بار اس زل
سے مل چکی تھی کیا تمہیں ایک بار بھی فاسیر کے ہونے کا احساس نہیں ہوا۔۔۔ وہ

ڈانٹنے کے انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ لیو سفر پرستان کی پریاں کوہ قاف کے جنات کے سامنے بہت کمزور ہوتی ہیں۔۔۔ تم سب کی کمزوریاں لیو سفر اچھی طرح دور کرے گا

غار کے کنارے سے سورج کی ہلکی سی روشنی کیسا تھ رنگ برنگے پھولوں کے مہکنے کی خوشبو اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی اسے وہاں کئی خوبصورت تتلیاں نظر آئی جو غار کے دروازے پر گھوم رہی تھی وہ تجسس کے مارے ان کی طرف بڑھی اور ناچاہتے ہوئے بھی غار کے دروازے تک پہنچ کر تتلیوں کو پکڑنے لگی وہ دودن میں پہلی بار غار کے باہر دروازے تک آئی تھی اس کے لئے مزید وہاں اکیلے بیٹھنا ممکن ہو گیا تھا اب تک وہ یہاں لائے جانے کا مقصد جان چکی تھی وہ اور اسکی فیملی اتنی دیر ایک جن کیسا تھ رہے یہ سوچ ہی زل کو کپکپا دیتی تھی غار سے اندر آتی خوشبودار ٹھنڈی

ہواؤں نے زل کو ایک دم تروتازہ کر دیا تھا وہ وہی بیٹھی پرستان کا منظر دیکھ رہی تھی یہ نظارہ اس کی سوچ سے کئی گنا زیادہ حسین تھا اچانک اسے تتلیوں کے ایک غول نے اپنی طرف متوجہ کیا جو چند خوبصورت پریوں کے حصار میں ایک ترتیب سے اڑ رہی تھی زل نے انہیں پکارنے کی ایک ناکام سی کوشش کی اور پھر دوبارہ ان میں مگن ہو گئی آسمان میں اڑتی خوبصورت پریوں کو دیکھنا کسی خوبصورت خواب کی مانند تھا وہ اونچی غار کے دروازے پر زمین پر الٹ لیٹی نیچے پرستان میں اڑتی پریاں دیکھنے میں مگن تھی کہ اچانک اسے اپنی پشت پر کسی کے ہونے کا احساس ہوا وہ اسے محض اپنا خیال سمجھ کر انکسور کر چکی تھی پرستان سے اونچی غار کے کنارے الٹا لیٹے اس کے لئے چھوٹے پتھر پھینکنا زیادہ پرکشش تھا

وہ اپنے خیالوں میں مگن ان تتلیوں کو حسرت سے دیکھ رہی تھی اسکے لمبے گھنے بال ہوا کی دوش پہ اڑتے ہوئے اسی منظر کا حصہ لگ رہے تھے... خوبصورت سے لباس میں

جس میں اسکے جسم کی ساری باریکیاں نظر آرہی ہو وہ لا پرواہ سی تھی جبکہ دو آنکھیں زل کو بہت ہی شوق اور طلب سے دیکھ رہی تھی پہلی بار ایک انسانی مخلوق کی خوشبو نے پرستان کا بسیرا کیا تھا جس سے ہر کوئی اسکی طرف متوجہ ہوتا... وہ دبے پاؤں بالکل زل کی پشت پہ پہنچ چکا تھا اور اسکی اڑتی سیاہ بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتار رہا تھا کہ اچانک وہ چونک گئی کسی کی بھاری سانسوں کی آواز سے... کلکون ہے وہ گھبراتی ہوئی فوراً پلٹی جس سے اسکے بال عوج جن کے نتھوں سے ٹکرا گئے... زل گھبرائی سی خود کو اس جن کے نیچے دیکھ رہی تھی جو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے کھانے کو تیار تھا... ویسے تو پرستان میں حسن کی کمی نہیں لیکن مجھے پتہ نہیں تھا انسانی مخلوق بھی ہمارے ٹکر کی ہو سکتی ہے وہ تھوڑا اور زل کے اوپر آگیا جس سے وہ بالکل زمین پر لیٹ چکی تھی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس جن کو دیکھ رہی تھی اور تمہاری خوشبو بھی اپنی مثال آپ ہے ایسی خوشبو جیسے مشک و عنبر کی ہو وہ اسے سونگھتے ہوئے بولا اور اپنا چہرہ زل کے بالکل قریب کر چکا تھا... زل کو اپنا گلہ خشک محسوس ہونے لگا اسکے دل میں ایک ہی خیال تھا فاسیر.... عوج اپنی انگلی کی گالوں پہ پھیرنے لگا اتنی

نرمی سے جیسے کوئی روئی ہو... اگر تم مجھے اپنی پیاس بجھانے دو تو تمہاری ہر خواہش پوری کر دوں گا پیاری لڑکی اب اسکی آنکلی زل کے ہونٹوں پہ آچکی تھی... وہ بولنا چاہ رہی تھی مگر اسکی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی... زل کی آنکھیں بے بسی سے نم ہونے لگی کہ عوج بولا.. ہنہ رومت تم پری بننا چاہتی ہونا پرستان کی بس ایک بار میری خواہش پوری کر دو پھر تم یہاں کی سب سے حسین پری ہوگی کہتے ساتھ ہی اپنے جسم کا سارا بوجھ زل پہ ڈال کے عوج نے اپنے ہونٹ زل کے ہونٹوں پہ رکھے زل کو فاسیر کے خیال نے اچانک ایسی طاقت دی کہ اس نے پورے زور سے عوج کو دھکا دیا... دور دور ہٹو وہ زور زور سے ہانپ کے بولی.. میرے پاس آنے کی کوشش بھی مت کرنا.. عوج خونخوار نظروں سے زل کو گھورنے لگا... تم نے مجھے دھکا دیا ایک معمولی انسانی لڑکی تمہارا مجھ سے کیا مقابلہ وہ جھپٹنے کے انداز میں زل کو دبوچنے لگا... چھوڑو مجھے فاسیر فاسیر بچاؤ مجھے پلیر زل زور زور سے چلاتی عوج سے خود کو چھڑانے لگی... تو تم ہی ہو جسے فاسیر لایا ہے یہاں تک کہ وہ معنی خیزی سے زل کو دیکھ کے بولا جبکہ زل زور زور سے ہاں میں سر ہلانے لگی تاکہ وہ اسکے ساتھ کچھ اور نہ کر دے... تو

تمہیں فاسیر کے پاس ہونا چاہیے نا وہ ہنس کے بولا.. نہیں مجھے فاسیر نے ہی یہاں رکھا ہوا ہے چلو میں تمہیں فاسیر کی اصل جگہ پہ لے جاتا ہوں وہ زل کی نازک سی کلائی کو دبوچ کے بولا... نہیں میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤنگی چھوڑو مجھے وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی تو تم ایسے نہیں مانو گی... زل کو دیوار سے لگانے کے بعد عوج نے اپنے ہونٹ فاسیر لے دیے نشان پہ رکھے.... آہ کیا خوشبو ہے تمہاری وہ مسلسل زل کی گردن کو چوسنے لگا سسسس مت کرو پلیر وہ تمہیں چھوڑے گا نہیں... جبکہ دوسری طرف ڈیفنی کے محل میں بیٹھا فاسیر مسلسل بے چینی محسوس کرنے لگا وہ ملکہ کے اجازت کے بغیر جا بھی نہیں سکتا تھا جبکہ وہاں پرستان کی حفاظت کی بات ہو رہی تھی.... اتنا کافی ہے اب لڑکی چلو میرے ساتھ وہ نشیلے لہجے میں بولا جیسے اب یہاں رکی تو نقصان تمہارا ہی ہو گا لیکن تم مجھے لے کے کہاں جاؤ گے... ڈیفنی کے محل.... کیا سچ؟؟ ایک پل کے لیے اپنا خوف بھول کے زل خوشی سے بولی اور یہی اسکی غلطی تھی ہاں تمہیں دیکھنا ہے کیا؟؟ ہاں مجھے ڈیفنی کو دیکھنے کا بہت شوق ہے

لیکن فاسیر کا ڈر بھی ہے وہ اداسی سے بولی... چلو ڈیفنی کے ہوتے ہوئے فاسیر تمہیں... کچھ نہیں کہہ سکتا وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے ڈیفنی کے محل تک لایا

شہزادی دن بہ دن لیوسفر کے جوابی حملوں سے محل کے گرد حصار کم ہوتا جا رہا ہے ایسے میں ہم کیسے اپنی جانوں کی حفاظت کر سکتے ہیں اب تک اتنی پریاں اور جن لیوسفر کے ہاتھوں مر چکے اور کتنا نقصان ہو گا وہاں کا سب سے بزرگ جن بولا سب کے برداشت کی حد ختم ہو رہی تھی اب... شہزادی کو لگتا ہے صرف اپنی جان پیاری ہے پرستان والوں کی نہیں فاسیر طنزیہ لہجے میں بولا... ڈیفنی پریشان سی بیٹھی ان سب کی باتیں سن رہی تھی کہ تبھی سب کو ایک نسوانی آواز سنائی دی.. واویہ تو بہت ہی شاندار محل ہے وہ ڈیفنی کے محل کو ستائش سے دیکھ کے بولی سب چونک کے زل کی طرف متوجہ ہو چکے تھے... فاسیر شاک سے اور پھر شدید غصے سے زل کو دیکھنے لگا... ہیلو ایوری ون وہ ہاتھ ہلا کے بولی اوہ میرا مطلب میں زل وہ کنفیوز ہو کے بولی.. یہ سب کیا ہے عوج؟؟ خاموشی میں ڈیفنی کی غصے بھری آواز آئی... شہزادی

میں آپکو یہی بتانے آیا تھا فاسیر جس انسانی لڑکی کو قید کر کے لایا ہے اسے اب تک ہم سے کیوں چھپا رکھا تھا اور وہ بھی اسکی مرضی کے بغیر قید ہے.. یہ صرف اپنا فائدہ چاہتا ہے انسانی مخلوق سے تعلق بنا کے خود کو طاقتور کرنا اور آپ سے بھی شادی اسلیے ہی کی تھی کہ پرستان پہ قابض ہو سکے.... اسکے ارادے شروع دن سے سہی نہیں تھے نہیں تو ایک کم سن جن ایسا کبھی نہ کرتا.. عوج اپنی بات پہ زور دے کے بولا.. جبکہ زمل کے لیے یہ بات شک سے کم نہیں تھی کہ ڈیفنی فاسیر کی بیوی ہے تو وہ سب جو یہ میرے قریب آنا چاہ رہا تھا اومائی گاڈ وہ حیرت اور اداسی سے فاسیر کو دیکھنے لگی.. بہت اچھے فاسیر داد دینی پڑیگی تم تو لیو سفر سے بھی زیادہ گھٹیا اور چالباز نکلے اس لئے تم نے اس لڑکی کو چھپا کر رکھا تھا ڈیفنی انتہائی طیش اور غصے سے بولی اسے خود ہی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے... میں کسی کو بھی اپنے کام کی صفائی نہیں دوں گا شہزادی اور آپ بھی اچھے سے جانتی ہیں ان سب شادیوں کا مقصد ___ طنزیہ لہجے میں کہتے وہ ڈیفنی کو بہت کچھ باور کرا رہا تھا... وہ ایک طرح سے ڈیفنی کو زلیل کر چکا تھا... اور زمل کے قریب گیا... یہ لڑکی میرے ساتھ آئی تھی اسے میں نے بچایا تھا

اور اسکی زندگی اب میرے دان ہے یہ کسی اور کا مسئلہ نہیں وہ وارن کرتی آنکھوں سے عوج کو دیکھ کے بولا اسکے لہجے اور آنکھوں کی سر دین سے اسے اپنی موت صاف نظر آرہی تھی جس نے بھی اس لڑکی کو چھونے کی کوشش کی وہ اپنی جان سے جائیگا اور ضرور جائیگا.. زل کا ہاتھ تھامے وہ جانے لگا لیکن زل کو اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ فاسیر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا... تمہیں چلنا چاہیے اب یہاں سے .. نہیں تو ادھر ہی جم جاو گی زندگی بھر... زل گھبرا کر فوراً اسکے ساتھ چل پڑی

مجھے اکیلا چھوڑ دو دفع ہو جاو سب کے سب یہاں سے ڈیفنی انتہائی طیش سے چلائی.. اسکی ہمت کیسے ہوئی ایک کل کی آئی انسانی لڑکی کو مجھ پہ اہمیت دے بھری محفل میں وہ کیا جتنا چاہ رہا تھا محل کی ایک ایک چیز کو اپنے غصے کا شکار کرتی ڈیفنی پاگل ہو چکی تھی اسکی خوبصورتی اور گھمنڈ کا وہم جیسے ٹوٹ گیا ہو

چھوڑو مجھے فاسیر کیا بد تمیزی ہے جنگلی جن میرے ہاتھ توڑ دو گے زل چیتختی ہوئی بولی
اس جن کے ہاتھ کتنے بھاری ہیں اف وہ دل میں اسے گالیوں سے نوازتی سوچنے لگی
جبکہ فاسیر اسے اسی غار کی زمین پہ پٹخ چکا تھا... تمہیں منع کیا تھا نا میں نے کہ باہر مت
نکلنا فاسیر اسکی طرف قدم بڑھا کے بولا جبکہ زل خوف سے تھوک نگلتے پیچھے پیچھے
ہونے لگی.. دیکھو فاسیر تمہیں اتنا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ نہیں تھا
یہ سب ہو گا بور ہو رہی تھی تو تتلیاں دیکھنے لگی مجھے کیا معلوم تھا اس جن کی نیت
خراب ہوگی بلکہ تم سب مرد ایک ہی جیسے ہو چاہے جن ہو کہ انسان.. فاسیر سرد
نظروں سے اسکی فضول گوئی سننے لگا زل زمین سے اٹھ کے اسکے پاس آئی یہ دیکھو
اس نے کیا کیا ہے میرا کوئی قصور نہیں وہ اپنے گردن پہ بنے صبح والی سرخ نشان کو
دیکھانے لگی... فاسیر نے غصے سے زل کو کمر سے دبوج کے اوپر اٹھایا اور اپنے ہونٹ
اسکی ہونٹوں پہ رکھے... زل اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھی گھبراہٹ کے مارے
فاسیر کو مضبوطی سے تھام لیا اسکی آنکھیں خود بخود بند ہونے لگی جبکہ اسے یاد آیا
ڈیفنی تو فاسیر کی بیوی ہے وہ فاسیر کو زور سے پیچھے ہٹا چکی تھی سرخ چہرے سے لمبی

لمبی سانسیں لیتی وہ فاسیر کو دیکھنے لگی... ایسے کیا دیکھ رہی ہو وہ آبر و اچکا کے بولا...
تمہیں شرم آنی چاہیے فاسیر زمل نم لہجے میں بولی ڈیفنی کے شوہر ہو کے مجھ سے کیسے
تعلق بنا سکتے ہو تم۔۔۔ تم بھی دھوکے باز ہو باقی سب کی طرح وہ اسکے سینے پہ مکار
کے بولی آنسو تیزی سے بہنے لگ جبکہ فاسیر سانس کھینچ کے رہ گیا یہ لڑکی بہت جلد
اسے پاگل کر نیوالی تھی.. وہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے زمل مت بھولو تمہاری زندگی بچائی
تھی میں نے اور تم میری غلام ہو میں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں اور روک
نہیں سکتی تم وہ انگوٹھے سے اسکے گلابی ہونٹوں کو مسل کے بولا... سیپی زمل اپنا چہرہ
پھیر چکی تھی۔۔۔ اب تمہیں دوسرے غار میں جانا ہو گا نہیں تو بہت جلد لیو سفر
یہاں پہنچ کر تمہارا خون پی جائیگا... ٹھیک ہے میں جاؤنگی وہ اسکی بانہوں میں کسمسا کر
بولی لیکن میری ایک شرط ہے اگر تم مجھے اپنے فائدے کے لیے لائے ہو تو میری بھی
ایک بات ماننی ہوگی... بولو فضول لڑکی وہ اکتا کے بولا... مجھے پری بنا دو پھر کسی بھی
غار میں لے جانا خوشی سے جاؤنگی... ہا ہا ہا ہا ہا فاسیر زمل کی بات سن کے زور سے قہقہہ
لگانے لگا اچھا مزاق ہے بے وقوف انسانی لڑکی.. تم چاہتی ہو کہ میں تمہیں پری بناؤں

آخر ایسا ہے بھی کیا تم میں؟؟ ایک بناوٹی حسن جو کہ میری ہی محتاج ہے نہیں تو جیسی تم تھی تمہارا محبوب سردار تمہیں دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا تھا.. اور ڈیفنی کو دیکھو ذرا اور محل کی باقی پریوں کو ایک سے ایک حسین اور ذہین ہیں تم میں ایسا کیا ہے جو تم جیسی بے وقوف ضدی اور خود سر لڑکی کو پری بناؤں میں.... تم نے کبھی میری بات نہیں مانی ہمیشہ من مانی کر کے میرا نقصان کیا اور اب تمہیں اس سے بھی بڑی سزا ملے گی تم خود چاہتی ہو کہ کوئی تمہارے قریب آئے ایک ترسی ہوئی انسانی مخلوق ہو تم اور کچھ نہیں.... فاسیر نہایت غصے سے اپنی بھڑاس نکال چکا تھا.... ذلت کے احساس سے زل کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا اگر میں تمہیں اتنی ہی فضول لگتی ہوں اور اتنے ہی تم مجھ سے تنگ ہو تو خود غرض مطلبی گھمنڈی جن چھوڑ دو مجھے لیو سفر کے لیے وہ روتے ہوئے بولی___ وہ اسکی بانہوں سے نکلی___ جاو اور اپنی بیوی ڈیفنی کو خوش کرو سمجھے وہ انگلی اٹھا کے بولی... ہاں سمجھ گیا لیکن شاید تم نے مجھے سمجھنے میں دیر کر دی___ فاسیر نے زل کو پھر سے اپنی اوور کھینچا اور اسکی سانسوں کو اپنے لبوں میں قید کرنے لگا زل اسے مکے مارتی مسلسل مزاحمت سے خود کو چھڑانے لگی اب

فاسیر کے ہاتھ زمل کے دل کے پاس تھے۔۔۔ اسکے دل کے پاس اپنی انگلی کا زور دیتے زمل کو ساکت کر گیا تھا زمل کی آنکھیں بند ہونے لگی جبکہ فاسیر کی سانسوں کی خوشبو اور ہونٹوں کے رس سے اسے لگا جیسے اسکے سارے زخموں پہ مرہم پڑ رہا ہو اسکے دل کی ڈھرکن فاسیر کے انگلی کی حرکت سے بالکل خوشگوار ہو گئی تھی جیسے کوئی شکوہ نہ ہو بس سکون نشہ راحت خود کو ایڑیوں کے بل اونچا کرتے سسکتی ہوئی سرخ چہرے سے فاسیر کی گردن میں ہاتھ ڈال کے اسکے ہونٹوں کو اتنی ہی شدت سے چومنے لگی فاسیر کو ہوش سے بیگانہ زمل کو اپنی بانہوں میں لیے اسے محسوس کر رہا تھا بہت قریب سے پہلی بار فاسیر دلچسپی سے اسکے چہرے کا بدلتا رنگ دیکھنے لگا یہاں تک دونوں کی سانسیں اکھڑنے لگی تو انکے ہونٹ الگ ہوئے زمل کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے دونوں ہی اپنی نت ترتیب سانسوں کو کنٹرول کر رہے تھے۔۔ چلو اب جانے کا وقت ہے۔۔۔ سنو فضول لڑکی آئندہ اگر تم نے ایسی کوئی غلطی کی تو اس سے بھی بڑی سزا ملے گی سمجھی میں یہاں تمہارا نوکر بن کے نہیں بیٹھ سکتا پہرے داری کو اب کہ فاسیر کا لہجہ بدل چکا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

زل کا دل ایک بار پھر بو جھل ہو چکا تھا جبکہ چہرہ بے عزتی کے احساس سے سرخ ___ میں صرف ایک بوجھ ہوں اسکے لیے اور کچھ نہیں ___ وہ دکھی سا ہو کر سوچنے لگی

فاسیر نے اپنے سفید گھوڑے ایلیس کو بلایا... جو ہنہناتا ہوا ہوا کے دوش پہ فاسیر کی طرف آیا بہت ہی چمکدار خوبصورت گھوڑا ___ وہ اب تک اداس تھی شاید فاسیر بھی اسکو سردار کی طرح استعمال کر رہا ہے صرف اسکی جان بچانے کی وجہ سے اس سے اچھا وہ عوج جن کی بات مان لیتی اور اب تک پری بن جاتی ___ اب بھی دیر نہیں ہوئی میں واپس عوج جن کے پاس چلی جاؤنگی... فاسیر ایلیس پہ چڑھنے کے بعد زل کی طرف ہاتھ بڑھا چکا تھا زل اسکا ہاتھ تھامتی اسکی پشت سے چپک گئی وہ سوچ چکی تھی اسے کیا کرنا ہے... اگر اس بار تم نے کوئی فضول حرکت کی تو تمہیں بخشوں گا نہیں یاد رکھنا زل وہ وارن کرنیوالے لہجے میں اسے دھمکی دے رہا تھا جبکہ اسکی سوچ اسکا بہت بڑا نقصان کرنیوالی تھی ایلیس کو اڑاتے فاسیر کا سارا دھیان آگے کی

طرف تھا یہی موقع تھا کہ زل نے اپنے ہاتھ فاسیر کے پشت سے ہٹائے اور اسکے کان کے پاس سرگوشی کی میں تمہیں اور تنگ نہیں کرونگی فاسیر جاوڈیفنی کے ساتھ خوش رہو افسردہ لہجے میں کہتی وہ فوراً ہی گھوڑے سے چھلانگ لگا چکی تھی جبکہ فاسیر اسکی اچانک آواز پہ شاک میں چلا گیا

چھت پہ بیٹھی وہ مسلسل ایک غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اب آگے کیا ہو گا زل کے معاملے میں الجھتے وہ خود ہی بری طرح پھس چکی تھی۔ اب مجھے اس غنڈے کے ساتھ لائف گزارنی ہوگی اف گاڈ اتنا فضول ٹائم نہیں ہے میرے پاس یہاں سے جلد ہی بھاگنا ہو گا وہ سر درد سے ابھی سگریٹ جلا چکی تھی کہ عاشر کے قدم سنائی دیئے۔ ہیلو فراڈی گرل وہ آنکھ ونک کر کے بولا

_____ چھپھورا نوشہ دل میں ہی اسے نئے لقب سے نوازتی دیکھنے لگی اور پھر سے سگریٹ
پینے میں مگن ہو گئی اسے جیسے کچھ دیر کے لیے ریلیکس مل گیا ہو مگر عاشر سے اسکا
سکون کیسے برداشت ہو سکتا تھا جو اسے بے سکون کر چکی تھی اس کو دھوکہ دے کر
_____ ابھی وہ دوسرا کش لیتی کہ سگریٹ اسکے لبوں سے چھینا جا چکا تھا اس نے آنکھیں
کھول کے دیکھا تو عاشر اسکے سگریٹ کو اپنے منہ میں دبائے مزے سے نوشہ کا تپا چہرہ
دیکھ رہا تھا _____ تم مجھے سکون سے کیوں نہیں رہنے دیتے شادی ہی کرنی تھی نا ہو گئی
اب زل سے نہیں ہوئی تو میں کیا کروں؟؟ وہ خود ہی تمہیں ریجیکٹ کر گئی ویسے بھی
وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی ڈیم اٹ وہ زور سے اپنا ہاتھ زمین پہ مار کے بولی _____ واو
امپریسیو تقریر مجھے بہت اچھا لگا انسان کا جھوٹ پکڑا جائے تو وہ ایسی ہی بونگی کہانیاں
سنانے لگتا ہے آئی نو _____ دیکھو عاشر اس سب سے میرا کوئی تعلق نہیں میں نے
بس اسکی مدد کی تھی وہ پہلے ہی اچھی زندگی نہیں گزار رہی تھی مجھے اس پہ ترس آ گیا
تھا بس میری غلطی ہے _____ وہ اس کے چہرے کی طرف متوجہ ہوئی _____ آئی ایم
سوری اب پلیز مجھے جانے دو مجھے بہت ضروری کام ہیں وہ اسکی منت کرنے لگی _____ تو

اس سب میں میرا کیا قصور تھا نوشہ میڈم کل کو تم کسی بھی ناخوش جوڑے کے شادی والے دن ایسے ہی دلہن کی جگہ خود دلہن بن کر اسکی زندگی بچاؤ گی وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔ تم سمجھ نہیں رہے ہمارے آس پاس اس سے بھی خطرناک چیزیں ہوتی ہیں پیار محبت کی ایک طرفہ شادی انسان کو زندگی بھر کا بے سکونی دیتی ہے وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ مجھے بھی درد ہوتا ہے تکلیف پریشانی بے سکونی سب میں بھی محسوس کرتی ہوں نوشہ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ ہر کوئی خود غرض ہے تم نہیں سمجھ سکتے لوگ بہت ظالم ہوتے ہیں پیار محبت کے بغیر زندگی گزارنا بہت مشکل ہے آنسو پٹپٹ اسکی سرخ نین کٹوروں سے گرنے لگے عاشر کو لگا اس سے زیادہ خوبصورت منظر نہیں ہوگا۔۔۔ وہ ایک پل کے لئے کھو گیا اسکی آنکھوں میں جلتی سگریٹ اسکی انگلیوں کو جلانے لگی تھی کہ نوشہ نے اپنے ہاتھوں سے سگریٹ کو دور پھینک دیا وہ عاشر پر ایک اور وار کر چکی تھی عاشر چونک کر اسے دیکھنے لگا اسے اس لڑکی کی باتوں نے کسی گہری سوچ میں ڈال دیا تھا جیسے اسکی ذہنی حالت ٹھیک نہ ہو یا اس کیساتھ کچھ غلط ہوا ہو۔۔۔ ادھر آو اس نے ہاتھ بڑھا کے

نوشہ کو اپنے قریب بلایا۔۔۔ نہیں وہ خوفزدہ ہو کے پیچھے ہٹ گئی۔۔۔ نوشہ ایک ایک قدم سوچ سمجھ کر اٹھارہی تھی۔۔۔ عاشر اٹھ کر اسکے پاس گیا اور اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے اپنے قریب کیا۔۔۔ مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں ہے میرے سارے مطلب زمل سے ہیں وہ عین میری شادی والے دن میرے انا کو ٹھیس پہنچا کر گئی ہے شاید تمہیں اندازہ نہیں کہ میں کیسا فیل کر رہا ہوں۔۔۔ سمجھ رہی ہوناں۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر متوجہ تھا وہ نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔ گڈ گرل اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ ہم اسے مل کے ڈھونڈیں گے تو سب ٹھیک ہو گا میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔۔ اچھا میں زمل کو ڈھونڈے میں تمہاری مدد کروں گی مگر یقین کرو وہ کہاں ہے اس کے متعلق میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ عاشر نے معنی خیز انداز میں نوشہ کی طرف دیکھتے ہوئے اسکی طرف سگریٹ بڑھایا۔۔۔ نوشہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ میں آج بھی کہتا ہوں اس سگریٹ کا دھواں تمہارے ہونٹوں میں جا کے ہی محسوس کن ہوتا ہے۔۔۔ دونوں ہنستے ہوئے سگریٹ پینے لگے تھے

#####

ایک اندھیری اور سنسان غار کے کونے پر وہ ڈری سہمی سی بیٹھی ہوئی تھی وجہہ کو یہاں آئے کافی ٹائم گزر چکا تھا مگر وہ ابھی تک صدمے کی حالت میں تھی وہ خوفناک چہرہ کسی فلمی سین کی طرح اس کے دماغ میں نقش ہو چکا تھا اس دیو ہیکل جن کے سامنے وہ بالکل کسی کھلونے کی مانند تھی لیو سفر نے اپنی جسامت کو اتنا پھیلا لیا تھا کہ وجہہ کا پورا جسم اس کی انگلی کے برابر بھی نہیں تھا وہ اسی خوف اور صدمے کے باعث اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہل پائی تھی اچانک غار میں پھیلنے والی تیز روشنی نے اس کو صدمے سے نکالتے ہوئے اس کی توجہ حاصل کی تھی وجہہ اس تیز روشنی سے نمودار ہوتی خوبصورت لڑکی کو دیکھتی رہ گئی تھی جو دم دار لہنگا پہنے اس کی طرف بڑھتی آرہی تھی

جو ہونا تھا ہو چکا تمہیں اب ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خود کو اگلے مراحل کے لئے تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ نرم سی آواز اور خوش مزاج لہجے میں وجیہہ سے مخاطب ہوئی تھی۔ تم ک کون ہو۔ وجیہہ کی غائب آواز اچانک سے واپس آئی گئی تھی۔ کیا میں مرچکی ہوں۔ نہیں وجیہہ تم زندہ ہو اور لیو سفر کی قید میں ہو۔ لیو سفر ک کون لیو سفر۔ وہی جس کے ساتھ تم ایک لمبے عرصے تک ایک ہی کمرے میں رہی۔ وجیہہ جھٹ سے لہنگے میں ڈھکے اس کے قدموں کی طرف لپکی۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ تم کیا کہہ رہی ہو پلیز مجھے یہاں سے نکالو میں یہاں دم گھٹنے سے مر جاؤں گی۔ یہاں سے تمہیں کوئی نہیں نکال سکتا وجیہہ تم کوہ قاف کے طاقتور جن لیو سفر کی قید میں ہو وہی لیو سفر جس نے تمہارے شوہر میکال کو مار کر اس کا روپ دھار لیا تھا۔ اس لڑکی کے چونا کا دینے والے انکشاف نے وجیہہ پر سکتہ طاری کر دیا تھا۔ میکال مرچکا ہے کیا۔ وہ روہانسی ہو کر چیخی تھی۔ بہت پہلے وجیہہ تم جس شخص کیساتھ تھی وہ میکال کے روپ میں لیو سفر جن تھا۔ لیو سفر جن میکال کے روپ میں۔ اس نے ششدر لہجے میں

فقرہ دہرایا۔۔۔ صرف لیو سفر ہی نہیں میں بھی وہاں ہی تھی حیا کی دوست کے
روپ میں۔۔۔ تم جو بھی ہو مجھے پتہ ہے تم مجھے یہاں سے نکال سکتی ہو پلیز میں
تمہاری ہر بات مانو گی تم مجھے یہاں نکال دو پلیز تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ میرے
لباس پر مت جاؤ وجیہہ میں پرستان کی ملکہ کی خاص ملازمہ ہوں میں تو کیا کوئی
جن، چڑیل یا کوئی بھی دوسری مخلوق تمہیں یہاں سے نہیں نکال سکتی صرف تم ہی
نہیں میں بھی اس کی قید میں ہوں بلکہ پرستان کی بہت سی خوبصورت پریاں سالوں
سے اس کی قید میں ہیں۔۔۔ پری کے انکشافات نے وجیہہ کو مزید الجھا دیا
تھا۔۔۔ ہم میں سے کوئی بھی اگر یہاں سے نکلنے کا سوچے گا بھی تو لیو سفر اس کو جسم
کر دے گا۔۔۔ پری نے وجیہہ کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی
اس کے دل میں پیدا ہوئی تھی۔۔۔ کیا چاہتا ہے وہ لیو سفر۔۔۔ ملکہ ڈیفنی وہ جتنی
خوبصورت ہے لیو سفر کے لئے اس کو پانا اتنا ہی مشکل تھا مگر یہ مشکلات زیادہ دیر تک
ڈیفنی کو لیو سفر سے دور نہیں رکھ پائیں گی۔۔۔ مگر میں ملکہ کو نہیں جانتی پھر مجھے
کیوں۔۔۔ وہ پرستان کی ملکہ ہے وجیہہ اور تم زمین زاد!!! تم بھلا اسے کیسے جان سکتی

ہو؟؟ وہ وجیہہ کے سوالیہ چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔ تو پھر تم سب نے مجھے دھوکہ کیوں دیا؟ تم بس اتنا سمجھ لو کہ ڈیفنی تک پہنچنے کے لئے لیو سفر کو دو ماں بیٹیاں چاہیے تھی جن کیساتھ وہ رنگ رلیاں مناسکتا اور بد قسمتی سے تم اور حیا ان دو میں سے ایک ہو جن کا انتخاب لیو سفر نے کیا تھا۔ حیا کو بھی تم لوگوں نے ہی غائب کیا ہو گا پھر۔ نہیں وہ کارنامہ تو تمہاری نند زمل کا تھا۔ زمل!!! وجیہہ نے زور سے اس کا نام لیا۔ ہاں جب لیو سفر سردار کے روپ میں حیا کیساتھ رنگ رلیاں منانے لگا تھا تب زمل اور فاسیر جن نے سارا پلان خراب کر دیا۔ رنگ رلیاں، فاسیر یہ سب کیا ہے۔ تم ایک بری ماں ثابت ہوئی ہو جس کو اپنی بیٹی کے علاوہ ہر لڑکی پر نظر رکھنے کی فکر تھی خیر میں یہاں صرف اس لئے آئی تھی کہ تمہیں بتا سکوں کہ لیو سفر چاہتا ہے کہ تم ایک نئی بیٹی پیدا کرو اس کے لئے تمہیں ذہنی طور پر تیار رہنا ہو گا۔ نئی بیٹی مگر کیوں۔ کیونکہ حیا اب اس کے کسی کام کی نہیں رہی اس لئے وہ چاہتا ہے کہ تمہارے پیٹ میں پنپنے والے نطفے کی جان کو حیا کے جسم میں ڈال کر اسے ایک نیا کردار دے تاکہ وہ سب بھول کر لیو سفر کے مقصد

کو پورا کر سکے _____ نہیں یہ نہیں ہو سکتا اسے شرم آنی چاہیے ایک ماں اور پھر اسی کی بیٹی کیساتھ رشتہ بنانا یہ بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے _____ یہ گناہ و ثواب صرف تمہاری دنیا تک محدود ہیں یہاں ایسا کوئی تصور نہیں اور ویسے بھی دو دو بہنوں کیساتھ جائز اور ناجائز تعلقات تو تمہاری دنیا میں بھی عام ہیں _____ مگر ماں بیٹی کے رشتے میں نہیں تم لوگ یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ ایک ماں بیٹی ایک ہی مرد _____ وجہہ تم اوورری ایکٹ کر رہی ہو یہ صرف ایک پردہ ہے جو قدرت نے زمین پر ڈال رکھا ہے جس دن ہٹے گا اس دن پتہ چلے گا کہ تم زمین زاد ماموں بھانجی خالہ بیٹی بہن اور پتہ نہیں کن کن مقدس رشتوں کو پامال کر رہے ہو _____ وہ معنی خیز انداز میں مخاطب تھی _____ خیر رشتوں کا یہ جھول صرف تمہاری دنیا تک محدود ہے یہاں نر و مادہ کے سوا کوئی رشتہ موجود نہیں

مگر میں اس دنیا سے ہوں جہاں _____ اگر مگر چھوڑو وجہہ تم انسانی مخلوقات سے دور جنات کی دنیا میں ہو اس لئے تم پر وہی قوانین لاگو ہوں گے جو یہاں پر ہیں یہاں

کوئی بھی مقدس نہیں ہے اس لئے کسی کی توہین بھی نہیں ہوتی اور گناہ!!! گناہ کا تو تصور بھی یہاں نہیں ہے یا تو اچھائی ہے یا پھر بہت زیادہ اچھائی۔۔۔ اچھائی ہم اس سب میں کیا اچھا ہے جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔۔۔ وجیہہ کا لہجہ طنزیہ سا تھا۔۔۔ اچھا وہی ہوتا ہے جو ہمیں اچھا لگے لیو سفر کو ڈیفنی تک پہنچنے کے لئے یہ راستہ بہتر لگا تو اس کے لئے یہی اچھائی ہے اور پریوں کو لیو سفر سے بچنے کے لئے جو راستہ اچھا لگے گا ان کے لئے وہی اچھائی ہوگی مانو تو دو اچھائیوں کے درمیان آگے نکلنے کی دوڑ ہے جو جیت گیا وہ اچھا ہو گا اور جو ہار گیا وہ بہت اچھا کہلائے گا۔۔۔ کیا تم لوگ واقعی ہی ایسا سوچتے ہو۔۔۔ وجیہہ کے لئے یہ نظریات بہت حیران کن تھے۔۔۔ ہمارے سوچنے یا نا سوچنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیو سفر ایسا ہی سوچتا ہے خیر تمہیں سٹریس نہیں لینا چاہیے کیونکہ تمہیں مستقبل قریب میں ایک بیٹی کو جنم دینا ہے اور اس کی پرورش اس انداز میں کرنی ہے کہ وہ لیو سفر کو خوشی خوشی قبول کرے۔۔۔ بچی کہاں سے آئے گی یہاں؟ کیا وہ کوئی جادو کرے گا جس سے بچی پیدا ہوگی۔۔۔ نہیں وجیہہ وہ تمہارے شوہر میکال سلطان کو دوبارہ زندہ کرنے والا

ہے اس کے لئے اسے اس کے خاندان کے کسی فرد کا خون چاہیے ہو گا اور وہ اسے
زمل سلطان سے مل جائے گا سمجھ لو زمل سلطان کی موت میکال سلطان پیدا کرے
گی اور میکال سلطان اور تم مل کر ایک بچی پیدا کرو گے جس کا نطفہ تمہارے پیٹ میں
سے نکال کر حیا کے جسم میں ڈال دیا جائے گا اور یوں ایک نئی حیا کا جنم ہو گا جو لیو سفر
کا مقصد پورا کرے گی۔ کیا تم میری کوئی مدد نہیں کرو گی پری تم تو بہت نرم
مزاج ہو ا کرتی ہو۔ میں چاہتے ہوئے بھی اپنی مدد خود نہیں کر سکتی کیونکہ میرے
پر لیو سفر کے پاس ہیں اور وہ اسی وقت مجھے مل سکتے ہیں جب میں اس کا ہر حکم مانو گی
خیر تم آرام کرو کیونکہ جب تک تم ایک بیٹی پیدا نہیں کرتی تب تک لیو سفر تمہیں
لازمی زندہ اور محفوظ رکھے گا

فاسیر پرستان میں جب ہر جگہ زل کو تلاش کرنے لگا مگر وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ کہاں چلی گئی تم پاگل لڑکی میں تمہیں محسوس کر سکتا ہوں لیکن میری آنکھوں سے او جھل ہو تم۔ بس ایک اور جگہ ہے جہاں سے مجھے وہ مل سکتی ہے کاش وہ وہی ہو شاید میرا شک سہی نکلے گا۔ وہ گھوڑے کو ہوا کی دوش پہ ڈوراتا پھر سے ڈیفنی کے محل تک پہنچا جہاں ڈیفنی اب بھی غصے سے بھری بیٹھی فاسیر کا رویہ اور اس انسانی لڑکی کو سوچ رہی تھی۔ مجھے یہاں سے تلاشی شروع کرنی ہوگی ابھی فاسیر آگے بڑھا ہی تھا کہ عوج نے اسکا راستہ روک لیا۔ ایک منٹ کہاں دندناتے ہوئے جارہے ہو لگتا ہے محل کے قانون بھول گئے ہو فاسیر۔ کس کی اجازت سے شہزادی کے محل میں آئے تم جب کہ یہاں سے سب کو جانے کے لیے کہا گیا تھا؟؟ عوج غضبناک لہجے میں بولا تھا۔ مجھے یہاں آنے کے لیے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں میرے معاملات سے دور رہو ابھی تو پرانا حساب بھی چکانا ہے تم نے۔ فاسیر آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے عوج کو دھکیل چکا تھا۔ تم میرے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتے میں بھی شہزادی کا شوہر ہوں تمہیں اسکی سزا مل

سکتی ہے بھولو مت فاسیر___ اور جو تم نے کیا اسکا کیا؟؟___ فاسیر کے سوال پر عوج نے ہکلاتے ہوئے ایک نظر ڈیفنی کو دیکھا جو تب سے خاموش کھڑی سب دیکھ رہی تھی___ وہ محض ایک عام انسانی لڑکی ہے جسکا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کوئی بھی جن اس کو چھو لے عوج کی چہرے پر مکروہ ہنسی آئی تھی___ تمہاری بھول ہے عوج وہ ڈیفنی ہر گز نہیں ہے جسکو تم چھولو___ فاسیر نے طنزیہ سا جملہ کہا___ تم اپنی اوقات سے باہر آرہے فاسیر___ عوج اس کی طرف لپکا تھا کہ فاسیر نے غصے میں عوج کو گدی سے پکڑ لیا___ چھوڑو مجھے فاسیر تم پاگل ہو گئے ہو فاسیر مزید عوج کی گردن اونچی کرتا اسے ہوا میں لٹکا چکا تھا___ بولو زمل کہاں ہے؟؟ اپنی جان پیاری ہے تو ابھی بتادو___ مجھے نہیں معلوم فاسیر چھوڑو عوج زور زور سے اپنے پاؤں ہلانے لگا تھا فاسیر اپنی پوری طاقت آج دیکھا رہا تھا___ بہت اچھے جو کل تک لیو سفر کے خلاف اکھٹے ہو گئے تھے آج وہی ایک دوسرے کی جان کے دشمن بن چکے ہیں صرف ایک انسانی لڑکی کے لئے___ ڈیفنی تالی بجاتی طنزیہ انداز میں خاموشی توڑتے ہوئے ان کی طرف بڑھی___ چھوڑو اسے فاسیر اور نکل

جاو میرے محل سے ___ ڈیفنی غصے کی شدت سے چیخ اٹھی تھی اسے فاسیر کی سب نااہلیاں یاد آئی تھی ___ مجھے کسی سے غرض نہیں ملکہ !!! زل گم چکی ہے اور میں اسے ڈھونڈے آیا ہوں ___ وہ اپنی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا اسے زل کی خوشبو یہاں تک لائی تھی ___ جہاں تک مجھے معلوم ہے تم نے اس لڑکی کو خفیہ رکھا تھا پتہ نہیں کیوں ___ ڈیفنی سپاٹ لہجے میں بولی ___ کوہ قاف کے اصولوں کے مطابق تو تمہیں اسے مار دینا چاہیے تھا کیونکہ انسانی مخلوق کا یہاں ہونا خطرناک ہو سکتا ہے میں سمجھ نہیں پا رہی کہ تم اسے کیوں لائے تم اس محل کے وفادار ہو یا اس کے؟؟ ___ ڈیفنی چہتے لہجے میں مخاطب ہوئی تھی ___ وہ لڑکی میری غلام ہے ہو سکتا وہ میرے کسی کام آئے اس لئے اسکا میرا پاس ہونا ضروری ہے ___ فاسیر نے اپنا لہجہ نرم کیا تھا ___ تمہارا لہجہ اور تمہارا اوتا ولا پن کوئی اور ہی کہانی سنار ہے مجھے فاسیر ___ ڈیفنی معنی خیز انداز میں بولی تھی ___ تم ملکہ کے شوہر ہو ہو تمہیں بالکل زیب نہیں دیتا کہ ایک عام انسانی مخلوق کے پیچھے اتنے پاگل ہوتے پھیرو ___ مجھے محل کی تلاشی لینا ہے ___ فاسیر نے ڈیفنی کی بات کو مکمل انکور کرتے ہوئے اپنی

بات رکھ دی تھی۔ مجھے اب پتہ لگ رہا ہے تم انسانی دنیا میں لیوسفر کو ڈھونے میں کیوں ناکام رہے تھے میں ایک دور کی عاشق میں بھی رہ چکی ہوں فاسیر۔ مجھے محل کی تلاشی لینی ہے ملکہ۔ فاسیر نے ایک بار پھر اس کی باتوں کا جواب دینے کی بجائے اپنی بات دہرائی تھی۔ میری نظریں تمہارے دل میں اٹھتے طوفان کی بغاوت کو اچھے سے محسوس کر رہی ہیں۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے معنی خیز انداز میں بولی۔ جاؤ تم تلاشی لے لو اور اپنی تسلی کر لو۔ فاسیر لمحہ بھر ڈیفنی کو گھورنے کے بعد محل کے اندر گھس گیا تھا محل کے ایک ایک کمرے کی تلاشی لینے کے بعد ایک ہی کمرہ بچتا تھا ڈھرتے دل کے ساتھ جیسے ہی فاسیر نے دروازہ کھولا سامنے ہی سفید چمکدار لباس میں ڈری سہمی سی حیا بیٹھی تھی اسکی حالت سے لگ رہا تھا کہ اسے کسی چیز نے خوفزدہ کیا ہے وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے چپ چاپ نکل گیا

آفس روم میں بیٹھا سردار زمل کے بعد اچانک سے وجیہہ اور میکال سلطان کی گمشدگی کے بارے میں سوچ رہا تھا جو بھی ہو رہا تھا کچھ تو ایسا تھا جو اسکی نظروں سے چھپا ہوا تھا یہ گیم دن بہ دن اسکو الجھاتی جارہی تھی شاید ہی کوئی ایسا کیس ہو جس نے سردار کو اتنا پریشان کیا ہو یہ کیس سردار کے لئے اس لئے بھی اہم تھا کیونکہ وہ ان سب کی زندگی کا حصہ پہلے سے تھا اس لئے یہ کیس تو اسے چند دنوں میں سلجھالینا چاہیے تھا مگر ہر دن ایک نیا انکشاف اس کو مزید پیچیدہ کر رہا تھا اس کیس میں زمل کا ہونا اس کے لئے اس کیس کو مزید اہم بنا گیا تھا وہ ایک خفیہ ایجنٹ ہونے کیساتھ شروع سے ہی ایک خود پسند شخص تھا۔ مجھے جلد ہی سارے ثبوت ڈھونڈے ہونگے بہت کم وقت رہ گیا وہ گہری سوچ میں تھا کہ باہر سے آواز آئی۔ سردار کہاں ہو تم؟؟ راد یہ پیچ کلر کے ٹائیٹ ڈریس میں ہائی ہیل پہنے اس وقت کسی آفت سے کم نہیں لگ رہی تھی ٹک ٹک

کرتی ہائی ہیل سے وہ سردار کے روم میں داخل ہوئی۔ ایک تو اس عورت کو بکواس کرنے سے سوا کچھ نہیں آتا اٹھ کے چلی آتی ہے۔ وہ اکتائے لہجے میں بڑبڑاتا رادیہ کی طرف متوجہ ہوا جو دروازے کے پاس کھڑی اسکے آفر کاویٹ کر رہی تھی کہ وہ کب اسے بیٹھنے کو بولے گا۔ اب جب پوچھے بنا میرے آفس میں آہی گئی ہو تو آکر بیٹھ بھی جاو۔ ہا ہا سردار تمہارا یہی اٹیٹیوڈ بہت پسند ہے مجھے کبھی کبھی تمہارے ایسے جو کس سے میرا موڈ فریش ہوتا ہے وہ اسکی ٹیبل پہ جھک کے بولی۔ کیا تم اپنی چیپ حرکتوں کو سائیڈ پہ کر کے مدد کی بات کرو گی؟؟ وہ خشمگین نظروں سے اسے گھورنے لگا۔ اوکے باس وہ دونوں ہاتھ اٹھا کے دلکش انداز میں مخاطب ہوئی۔ سردار میں واقعی پریشان ہوں میری پروفیشنل لائف شدید خطرے میں ہے پلیز جلدی نوشہ سے وہ ثبوت نکلواو ایک لڑکی سے ثبوت نہیں نکلواپا رہے تم؟؟ وہ ایک لڑکی بھی تو تم جیسی ڈھیٹ عورت کی ہی بیٹی ہے ناں رادیہ اب خون کا کچھ تو اثر ہو گا۔ او پلیز تم مجھے اپنی ناکامی کا الزام نہیں دے سکتے وہ اکتا کے چئیر سے ٹیک لگا چکی تھی۔ اور پتہ نہیں وجیہ کدھر ہے میکال تو اب میرے فون

کالز بھی نہیں اٹھاتا مجھے اس سارے جھنجھٹ میں پھسا کے وہ خود کو بچالے گا تو یہ
اسکی بھول ہے۔۔۔ اوہ تمہارے اس سستے عاشق میکال سلطان سے یاد آیا ایک نیوز
ہے تمہارے لیے۔۔۔ کیسی خبر؟؟ وہ چونک کے بولی۔ میکال سلطان اور اسکی بیوی
وجیہہ دونوں ہی زل کی طرح غائب ہو چکے ہیں ان دونوں کو ڈھونڈے کی بہت
کوشش کی لیکن کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا راتوں رات ہی وہ دونوں لاپتہ تھے۔۔۔ او
مائی گاڈ تمہیں پہلے ہی مجھے یہ بتانا چاہیے تھا یہی اچھا موقع ہے کہ ہم اس گھر کی تلاشی
لے سکیں ہم سے جوڑی ساری کہانیوں کے راز اسی گھر میں تو دفن ہیں وہ کھوئے
ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ تو چلو پھر ہمیں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ ہاں
چلو کار کی چابی اٹھاتے وہ دونوں عجلت میں آفس سے نکلے۔ کار میں بیٹھتے ساتھ ہی
سردار نے مسیج پہ تہروبا کو حالات سے آگاہ کیا کہ ضرورت پڑنے پر وہ بھی ادھر پہنچ
جائے

نوشہ ٹیرس پہ کھڑی کل رات عاشر کے رویے کے متعلق سوچ رہی تھی کہ اسے مین گیٹ کے پاس ایک کاررکتی نظر آئی یہ عاشر کی کار تو ہے نہیں پھر کون ہو سکتا ہے وہ تجسس سے دیکھنے لگی کہ رادیہ کو کار سے اترتے دیکھا نوشہ فوراً پیچھے ہٹ گئی اومائی گاڈ یہ شاطر عورت وجیہہ اور میکال کی غیر موجودگی میں ضرور یہاں کچھ ڈھونڈنے آئی ہوگی مجھے وہ سب چھپانا ہو گا نوشہ گھبراہٹ کے مارے فوراً وجیہہ کے روم میں گئی اور تیزی سے الماریوں کی تلاشی لینے لگی اس کے ماتھے پر پسینہ آ رہا تھا اس بار اسکی ماں اکیلی نہیں بلکہ سردار کے ساتھ آئی تھی عاشر بھی گھر پہ نہیں تھا جس سے وہ ہیلپ مانگتی اس نے عاشر کی وجہ سے وہ سارے ثبوت اپنے کمرے سے نکال کر وجیہہ کے کمرے میں چھپا دیئے تھے آج پھر وہ کئی سال پہلے کی طرح بے بس ہو گئی تھی جب رادیہ نے اسکے باپ کو بے بس کر دیا تھا اور وہ سوائے تماشہ دیکھنے کے کچھ نہیں کر پائی

تھی آج بھی کوئی بھی اسکی مدد کو نہیں آنے والا تھا۔۔۔ سردار اور رادیہ تیزی سے وجیہہ کے روم کی طرف آئے جہاں پہلے سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔ سردار ایک دم چوکنہ ہوتے روم کے قریب گیا اور زوردار لالت سے دروازہ کھل گیا نوشہ گھبراہٹ کے مارے اپنے ہاتھ چھپانے لگی جس میں رادیہ کے بربادی کے ثبوت تھے۔۔۔ رادیہ نوشہ کو دیکھ کر ایک دم ششدر ہو گئی تھی اسکے خیال میں نوشہ کو اب یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ نوشہ میری جان میری بیٹی تم یہاں کیا کر رہی ہو رادیہ پیار بھرے انداز میں نوشہ کو گلے لگانے کے لئے آگے بڑھی۔۔۔ دور ہٹو رادیہ تمہارے ناٹک ختم نہیں ہوتے نوشہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔ رادیہ انتہائی غصے سے نوشہ کو گھورتی سردار کی موجودگی کا احساس دلانے لگی۔۔۔

اوہ یہ کون آگیا پھر سے تمہارے نیا سا تھی میکال سے دل بھر گیا کیا تمہارا ویسے اپنا ہی لیول ہے تھکتی نہیں ہو آنکھ ونک کر کے نوشہ رادیہ کو تپانے لگی۔ دیکھو نوشہ ڈارلنگ

تم غلط سمجھ رہی ہو یہ سردار ہے زمل کا یونی فیلو اسے زمل کو ڈھونڈا تھا _____ اوپلیز
رادیہ اپنی یہ رام کہانیاں کسی اور کو سنانا اچھے جانتی ہوں میں تمہیں _____ وہ آنکھیں
گھما کے بولی رادیہ کو باتوں میں الجھاتے نوشہ وہ ثبوت واپس ڈرامیں رکھ چکی تھی _____
نوشہ تم میری بیٹی ہو دیکھو میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں جیسی ہی سہی تمہاری ماں ہو
کیا تم اپنی ہی ماں کو برباد کرو گی رادیہ روتی آنکھوں سے بولی پلیز نوشہ وہ ثبوت مجھے
دے دو میں یہ سب چھوڑ کے ایک اچھی لائف اسٹارٹ کرنا چاہتی ہوں ہاں تم بھی تو
یہی چاہتی تھی سب ٹھیک ہو جائے _____ کتنی خود غرض ہو تم رادیہ؟؟ میرے باپ کو
برباد کر کے میرا بچپن چھین کے اب تم چاہتی ہو نیو اسٹارٹ لو؟؟ میرے باپ کا کیا
قصور تھا رادیہ _____ نوشہ چلا کے بولی تم ایک گھٹیا عورت ہو جسکو صرف قیمت لگانی
آتی ہے آئی ہیٹ یو میں مر بھی جاؤں تب بھی تمہیں وہ ثبوت نہیں ملیں گے سمجھی
تم!!! میں جب تک تمہیں سزا نہ دلوں چین سے نہیں رہو گی میں وہ انگلی اٹھا کے
رادیہ کو باور کرانے لگی کہ وہ ایسا ہی کریگی _____ سردار زیر لب مسکرایا اسے یہ لڑکی کافی
دلچسپ لگی جو ایک کر مینیل عورت کے سامنے ڈٹ کے کھڑی تھی _____ میرے باپ

کے بعد میکل سے تمہارا دل بھرا نہیں تو اب تم اس سردار کے ساتھ اپنی راتیں رنگیں کرنے لگی ہو رادیہ اور کتنا گروگی تم اور بات کرتی ہو سدھرنے کی؟؟ ابھی نوشہ بول رہی تھی کہ ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پہ پڑا۔ وہ حیرت سے رادیہ کو دیکھنے لگی جس نے اس پہ انگلی تک نہیں اٹھائی تھی اب وہ کچھ اور بولتی کہ رادیہ نے اسکے دوسرے گال پہ بھی تھپڑ جڑ دیا۔ ایک دم چپ ہو جاو کب سے تمہیں صفائی دے رہی ہوں اپنی لیکن تم ڈھیٹ ہو نکلو یہاں سے رادیہ طیش سے دروازے کی طرف اشارہ کر کے بولی۔۔۔ نوشہ اسے گھورتے ہوئے روم سے نکلنے لگی۔۔۔ تف ہے تم پہ سردار مجھے آج دل سے خوشی ہو رہی ہے زمل تم جیسے بیچ اور ہوس پرست انسان کے چنگل سے بچ گئی نوشہ زمین پہ تھوکتے ہوئے چلی گئی تھی۔۔۔ اسکی ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسے بولنے کی غصے سے سردار سٹیٹانے لگا۔۔۔ سردار میں کہتی ہوں اسکا قصہ ختم کرو ایک ہی گولی کی بات ہے بس۔۔۔ رادیہ کچھ سوچ کے بولی تھی شاید یہی ایک راستہ اس کے پاس بچا تھا۔۔۔ تم پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟ اسکو گولی مار دینگے تو کیا ہم بچ جائینگے پاگل عورت؟ سردار سوالیہ نظروں سے بولا وہ ہر صورت نوشہ سے ثبوت حاصل

کرنا چاہتا تھا۔ ہاں ایک راستہ ہے اسے اپنے ساتھ لے چلتے ہیں اسکو چھوڑنا بھی خطرہ ہے۔ سردار نے کچھ سوچنے کے بعد ایک مشورہ دیا تھا۔ ہاں یہ ٹھیک کہا تم نے۔ میں تب تک وہ چیزیں ڈھونڈتی ہوں۔ رادیہ چیکینگ کرنے لگی تھی سردار روم سے باہر نکلا تو سامنے ہی تہر و باشاک میں کھڑی تھی جو کمرے میں موجود ان دونوں کی باتیں سن چکی تھی۔ اب تمہیں کیا ہوا وہ غصے سے بولا۔ تم پاگل ہو گئے ہو اس بد چلن عورت کی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جاو گے اسکی کیا گارنٹی ہے اگر تمہیں نقصان پہنچا دیا تو؟ تہر و با میں کوئی دودھ پیتا بچہ ہوں کیا جو اپنی حفاظت نہ کر سکوں آکر میری مدد کرو اسے روم سے بھی نکالنا ہے اب۔ تہر و با جلدی سے سردار کے راستے میں آئی سردار پلیز ایک بار پھر سوچو مار دو اسے اور یہ بات یہی ختم کرو یا پھر میں ماردیتی ہوں اسے۔ تہر و با فضول باتیں مت کرو کیا پاگل پن ہے سردار غصے سے اسے پرے دھکیل کے نوشہ کے روم کی کھڑکی کے پاس گیا جو قسمت سے کھلی ہی تھی۔ احتیاط سے کھڑکی کھولتے بنا آواز کیے وہ روم میں داخل ہوا ساتھ ہی تہر و با بھی اسکے پیچھے آئی۔ نوشہ دروازے کے ساتھ چپک کے بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی

کہ سردار کے اشارے پہ تہروبانے نوشہ کے قریب جا کر اسے بالوں سے پکڑتے ہوئے کھڑا کیا۔ نوشہ اچانک اس حملے پہ چیختی ہوئی خود کو تہروبا سے چھڑانے لگی مگر ناکام!!! وہ مزاحمت کرنے لگی سردار جلدی سے اسکے قریب جاتے اسکی مخصوص رگ کو دبایا جسکی وجہ سے نوشہ سردار کے بانہوں میں جھول گئی۔ تہروبانے انتہائی نفرت سے یہ منظر دیکھا اور صبر کے گھونٹ پی گئی اسوقت کچھ بھی الٹا کرنا مطلب سردار کے غصے کو ہوا دینا تھا۔ وہ دونوں فوراً ہی نوشہ کو وہاں سے لے کر نکل چکے تھے۔ دوسری طرف رادیہ کافی محنت کے بعد وہ ثبوت حاصل کر چکی تھی اوگاڈ تھینکس مل ہی گئے تبھی کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھول کے عاشر اندر آیا وہ حیرت بھری نظروں سے اس عورت کو دیکھنے لگا جو اپنی ڈریسنگ سے نہایت ہی چیپ لگ رہی تھی۔ کون ہو تم؟؟ وہ انتہائی غصے سے بولتا رادیہ پہ پستل تان چکا تھا۔ دیکھو یہ پستل نیچے کرو میں تمہیں بتاتی ہوں پوری بات رادیہ گھبرا کے بولی۔ میں تو میکال سر کے لیے کام کرتی ہوں یو نورادیہ اپنا گہرا گلہ مزید نیچے کرتی بولی اور چلتے چلتے عاشر کے قریب آئی۔ وہ کسی بھی طرح اب یہاں سے بس نکلنا چاہتی تھی۔ عاشر آبرو اچکا کے

اپنے سے آدھی عمر کی اس عورت کی حرکتیں دیکھنے لگا۔ یو آر سوہینڈ سم یہ عمر ہاتھوں میں پسٹل پکڑنے کی تو نہیں ہے۔۔۔ رادیہ اپنا ہاتھ عاشر کے سینے پہ پھیر کر بولی جس پہ وہ رادیہ کو انتہائی ناگواری سے دھکے دے کر دور کر چکا تھا۔ اپنی حد میں رہو یہاں کیا کر رہی تھی تم میری بیوی کدھر ہے جلدی بولو نہیں تو میں بہت ہی سر پھر بندہ ہوں اپنے پسٹل کی ساری گولیاں تمہاری کھوپڑی میں اتارتے بلکل نہیں سوچوں گا وہ زہریلے لہجے میں بولا۔ میں پانچ تک گنوں گا سوچ لو۔ ون ٹواؤ کے تبھی رادیہ کا فون بجنے لگا سردار کالنگ دیکھ وہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے کبھی عاشر کو کبھی فون کو دیکھنے لگی۔۔۔ اٹھاؤ کال اور سپیکر پہ ڈالو عاشر غصے سے بولا۔۔۔ رادیہ نے بیچارگی سے کال اٹینڈ کر لی سپیکر سے سردار کی آواز ابھری۔۔۔ ہیلو کدھر ہو رادیہ ہم تمہاری بیٹی نوشہ کو لے کر نکل چکے ہیں تم بھی جلدی پہنچو

میں یہی ہوں سردار نکلتی ہوں تھوڑی دیر تک

وہ کال کاٹ چکی تھی

اسکا مطلب وہ فراڈی لڑکی بھاگ چکی ہے عاشق دل میں سوچنے لگا _ دیکھو اب مجھے جانے دو میں صرف یہ فائلز اور یو ایس بی لینے آئی تھی

لیکن تم یہاں سے اب کچھ نہیں لے جاسکتی اور تھینک گاڈ کہ تمہاری سچائی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی جس لڑکی کی ماں اتنی بد چلن ہو سکتی ہے ایسی گھٹیا کو لڑکی کی مجھے اب کوئی ضرورت نہیں جس جہنم میں وہ گئی ہے اب اسے اپنے پاس ہی رکھنا بوڑھیا تف ہے تم جیسی عورت پر عاشق راد یہ پہ چیتے ہوئے بولا اب دفع ہو جاو یہاں سے ___ وہ جان چکا تھا کہ یہ عورت جو ابھی واحیات بنی ہوئی ہے اس کی ساس ہے

#####

اف پتہ نہیں میری ماں اور اسکے سستے عاشق کا یہ ڈرامہ کب تک چلے گا نوشہ اکتا کے بڑبڑائی وہ کرسی پر بندھی ہوئی تھی سردار جو کب سے نوشہ کی بڑبڑاہٹ سن رہا تھا اٹھ کے اسکے پاس طرف آیا دیکھو نوشہ ایسے چپ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں اس سے اچھا

ہم آپس میں ڈیل کر لیں۔۔۔ وہ اس کے چہرے کا جائزہ لینے لگا تھا۔۔۔ مجھے تمہاری
بکو اس سننے میں ذرا دلچسپی نہیں ہے سردار۔۔۔ وہ آنکھیں پھیلانے ہوئے بولی۔۔۔ تو
اچھا ہو گا اگر تم چپ رہو میری ماں کے آنے تک۔۔۔ وہ اس انداز میں بولتی سردار کو
سخت زہر لگی تھی۔۔۔ شٹ اپ جب میں بولوں تو میری بات مت کاٹنا سمجھی تم
۔۔۔ وہ انگلی اٹھا کے تنبیہ کرنے کے انداز میں مخاطب تھا۔۔۔ اگر تم نے مجھ سے
ڈیل کی تو میں تمہاری عاشق سے جان چھڑوا دوں گا اور تمہاری ماں سے بھی۔۔۔ اوہ
سچی۔۔۔۔۔ نوشہ زور زور سے قہقہہ لگانے لگی کم آن سردار تم نے مجھے کیا ٹانی کھانے والی
دس سال کی بچی سمجھا ہوا ہے۔۔۔ سردار غصے سے اپنا ماتھا مسلتے گھور کے نوشہ کو دیکھنے
لگا جو اسے غصہ دلارہی تھی۔۔۔ نوشہ میں چاہتا ہوں تم اس کیس سے بچ جاو رادیہ
پھسی تو وہ تمہیں بھی ضرور پھسائے گی۔۔۔ سردار کا انداز ہمدردانہ تھا کافی سمجھدار
ہو تم مجھ پہ یقین کرو فائدے میں رہو گی جو کچھ بھی رادیہ کے کیس میں ہے وہ سب
مجھے بتا دو یہ بہت ضروری ہے۔۔۔ میں تمہیں کیوں بتاؤں سردار؟؟ وہ سوالیہ انداز
میں اسے دیکھنے لگی

میری ماں کے عاشق ہو کر اسی کے خلاف ثبوت ڈھونڈ رہے ہو وہ استہزائیہ انداز میں بولی۔ دیکھو نوشہ سردار کرسی سے بندھی نوشہ کی طرف جھک کر بولا تم بھی اپنے باپ کے قاتلہ کو سزا دلوانا چاہتی ہو نا وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا نوشہ کو ٹریپ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اور عاشر جیسے شخص سے بھی تو چھٹکارا چاہتی ہو تمہاری ساری خواہشیں میں ہی پوری کر سکتا ہوں اور کوئی چوائس نہیں ہے تمہارے پاس۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا کہ نوشہ نے اپنی ایک ٹانگ کی حرکت سے سردار کو زوردار لات ماری دور ہٹو فلرٹی دھوکے باز جھوٹے انسان۔ مجھے تمہاری کسی بات کا بھی یقین نہیں ہے وہ ثبوت کبھی تم لوگوں کو نہیں ملیں گے اور نہ ہی تم مجھ سے کچھ اگلو سکتے ہو۔ نوشہ سردار کو اپنی ماں کیساتھ دیکھ چکی تھی اس لئے سردار کو اسے خود پر یقین دلانے میں مشکل ہو رہی تھی سردار نوشہ کے بالوں کو جکڑتے ہوئے اسے گھورنے لگا۔ میں تم سے کچھ بھی اگلو اسکتا ہوں لڑکی بہت فائدہ اٹھالیا میری نرمی کا مگر شاید تم اس نرمی کے قابل ہی نہیں ہو۔ آہ چھوڑو میرے بالوں کو جنگلی انسان نوشہ چلا کے سردار کو دور کرنے لگی۔ اب میری بات سنو تمہیں کیا تمہاری عزت

بھی پیاری نہیں ہے ویسے بھی اچھی خاصی ہو تم وہ معنی خیزی سے نوشہ کے بلیو جالی دار کپڑوں میں چھپے وجود کو دیکھ کر بولا بلکل رادیہ کی طرح اور تمہاری ماں نے تو ویسے بھی مجھے کہا ہوا ہے کہ تم بہت ڈھیٹ ہو اگر منہ نہ کھولو تو تمہارا ریپ کر دوں۔ وہ ہونٹ ایک طرف کو لمبے کرتے ہوئے مسکرا دیا۔ یقین جانو تمہیں ذرا مزہ نہیں آئیگا لیکن مجھے ہی ڈبل فائدہ ہو گا وہ انگلی سے نوشہ کے گلابی لبوں کو مسلتے ہوئے بولا جسکا سینہ سردار کی باتوں سے زور زور سے اوپر نیچے ہو رہا تھا ایک دم نوشہ کے چہرے کی رنگت سردار کی بات سن کر اڑ گئی تھی۔ آگئے نا اپنی اوقات پہ تمہارا تو ویسے بھی پسندیدہ کام ہے عورتوں کے تلوے چاٹنا۔ سردار غصے میں نوشہ کے چہرے پہ جھکنے لگا اب میں تمہیں بتاؤنگا کہ میں کیسے تلوے چاٹتا ہوں۔ تھر و باجوا بھی کمرے میں آئی تھی سردار کو نوشہ کے اتنے قریب دیکھ کر ایک دم آگ بگولہ ہو گئی سردار ہٹو پیچھے ہوش میں تو ہو تم۔ تھر و با کی آواز سردار کو پیچھے ہٹا چکی تھی وہ ہوش میں آتے ہی سرخ چہرے سے نوشہ کو گھورنے لگا۔ تھر و با مسلسل خونخوار نظروں سے نوشہ کو گھور رہی تھی۔ سردار پلیز بیٹھ جاو تھوڑی دیر کب تک ایسے ہی خود کو

تھکاو گے۔۔۔ وہ سردار کا ہاتھ پکڑے صوفے پہ بیٹھا چکی تھی۔۔۔ ادھر لاؤ میں تمہارے سر کا مساج کر دیتی ہوں۔۔۔ اس کی ضرورت نہیں تہر و بابا۔۔۔ وہ لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا

تمہیں پر سکون رہنا چاہیے سردار۔۔۔ وہ اسے کمرے کی بالکونی میں لے آئی تھی وہ کسی صورت ان دونوں کو قریب نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ کسی کیفے میں چلتے ہیں تمہارا موڈ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ سردار کے انکار کے باوجود تہر و بابا نے اسے آفر دہرا دی تھی بہکے ہوئے لہجے میں سردار کے عنابی لبوں کو دیکھتی تہر و بابا بے چین نظر آرہی تھی۔۔۔ ابھی وقت نہیں ہے ان چیزوں کا اور نہ ہی موڈ ہے۔۔۔ سردار نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔ ہشش سردار کی ہونٹوں پہ انگلی رکھتے اس نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔۔۔ تم کب تک ان سب کی وجہ سے مجھے اگنور کرتے رہو گے سردار تمہاری محبت میں یہ دوری اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ فی الحال میرے پاس تمہاری طرف آنے کا موقع نہیں ہے۔۔۔ کیا تمہارا انٹرسٹ ختم ہو گیا ہے۔۔۔ ایسی بات

نہیں ہے تحرو باہ بس تمہارے وہم ہیں _____ تو پھر نوشہ کے اتنے قریب کیا کر رہے تھے تم سردار؟؟ وہ آبر و اچکا کے بولی پہلے زل اور اب رادیہ اور اسکی بیٹی جبکہ تم اچھے سے جانتے ہو مجھے شراکت پسند نہیں ہے اور تمہارے معاملے میں تو بالکل نہیں _____ وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا خود کی تعریف سننا تو اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا _____ کیا کرو گی تم _____ جو بھی میری محبت کے راستے میں آئیگا وہ رسوا ہو گا سردار _____ امم مجھے لگتا ہے تم کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہی ہو اور ویسے بھی حسین چیزیں خود ہی نمایاں ہو جائیں تو میں کیا کر سکتا ہوں تمہیں پتہ ہے حسن جس چیز میں بھی چھپ جائے انسان کو بہکا ہی دیتا ہے اب اگر کوئی سردار کو دیکھ کر بہک جائے تو _____ میرے ہوتے کون بہکنے کی غلطی کرے گا سردار _____ طلب انسان سے کچھ بھی کروالیتی ہے _____ وہ مغرورانہ انداز میں مخاطب ہوا _____ آہاں تمہاری یہی عاشق مزاجی پسند ہے مجھے سردار لیکن حیرت کی بات ہے کہ حسن کا سراپا تمہارے سامنے ہو اور تم اسے نظر انداز کرتے ہو وہ اسکے گال پہ انگلی پھیرنے لگی اف ایک تمہاری یہ خوشبو حواس سلب کر دیتی ہے تہر و با سردار کے قریب ہوتے اس کا کالر

پکڑ چکی تھی اس نے خود کو اس کے اتنا قریب کیا کہ اس کی سانسیں سونگھ سکے۔۔۔ اٹس ٹوچ۔۔۔ ہاں اٹس ٹوچ مائی بے بی۔۔۔ وہ سردار کے ہونٹوں کی طرف لپکی اور انہیں دبوچنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ مجھے مت روکو۔۔۔ وہ سردار کو مزاحمت سے باز رکھنا چاہتی تھی۔۔۔ سٹاپ اٹ یا وہ اسے ایک طرف دھکیل کر وہاں سے نکل گیا

سردار خود کو تھوڑا نارمل کرنے کے بعد نوشہ کے پاس آخری کوشش کرنے کے لئے گیا۔۔۔ نوشہ میں آخری بار کہہ رہا ہوں بتاؤ وہ ثبوت کدھر ہیں اور کیا جانتی ہو تم رادیہ کے بارے میں؟؟ اس بار سردار تحمل سے بول رہا تھا۔۔۔ سردار وہ ثبوت میرے پاس ہی ہیں۔۔۔ اسے ابھی بھی سردار کا وہ انداز یاد تھا جو کچھ دیر پہلے اس نے دیکھا اس لئے اس کو تپانے کے لئے وہ مسکراتے ہوئے اقرار کر چکی تھی۔۔۔ جھوٹ بول رہی ہو تم وہ ثبوت تمہارے پاس ہوتے تو تم اتنی پرسکون ہو کر نہ بیٹھی ہوتی وہ کریمینل ماں کی کریمینل بیٹی ہی ہونا تم اور دماغ بھی اسی حساب سے چلاتی ہو ماننا

پڑیگا۔ وہ بغیر کچھ بولے طنزیہ سا مسکرا دی۔ اسکو کھانا مت دینا جب تک
بھوک سے مر کے سب کچھ اگل نہ دے۔ وہ غصے سے تن فتن کرتا باہر نکل
گیا۔ کمینی عورت تم دونوں ماں بیٹی ایک ہی جیسی ہوز مل کے ہونے والے شوہر کو
چھین کے تمہیں سکون نہیں ملا اب سردار کو ورغلا رہی تھی۔ تہرو باغصے سے نوشہ
پہ جھپٹ پڑی اسی کھینچا تانی میں موقع کا فائدہ اٹھا کر نوشہ اپنے ہاتھ کھول لئے اور
تہرو باکو دھکا دے کر گرانے کے بعد بعد نوشہ فوراً کمرے سے بھاگ نکلی اسے روکنے
کی تمام کوششوں میں تحرو با ناکام رہی تھی کچھ ہی دیر میں سردار واپس اس طرف آیا
وہ سوچ چکا تھا کہ کسی بھی طرح نوشہ کو اعتماد میں لینا پڑیگا جو کہ بہت ہی مشکل کام
ثابت ہونے والا تھا، یہی سوچ کر وہ کمرے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ
کھلا دیکھ اسکی چھٹی حس نے کچھ برا ہونے کا سگنل دے دیا وہ فوری کمرے کی طرف
دوڑتے ہوئے وہاں پہنچا تو نوشہ غائب تھی۔ تہرو با یہ کیا ہوا ہے وہ بھکلا کر جلدی
سے تہرو با کی طرف بڑھا بولا کیا ہوا ہے؟؟ سردار وہ نوشہ۔ تہرو با گھبرا ئی ہوئی
تھی نوشہ بھاگ گئی سردار۔ کیا کہا تم نے؟؟ وہ ڈھار کر بولا کیسے بھاگی وہ تمہیں خیال

رکھنے کو بولا تھا ناں سردار غصے میں تحرو با کا گلا دباتے ہوئے چیخا۔ بولو تم سے ایک لڑکی سمجھانے کو بولا تھا اور تم نے سب خراب کر دیا تم ایسا کیسے کر سکتی ہو۔ وہ اسے دھکیل کر رخ بدل چکا تھا میری محنت ضائع کر دی تم نے۔ وہ ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کچھ سوچنے لگا۔ میری بات تو سنو۔ تحرو بانے اس کو کندھے سے اپنی طرف بلانی کی کوشش کی کہ سردار نے ایک زوردار چمٹا اسے رسید کیا اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے وہاں سے نکل گیا

وہ بے سود زمین پر بہوش پڑی ہوئی تھی اس کے چہرے کا رنگ زرد اور ہونٹ خشک تھے اسے جب سے یہاں لایا گیا تھا وہ تب سے بہوش ہی پڑی ہوئی تھی اس کے بدن میں ہوتی ہلکی سی جنبش وجہہ کو اس کے قریب کھینچ لائی تھی زل زل زل وجہیہ

اس کو ہوش میں لانے کے لئے پکارنے لگی دو دن میں اس کے جسم نے یہ پہلی حرکت کی تھی وجیہہ نے پاس رکھی پانی کی بوتل اس پر انڈھیل دی زل ہوش میں آؤ۔۔۔ وجیہہ نے اسے جھنجھوڑا تھا۔۔۔ ہم بہت بڑی مشکل میں ہیں تمہارے پاس جو جادوئی جن ہے اس کو بلاؤ ورنہ یہ تمہیں مار دیں گے۔۔۔ وجیہہ زل کے ہوش میں آنے کا انتظار کئے بغیر تیزی سے بولتی گئی یہ دیکھے بغیر کہ اس کی گود میں لیٹی زل آنکھیں کھولتے ہی حیرانگی کے ایک اور دریا میں ڈوب چکی تھی۔۔۔ بھا بھی آپ یہاں۔۔۔ وہ ایک دم چونک گئی تھی زل جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور وجیہہ کو غور سے دیکھنے لگی۔۔۔ حیا کہاں ہیں زل۔۔۔ زل وجیہہ کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگی اسے لمحے بھر کے لئے لگا جیسے وہ واپس انسانی دنیا میں پہنچ گئی ہو۔۔۔ زل حیا کہاں ہے اور وہ جن جو تم دونوں کو یہاں لایا تھا؟ کہاں کون لایا تھا میں کہاں ہوں۔۔۔ لیو سفر کی قید میں زل تمہارے لاپتہ ہونے کے بعد لیو سفر مجھے بھی یہاں لے آیا ہے وہ اب تمہیں مارنے والا ہے۔۔۔ وجیہہ کانپتی آواز میں تیز تیز بولتی جا رہی تھی۔۔۔ لیو سفر! زل نے لفظ لمبا کھینچا اور پھر دماغ پر زور دیتے

ہوئے سوچنے لگی کہ وہ یہاں کیسے پہنچی اس کا زرد چہرہ لیو سفر کا نام سنتے اور بھی زرد ہو گیا تھا وہ پہلے سے جانتی تھی کہ لیو سفر اس کی جان کا دشمن تھا مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہاں پہنچ جائے گی وہ گھوڑے سے چھلانگ لگاتے ہی وہ نیچے گہرائی دیکھ کر بہوش ہو گئی تھی اور پھر اس کے بدن کی خوشبو لیو سفر کو اس کے پاس کھینچ لائی تھی وجیہ کے انکشافات نے تو گویا اس کی جان ہی نکال دی تھی۔۔۔ تم یہاں سے بھاگ جاؤ زل زل ورنہ وہ تمہیں مارنے والا ہے..... زل زل کہاں گم ہو تم۔۔۔ وجیہ کی آواز اسے خیالی دنیا سے واپس لائی تھی وہ مجھے ضرور مارے گا اور اس تھپڑ کا بدلہ لے گا۔۔۔ تمہارے پاس جو جن ہے تم اس کو اپنی مدد کے لئے بلاؤ وہ ہمیں یہاں سے نکال دے گا۔۔۔ میں فاسیر کو دھوکہ دے آئی ہوں بھا بھی وہ اب میری مدد کرنے نہیں آئے گا۔۔۔ زل روہانسی ہوئی تھی وہ ایک بار نہیں کئی بار فاسیر کو دھوکہ دے چکی تھی مگر آج پہلی بار جب اس کی جان پر بنی تھی تو اسے اپنی ان حرکتوں پر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔ دھوکہ کیسا دھوکہ؟۔۔۔ مجھے لگا تھا شاید وہ مجھے پیار کرتا ہو گا اس لئے مجھے یہاں لایا ہے مگر وہ اس ملکہ کا شوہر ہے جس کے لئے لیو سفر سب کچھ کر رہا ہے

اس لئے میں اسے چھوڑ کر عوج کے پاس جانے کے لئے کودی تھی اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے پری بنائے گا اب عوج اور فاسیر میں سے شاید کوئی بھی میری مدد کو نہیں آئے گا

عوج یہ عوج کون ہے۔۔۔ وہ بھی ملکہ کے محل میں رہتا ہے جب مجھے فاسیر نے چھپایا تھا تو وہ مجھے وہاں ملا تھا کنواری انسانی لڑکی ہر جن کی کمزوری ہوتی ہے۔۔۔ اور تمہیں یہ لگا ہو گا کہ وہ بھی تمہیں پسند کرنے لگا ہے اس لئے تم نے فاسیر کو..... وہ جملہ ادھورا چھوڑ چکی تھی۔۔۔ اومائی گاڈ تم لڑکیاں پتہ نہیں اتنی خوش فہم کیوں ہوتی ہو اگر وہ ملکہ کے محل میں ہے تو وہ بھی ملکہ کا شوہر ہو گا میں نے سنا ہے کہ ملکہ نے لیو سفر کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت سی شادیاں کی ہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے عوج ملکہ کا خادم ہو۔۔۔ وہ اداس لہجے میں بولی اس کی سانسیں ڈر و خوف سے پھولی ہوئی تھی ان سانسوں کو بے ترتیب کرنے کے لئے ان دونوں کا ڈر وہاں اچانک سے پہنچ آیا تھا لمبے ناخن اور لہجے ہوئے لمبے بال، لمبے لمبے ہاتھ پاؤں اور انسان نما بدن پر خوفناک چہرہ اس

چہرے پر وحشت و آگ برساتی آنکھیں! لیو سفر کو آتا دیکھ کر دونوں کا روم روم کانپ اٹھا تھا انسانی دنیا میں وہ ہر بار ایک نئے روپ میں ان کے سامنے آیا تھا اور وہ ہر بار اس کو پہچاننے میں ناکام رہی تھی مگر اس بار اس کی آنکھوں کی وحشت اور غرور ہی بتا رہا تھا کہ یہ لیو سفر کے سوا کون ہو سکتا تھا ہر قدم پر اس کی جسامت بڑھتی جا رہی تھی ان کے قریب آنے تک وہ اتنا لمبا اور چوڑا ہو چکا تھا کہ جیسے کوئی پہاڑ ہو اس نے ایک زوردار پھونک سے وجیہہ کو ایک کونے سے دوسرے کونے میں پھینک دیا تھا اور پھر زلزلہ تھا اس کے سامنے تھی جو زمین پر ہاتھ ٹکائے بیٹھی پشت کے سہارے ریگتی بالشت بالشت پیچھے ہٹ رہی تھی اس کے چہرے کا زرد پن اور ہونٹوں کی خشکی واضح بتا رہی تھی کہ اسے اپنی موت نظر آرہی ہے لیو سفر نے اس کو دو انگلیوں کی مدد سے اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھا زلزلہ کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی وہ شاید ڈر و خوف سے ہی اپنی جان دینے والی تھی اس کی آنکھوں میں سفیدی آنے لگی تھی اچانک لیو سفر کی ایک پھونک نے اسے ہواؤں میں اڑا دیا اور وہ اندھیرے میں ڈوبے جنگلات اور پہاڑوں کے اوپر سے اڑتی ہوئی کئی کلو میٹر دور اندھیرے جنگلوں میں جاگری کئی

ٹہنیوں سے اٹکنے کے بعد اس کا لباس کئی جگہ سے پھٹا چکا تھا اور بدن سے خون رسنے لگا تھا

اس کے لمبے بالوں میں درختوں کے پتے اٹکے ہوئے تھے اور اس کا چہرہ زرد آلود تھا اس نے وہاں سے بھاگنے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ اس کے پرانے تجربات بتا رہے تھے کہ ایسا سوچنا بھی فضول ہے وہ وہی ڈری سہمی بیٹھی اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی خوف سے بدن میں پیدا ہوتی کپکپاہٹ ہر لمحہ تیز ہو رہی تھی اچانک کسی چٹان کی مانند لیو سفر کا ایک قدم آسمان سے نیچے آیا تھا جس نے کئی درختوں کو پتوں کی مانند مسل دیا تھا اور پھر اگلے قدم اس کے بعد پھر اگلے قدم! ہر قدم پر زل ناچا ہتے ہوئے بھی زمین پر رنگینی پیچھے ہٹ رہی تھی اس کا خوف اسے پیچھے دھکیل رہا تھا حالانکہ یہ سب فضول تھا اس کی آنکھوں کا پانی ہونٹوں کی طرح بلکل خشک ہو چکا تھا وہ چیخنے چلانے تک سے محروم تھی ہر قدم اس کی طرف بڑھتا لیو سفر اپنی جسامت چھوٹی کر تا جا رہا تھا یہاں تک کہ زل تک پہنچتے ہوئے وہ کسی

کھلونے کی مانند بالکل چھوٹا ہو گیا تھا زمل کے پاؤں پر چڑھنے کے لئے بھی اسے چھلانگ لگانی پڑی تھی زمل نے اپنی ٹانگیں زور سے جوڑ لی اور وہ ان پر اچھلتا کودتا اوپر کی طرف بڑھنے لگا زمل پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ پہاڑ جیسی جسامت کسی تین انچ کے کھلونے کا روپ لے چکی تھی وہ جیسے جیسے اوپر آ رہا تھا زمل زمین پر ویسے ویسے لیٹی جارہی تھی وہ اچھلتا اس کی رانوں تک پہنچا اور وہاں سے دوڑتا ہوا اس کے پیٹ پر چڑھا اور سینے سے ہوتا ہوا گردن تک آیا اور پھر کسی کیڑے کی مانند اس کی گردن پر ریٹکتے ہوئے اس کے چہرے پر آیا اور اس کی آنکھوں میں موت کا جھلکتا خوف دیکھنے لگا زمل کا کانپتا جسم اسے کسی جھلولے کی مانند محسوس ہو رہا تھا وہ بھاگتا ہوا اس کے ماتھے پر چڑھا وہ آنکھیں اٹھا کر اپنے ماتھے پر اس کو دیکھنے لگی لیو سفر نے اس کے ناک کی سیدھ پر ایک زوردار پھونک ماری جس نے زمل کے سامنے موجود سارا منظر بدل دیا تھا سناٹے سے بھرپور کالی رات کے جنگلوں میں زوردار آندھی چلنے لگی تھی جس نے کئی درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکا تھا وہ کود کر اس کی گردن پر آیا اور آہستہ آہستہ اس کی گردن کی نسوں کو کاٹنے لگا جہاں سے

رستہ خون اس کی گردن سے بہنے لگا تھا اس کاٹنے کی شدت اسے موت جیسی تکلیف دے رہی تھی وہ مرتی کیا نہ کرتی اس نے گردن پر ایک ہاتھ مار کر اس کو ایک طرف پھینک دیا تھا

وہ کئی میٹر تک بل کھاتا ہوا گیا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا سامنے چلتی آندھی اب طوفان کی مانند زل کی طرف بڑھ رہی تھی وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہر لمحہ اپنی طرف آتے طوفان کے آگے بھاگنے لگی وہ انجان راستوں پر کسی مددگار کی امید لئے مسلسل بھاگتی جا رہی تھی راستے میں اسے کئی انسانی لڑکیوں کی لاشیں اور ہڈیاں نظر آئی کئی کٹے پھٹے بدن اس کے پاؤں تلے کچلتے جا رہے تھے اس کا اپنا بدن کئی جگہوں سے زخمی ہو چکا تھا۔۔۔ تیز بھاگوزل اور تیز تا کہ تمہارے خون میں اتنی گرمی پیدا ہو جائے جتنی مجھے چاہیے۔۔۔ بھاگتے ہوئے اس آواز نے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے کندھے پر بیٹھا ہے وہ وہی ایک دم ساکت ہو گئی جس بلا سے وہ بھاگ رہی تھی وہی تو اس کے کندھے پر بیٹھا تھا خوف اور ڈر کے باعث وہ چہرہ

پھر کر اس کو دیکھنے کی ہمت بھی نہیں کر پار ہی تھی وہ پرندہ اڑ کر سامنے درخت پر جا بیٹھا تھا۔۔۔ بھاگو لڑکی ذرا تیز بھاگو۔۔۔ ہر چیز کو تباہ کر تا طوفان اس کے سر پر پہنچ آیا اس کی ٹانگیں مزید چلنے سے انکاری تھی مگر موت کا خوف اسے بھاگنے پر مجبور کر رہا تھا کٹے پھٹے لباس میں نیم برہنہ وہ بھاگنے لگی اس کے قدم خون سے لبریز ہو چکے تھے اسے اپنے سامنے ایک طرف روشنی نظر آئی شاید یہ کوئی باہر نکلنے کا راستہ ہو یہ سوچتے ہی وہ اس سمت میں بھاگ نکلی ہر قدم پر وہ روشنی تیز اور ہوا خوشبودار ہوتی جا رہی تھی اسے زندگی کی ایک رمت نظر آئی زندہ بچنے کی ایک امید بندھی جس نے اس کی بے حال ٹانگوں میں ایک نئی جان پیدا کر دی تھی وہ پوری رفتار سے اندھیرے جنگل میں پھیلی روشنی کی طرف بڑھنے لگی کہ اچانک اسے ایک ٹھوکر لگی اور وہ منہ کے بل گرتی چلی گئی اس کا چہرہ زخمی ہونے کیساتھ گرد آلود بھی ہو چکا تھا وہ روشنی کے بہت قریب پہنچ گئی تھی اس نے آنکھیں ملتے ہوئے زمین سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو لمبی دم والے خوبصورت چمکتے دکتے لہنگے میں ملبوس ملکہ ڈیفنی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ انسانی لڑکی۔۔۔ وہ معنی خیز انداز میں اسے دیکھنے لگی مسلسل بھاگنے

سے زل کو سانس چڑھی ہوئی تھی اور اس کا گلہ اتنا خشک تھا کہ آواز نکلتا مشکل ہو رہی تھی ملکہ نے زل کو پانی دیا اور اپنی طرف بڑھتے طوفان سے بچانے کے لئے زل کو اپنے پیچھے کر لیا وہ طوفان ملکہ کے قریب آ کر تھم گیا تھا ہر طرف مکمل خاموشی چھا گئی تھی ملکہ کے پہلو میں چھپی زل نے ایک آنکھ نکال کر باہر دیکھا تو وہاں مکمل سناٹا تھا ___ کیا ہوا تمہیں لڑکی؟ ___ وہ لی لیو سفر ___ وہ ہکلاتے ہوئے بولی ___ اوہ لیو سفر تمہارے پیچھے ___ ملکہ نے اس کا جملہ خود مکمل کر دیا تھا اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر اپنے پہلو میں سے نکال کر سامنے کیا اور ایک ہلکا سا دھکا دیا وہ دو قدم پیچھے ہٹی ایک وجود سے ٹکرائی ___ لیو سفر برا نہیں ہے زل ___ ملکہ کے جملہ مکمل کرنے تک وہ وجود اسے اپنی بانہوں میں جکڑ چکا تھا وہ اس کی پکڑ سے ہی پہچان گئی تھی کہ یہ لیو سفر ہی ہے وہ دونوں اس کو گھسیٹتے ہوئے ایک درخت کے نیچے لے گئے جہاں پہلے سے ایک انسانی لاش پڑی ہوئی تھی ___ فاسیر کو بلاؤ شاید وہ تمہاری مدد کو پہنچے ___ ڈیفنی کے طنزیہ جملے پر لیو سفر بھی ہنس دیا تھا ڈیفنی نے زل کو لاش کے بالکل اوپر کھڑا کر دیا یہ وہی جگہ تھی جہاں لیو سفر نے میکال کا قتل کیا تھا لیو سفر نے اپنا جادو

شروع کیا وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح پھدک رہی تھی۔۔۔ افسوس تم نے اس دن
لیو سفر اور حیا کے درمیان آکر اپنی موت کو آواز دی تھی۔۔۔ ڈیفنی زیر لب مسکراتے
ہوئے بولی۔۔۔ ملکہ تم بھی اس کیساتھ ملی ہوئی تھی حقیقت جاننے کے بعد فاسیر
تمہیں چھوڑے گا نہیں۔۔۔ وہ مزاحمتی انداز میں دانت پیستے ہوئے مخاطب ہوئی
تھی۔۔۔ شطرنج کی بساط پر جیتتا وہی ہے جس کو رانی کی طاقت کا اندازہ ہو جسے ہی رانی
کھیل سے باہر ویسے ہی بادشاہ ختم۔۔۔ ڈیفنی طنزیہ انداز میں مسکرائی۔۔۔ تمہارے ختم
ہونے کا غم ہی فاسیر کو ختم کر دے گا ڈیفنی کے جملہ مکمل کرتے ہی لیو سفر نے ایک
تیز دھار چھرا نکالا اور اس کے بدن کو مفلوج کرتے ہوئے زل کی گردن پر ایک وار
کیا خون کا فوارہ گردن سے نکل کر نیچے رکھی میکل کی لاش پر گرا اور بہتہ ہوا اس کے
سینے میں اتر گیا اس کیساتھ ہی ملکہ نے پرواز بھری اور پرستان کی طرف اڑ گئی زل کا
جسم کچھ ہی دیر میں بے جان ہو کر ایک طرف گر گیا تھا اور پھر میکل سلطان کی لاش
میں جان آگئی

#####

جسم سے بہتے خون کا ایک ایک قطرہ زل سے لمحہ بالمحہ زندگی چھین رہا تھا وہ زمین پر بے جان پڑی تھی آخری نظر جب لیوسفر نے اس پر ڈالی تو اس کے چہرے سے خوف کے تمام بادل چھٹ گئے تھے وہ کٹے پھٹے لباس میں نیم برہنہ بے سود پڑی تھی زل کے خون نے میکال کی لاش میں جان ڈال دی تھی لیوسفر میکال کو لے کر ان جنگلوں سے دور اڑ آیا تھا۔۔۔ تم یہی سوچ رہے ہو کہ میں نے اتنے عرصے بعد تمہیں کیوں زندہ کیا؟۔۔۔ لیوسفر ایک خوبصورت نوجوان کاروپ دھارے میکال سلطان کے سامنے بیٹھا اس کے کمزور جسم کو دیکھ رہا تھا جو اتنا کمزور تھا کہ اسے چلنے میں بھی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم پھر سے ایک انسانی نطفہ مجھے دو مگر اس بار وہ تمہاری بیوی کے جسم سے ہونا چاہیے۔۔۔ میری بیوی وجیہہ۔۔۔ وہ لڑکھرائی زبان سے مخاطب ہو۔۔۔ ہاں وجیہہ فکر نہیں کرو وہ ابھی بھی زندہ ہے اور جوان

ہے۔ کہاں ہے وہ۔ جہاں تم چاہو گے وہاں وہ تمہارے پہلو میں ہوگی تمہیں
ابدی سکون دینے کے لئے۔ ابدی سکون۔ میکال نے اسی کے لفظ کو
دہرایا۔ تم نے مجھے دھوکہ دیا تھا لیو سفر اس بار بھی تم مجھے استعمال کر کے پھینک
دو گے۔ کوئی بھی مخلوق انسان کو استعمال نہیں کر سکتی یہاں تک کہ انسان خود
استعمال ہونے کے لئے اپنا پیش نہ کر دے۔ میں نے تمہارے لئے کتنی ہی لڑکیوں
کو۔ میرے لئے نہیں میکال اپنے لئے تم نے وہ سب اپنے لئے کیا تھا تاکہ تمہیں
شیطانی طاقتیں مل جائیں۔ لیو سفر نے میکال کو ٹوک دیا تھا۔ تم موقع پرست
اور مفاد پرست جن ہو لیو سفر۔ موقع پرست۔ وہ معنی خیز انداز میں
ہنسا۔ تمہیں یاد ہے کہ تم اپنی ہی بہن زمل کا خون کر کے ایمر کو دینے والے تھے
کہ وہ اس سے طاقت پاتا اور بدلے میں تمہاری خواہشات پوری کرتا۔ لیو سفر نے
اسے ماضی یاد کروایا تھا۔ ہاں کیونکہ تم سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا اس
لئے میں نے راجہ ایمر سے ڈیل کی زمل کے خون سے وہ اتنا طاقتور ہو جاتا کہ تمہارا
مقابلہ کر سکتا مگر اس سے پہلے ہی تم نے راجہ ایمر اور مجھے قتل کر دیا۔ تو تمہیں

اندازہ ہو جانا چاہیے میکال کہ تم لیو سفر کے سامنے کچھ بھی نہیں ہو۔۔۔ ضرورت ہوں! مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ میں لیو سفر کی ضرورت ہوں اس لئے ہی تو اس نے مجھے دوبارہ زندہ کیا۔۔۔ راجہ ایمر کے مرنے کے بعد مجھے اس کے جادو کے اثر کو بھی ختم کرنا ہے تاکہ میں کوہ قاف کے تمام جنات کو مار کر ان کی بیگمات اور پرستان کی تمام پریوں پر قبضہ کر سکوں اس کے لئے مجھے تمہاری بیوی کے بدن سے ایک انسانی نطفہ چاہیے۔۔۔ مجھے اس سے کیا ملے گا لیو سفر۔۔۔ تمہارا یہ کمزور بدن پھر سے جوان ہو گا کیا یہ کم ہے کہ تم ایک نئی زندگی جینے والے ہو۔۔۔ تم صرف مجھے استعمال کرنا چاہتے ہو لیو سفر۔۔۔ اچھا تو تم کیا چاہتے ہو۔۔۔ وہ ساری شیطانی طاقتیں جو میری تسکین کر سکیں۔۔۔ میکال کی بات سنتے ہی لیو سفر نے لمحے بھر کے لئے آنکھیں بند کر کے ایک زوردار پھونک ماری تھی جس سے میکال کے کمزور بدن میں طاقت آ گئی۔۔۔ جیسے جیسے تم میرا مقصد پورا کرتے جاؤ گے ویسے ویسے تمہاری شیطانی طاقتوں میں اضافہ ہوتا جائے گا۔۔۔ یہ بات ہے تو مجھے وجہہ کیسا تھ انسانی دنیا میں بھیج دو

میں تمہارا مقصد ضرور پورا کروں گا لیو سفر _____ میکال کی خواہش پر لیو سفر نے ایک ہی جھٹکے میں اسے وجیہہ کیساتھ انسانی دنیا میں پھینک دیا تھا

ہر گزرتا لمحہ کسی عذاب مسلسل کی مانند اسے تکلیف دے رہا تھا اس ڈیٹا میں چھپی رادیہ کی حقیقت وہ دیکھ چکا تھا وہ ویڈیوز ایک عذاب کی مانند اس پر نازل ہوئی تھی جو اسے بے چین کر چکی تھی پہلے اس کی بیوی زمل کا گھر سے بھاگ کر لاپتہ ہو جانا اس کے لئے شرمندگی کا باعث بنا ہوا تھا کہ ذلت کا دوسرا پہاڑ رادیہ کی ویڈیوز کی صورت میں اس پر ٹوٹا _____ نوشہ کی ماں کا کردار اتنا گھٹیا ہے تو بیٹی بھی ویسی ہی ہوگی اگر ویسی نہ بھی ہو تب بھی وہ معاشرے کا سامنا کس منہ سے کرے گا کہ وہ ایک ایسی عورت کی بیٹی کا شوہر ہے جو اتنا گند پھیلا چکی ہے _____ وہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگا _____ وہ

کونسی منحوس گھڑی تھی جب اس نے وجیہہ کی باتوں میں آکر شادی کی حامی بھری تھی۔۔۔ اگر یہ خبر باہر نکلی تو میں کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہوں گا عاشر چوہدری تمہارے لئے مرنے کا مقام ہے۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑایا اور پھر پسٹل اٹھا کر وہاں سے روانہ ہو گیا وہ ان دونوں ماں بیٹی کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا تھا وہ پاگلوں کی طرح سڑکوں پر گاڑی دوڑا رہا تھا کہ خود مر جائے یا ان دونوں کو مار دے کچھ دیر بعد اس نے گاڑی سڑک کنارے کھڑی کی اور خود کو پر سکون کرنے کے لئے گاڑی سے نکل کر سگریٹ پینے لگا وہ لمبے لمبے کش لے رہا تھا کہ سڑک کے ایک طرف سے نوشہ بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی۔۔۔ عاشر جلدی گاڑی چلاؤ۔۔۔ وہ اس کے قریب آنے تک جملہ مکمل کر چکی تھی اس کی سانسیں پھولی ہوئی تھی اس کی حالت دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ کسی سے بھاگ رہی ہے۔۔۔ عاشر جلدی کر وہ یہاں آجائے گا۔۔۔ عاشر کو خاموش دیکھ کر نوشہ نے دوبارہ اپنی بات پر زور دیا۔۔۔ عاشر میں تمہیں کچھ۔۔۔ ابھی جملہ ادھورا ہی تھا کہ ایک زوردار چمٹا اس کے گال کو لال کر گیا۔۔۔ بد ذات عورت۔۔۔ وہ عاشر کے اس انداز پر بالکل ہکا بکارہ گئی

تھی۔ تمہاری اور تمہاری ماں کی حقیقت میں جان گیا ہوں نوشہ۔ وہ اس کو گردن سے دبوچتے ہوئے گاڑی کیساتھ لگا چکا تھا۔ میری بات سنو تم۔ کچھ نہیں سننا مجھے۔ عاشر نے غصے سے اسے ٹوکا۔ تم بازاری عورتوں نے کیا سمجھا ہوا تھا کہ مجھے کچھ پتہ نہیں چلے گا۔ گردن پر دباؤ بڑھنے کی وجہ سے وہ کھسانے لگی تھی۔ عاشر چوہدری کوئی چلتا پھرتا عام لڑکا نہیں ہے جس کو تم اور تمہاری ماں پاگل بنا سکتی ہو۔ تم جو سوچ رہے ہو وہ بالکل غلط ہے میری۔ وہ مشکل سے اتنا کہہ پائی تھی کہ عاشر نے پورے زور سے اس کا گلا دبا کر اس کی آواز کو بند کر دیا۔ عاشر چوہدری نام ہے میرا اور چوہدری کبھی عزت پر سمجھوتا نہیں کرتے بازاری عورت۔ مجھے تب ہی تمہاری حقیقت کو سمجھ جانا چاہیے تھا جب تم زمل کو بھگا کر اس کی جگہ خود آگئی تھی کہ ایک نارمل لڑکی یہ حرکت نہیں کر سکتی تم نے عاشر کو دھوکا دے کر بہت بڑی غلطی کی ہے بازار و عورت اور اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی عاشر نے اپنا پسٹل نکال کر اس پر تان دیا اس سے پہلے کہ وہ گولی چلاتا ایک گولی نے اس کی ٹانگ کو نشانے پر لیا اور وہ اچانک سے ایک طرف لڑھک گیا یہ

سردار اور تحروبا تھا جو نوشہ کا پیچھا کرتے یہاں پہنچے تھے کہ نوشہ کو مرتاد دیکھ کر سردار نے گولی چلا دی کیونکہ نوشہ کا زندہ رہنا اس کے لئے بہت ضروری تھا گردن پر گرفت کمزور ہوتی دیکھ کر نوشہ بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گئی عاشر نے وہی لیٹے جوابی حملہ کر دیا تھا وہ بالکل نہیں جانتا تھا کہ اس پر حملہ کرنے والا کون تھا مگر جو بھی تھا اب اسے عاشر کے غصے کا سامنا کرنا تھا سردار اپنی ٹریننگ تکنیک کو اپناتے ہوئے عاشر کے جوابی حملے سے پوری طرح بچ گیا تھا۔۔۔ وہ مر جائے گا سردار بس کرو۔۔۔ تحروبا چلائی گولیوں کی آواز سے وہ ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔۔ میں صرف نوشہ کو یہاں سے زندہ نکالنا چاہتا ہوں۔۔۔ یہ اس کا کھسم ہے یہ اسے کیوں مارے گا سردار تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ مجھے نہیں پتہ مگر جس طرح اس نے اس پر پستل تانا تھا وہ اسے مارنے والا تھا۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے چلایا جیسے تحروبا کو خاموش رہنے کی تلقین کر رہا ہو نوشہ گاڑی لے کر وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ عاشر کی گولیاں اب تک سردار کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی سردار نے کمال مہارت سے ایک اور نشانہ لیا جو سیدھا عاشر کے بازو کو چھوتا ہوا اس کے سینے میں لگا سردار کو وہاں سے نکلنے کے لئے یہ نشانہ لگانا

ضروری ہو گیا تھا ورنہ وہ کسی صورت عاشر کو مارنے کے حق میں نہیں تھا عاشر بے سود ایک طرف کو گر گیا اچانک نوشہ گاڑی کو واپس موڑ لائی اور عاشر کو کھینچ کر اس میں ڈالا اور سیدھا ہسپتال کی طرف چلی گئی

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے تمہیں اسے مارنا نہیں چاہیے تھا پتہ نہیں اب کیا ہو گا۔۔۔ تحرو باپو لیس کیس کا سوچ کر ہی کانپ رہی تھی۔۔۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اس کے متعلق زیادہ مت سوچو تمہیں کسی طرح گھر سے اب وہ سارے ثبوت لانے ہوں گے یہ آخری موقع ہے۔۔۔ سردار نے گاڑی گھر کے سامنے روکتے ہوئے اسے تلقین کی تھی اس کا کانپتا بدن تحرو باکی نازک حالت بتانے کو کافی تھا۔۔۔ ڈونٹ وری یار ہم کام ہوتے ہی اس شہر سے نکل جائیں گے۔۔۔ کہاں جائیں

گے۔ جہاں بھی۔۔۔ سردار کے پاس اس کہاں کا کوئی جواب نہیں تھا اسے تو ان ثبوتوں کی حد تک تحروبا سے مطلب تھا۔۔۔ کیا وہاں ہم شادی کریں گے؟ سردار اس سوال پر اس کو نظریں بھر کر دیکھنے لگا اور پھر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے اتر جانے کا اشارہ کیا تحروبا گاڑی سے اترتے ہی گھر کے اندر بھاگ گئی تھی رادیہ نے ان کو بتا دیا تھا کہ وہ ثبوتوں کے کتنا قریب سے ہو کر آئی تھی اس لئے اسے آج ان کو ڈھونڈنے میں زیادہ وقت نہیں لگنا تھا وہ جلدی سے اس کمرے میں گئی اور کانپتے ہاتھوں کیساتھ چیزیں اٹھل پھل کرنے لگی کچھ ہی دیر میں وہ ہارڈ ڈسک اس کے سامنے تھی جس کی وہ ہمیشہ سے متلاشی تھی اس نے ہارڈ ڈسک کو ہاتھ میں پکڑ کر ایک لمبا سانس لیا کہ اچانک اسے اپنے پیچھے ایک آہٹ محسوس ہوئی اس نے یک دم پلٹ کر دیکھا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے دروازے کیساتھ ٹیک لگائے میکال سلطان کھڑا اسے معنی خیز انداز میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ م م میکال بھائی۔۔۔ وہ ایک دم ہکلا گئی۔۔۔ بھائی آپ کہاں تھے اتنے دنوں سے بھابھی بھی غائب تھی اور زمل بھی۔۔۔ اس نے ہارڈ ڈسک چھپاتے ہوئے خود کو نارمل رکھنے کی آخری حد تک کوشش کی تھی۔۔۔ کیا ڈھونڈ

رہی تھی تم۔۔۔ کچھ نہیں میں وہ بس۔۔۔ کیا بس۔۔۔ کچھ سامان ڈھونڈ رہی تھی
اس کمرے سے!!! آپ کب آئے۔۔۔ میکال اس کی تمام باتوں کو اگنور کرتے ہوئے
فقت معنی خیز انداز میں مسکرا دیا تھا اس نے سر سے پاؤں تک اس پر نظر دوڑائی اور
پھر چلتا ہوا اس کے قریب آیا وہ میکال کا یہ روپ دیکھ کر ایک دم گھبرا گئی
تھی۔۔۔ ہارڈ ڈسک کس کو دینے جا رہی تھی تم۔۔۔ وہ آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے
اسے دیکھنے لگا اس نے لیو سفر سے ملی شیطانی طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے ہارڈ
ڈسک دیکھ کر ہی ساری سٹوری پتہ چلائی تھی۔۔۔ وہ وہ اس میں۔۔۔ اس میں تصاویریں
ہیں وہ اس میں یونیورسٹی فنکشن کی کچھ ویڈیوز ہیں وہ چاہیے تھی مجھے۔۔۔ وہ ایک دم
ہکلائی ہوئی تھی اس کے الفاظ اس کیساتھ چھوڑ چکے تھے۔۔۔ یونیورسٹی
ویڈیوز۔۔۔ میکال نے لمبا کھینچا اور پھر اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹانے لگا
اس کے چہرے کا رنگ فک ہو چکا تھا۔۔۔ میں اور رادیہ تو کبھی تمہاری یونیورسٹی گئے
ہی نہیں تھے تحروبا۔۔۔ میکال نے اسے ایک دم لاجواب کر دیا تھا۔۔۔ میں سمجھی
نہیں کک کیا مطلب اس سب کا۔۔۔ چھوڑو تم نہیں سمجھو گی۔۔۔ میکال نے اس

کے ہاتھ سے ہارڈ ڈسک پکڑ لی۔ جاؤ وہ سامنے سے شراب لے کر آؤ تمہارے جھوٹ۔ میں میں ابھی لاتی ہوں۔ وہ کانپتے جسم اور تیز قدموں کیساتھ شراب کی طرف بڑھی وہ جانتی تھی کہ میکال ہمیشہ سے شدید ٹینشن کی حالت میں چند گھونٹ شراب لیتا ہے اس نے جلدی سے گلاس میں شراب انڈھیلی اور اس میں نشہ آور گولی پھینک دی وہ ڈر کے باوجود آج آخری حد تک جانا چاہتی تھی وہ شراب لے کر واپس آئی تو میکال کمرے کی بالکونی میں پہنچ چکا تھا جہاں سے باہر کا ایک خوبصورت نظارہ نظر آتا تھا۔ یہ لوہارڈ ڈسک اور اس کو توڑ دو۔ میکال نے شراب پکڑتے ہوئے تحروبا کو حکم دیا۔ اس میں میرا ڈیٹا ہے۔ آئی سی ڈبریک ایٹ۔ وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے چلایا۔ وہ ایک دم گھبرائی اسے ہکا بکا دیکھ رہی تھی۔ تمہیں ثبوت چاہیئے ناں لڑکی۔ اس نے گلاس ہونٹوں کو لگایا۔ تم خود سب سے بڑا ثبوت ہو تحروبا جب تم فقط آٹھ سال کی تھی یا شاید دس سال! تو تم ہی وہ پہلی لڑکی تھی جس کے تنگ لباس میں جکڑے بدن نے مجھے اپنی طرف مائل کیا تھا اور پھر وہ سب اتنا آگے بڑھا کہ مجھے تمہارا آپریشن کروا کر وہ زخمی حصے الگ کرنے

پڑے شاید تم بھول گئی ہو کہ جب تمہارا نازک بدن میرے بستر پر تڑپ رہا تھا تمہاری وہ اکھڑتی سانسیں اور چیخ و پکار تمہارے بدن کی ناز کی میں گم ہو گئی تھی افسوس کہ اس کے بعد تم اس بدن کو ہمیشہ زل کی آڑ میں چھپاتی رہی ہو۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہو بھائی۔ وہ تحرو با کی بات سن کر زور سے ہنسا تھا اور ہنستے ہوئے اس نے اس ہارڈ ڈسک کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ اس کو بہوش کر کے ہارڈ ڈسک لے جانے کا خواب ہارڈ ڈسک کے ٹکڑوں کی مانند ٹوٹ چکا تھا وہ میکل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ایک دم روہانسی ہو گئی تھی۔ کم آن تحرو باب میں اتنا بھی بھولا نہیں ہوں کہ اس بات پر یقین کر لوں کہ ایک طرف تم مجھے ڈرگ دو اور دوسری طرف تمہیں کچھ یاد نہ ہو۔ میکل نے گلاس میں پکی شراب تحرو با کے چہرے ہر پھینکی تھی جو اس کی آنکھوں کو بگھو کر اس کی گالوں سے ہوتی ہوئی گردن پر بہنے لگی وہ اس کی گردن کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تحرو بانے اسے روک دیا۔ کیا کر رہے ہو میں تمہاری بہن جیسی ہوں۔ بہن ہا ہا ہا تم صرف اس کی آڑ لیتی رہی ہو ورنہ تم بھی جانتی ہو کہ میں نے

بچپن سے اب تک تم پر کیوں اتنا پیسہ انوسٹ کیا تھا ___ وہ اس کی کلائی کو مڑرتے ہوئے دونوں اجسام کے درمیان سے باہر کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا ___ ویسے بھی تم بھلکڑھوسب بھول جاتی ہو معصومہ ___ بھول ہے تمہاری میکال کہ میں وہ سب بھول گئی ہوں ___ تحروبا کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو اس نے اسے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے دھکیل دیا ___ مجھے وہ تکلیف آج بھی یاد ہے مسٹر میکال سلطان جب تم نے مجھے اپنی حیوانیت کا نشانہ بنایا تھا یہ تمہاری بھول ہوگی کہ میں وہ سب بھول جاؤں گی یا تمہیں معاف کر دوں گی ___ اس کے باوجود تم جوان ہوتے بدن کو میرے سامنے مٹکاتی میرے ہی گھر میں میرے پیسے پر پلتی رہی ___ جتنی آگ تمہاری حوس میں ہے اس سے زیادہ آگ میرے بدن میں بدلہ لینے کی ہے میکال سلطان ___ وہ غصیلی انداز میں بولتی اپنا چہرہ لال کر چکی تھی ___ کیا تم نے نہیں جانتے کہ میں نے کس طرح تمہاری پوری فیملی برباد کر دی ہے تمہاری بہن زمل سے اس کی محبت کو چھینا اور اسے پھر گھر سے بھاگنے پر مجبور کیا اور تمہاری بیٹی سے وہ سب کروایا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اور اب وہ دونوں پتہ نہیں کہاں

ہیں۔۔۔ تحروبا کی بات سن کر وہ زور سے ہنسا تھا۔۔۔ مگر اب بھی میں رکنے والی نہیں ہوں یہ ہارڈ ڈسک ٹوٹ گئی تو کیا ہوا تمہارے خلاف تمام ثبوت میں پہلے ہی تمہاری پارٹنرادیہ سے لے چکی ہوں یہ ہارڈ ڈسک حاصل کرنے کا مقصد تو صرف تمہارے ساتھ اس واحیات ڈاکٹر کو بھی انجام تک پہنچانا تھا۔۔۔ افسوس تم ایسا کچھ نہیں کر پاؤ گی اور آج تمہارے اس خوب رو بدن کو بچانے کے لئے تمہارے پاس نہ زمل کی آڑ ہے اور نہ حیا کی۔۔۔ وہ دو قدم اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ خبردار اگر تم ایک قدم بھی آگے آئے۔۔۔ وہ گلاس کو توڑ کر نوکدار حصہ ہاتھ میں لے چکی تھی۔۔۔ میں دس سال کی تحروبا نہیں ہوں جواب کی بار مزاحمت نہ کر پائے۔۔۔ میں بھی وہ میکال سلطان نہیں ہوں جس کے ہاتھ سے تم ہر بار اس کی بہن بننے کا ڈرامہ کر کے نکل جاتی تھی۔۔۔ ایک قدم بھی آگے بڑھے تو تمہیں قتل کرنے میں مجھے وقت نہیں لگے گا۔۔۔ تحروبا اس کی شیطانی طاقتوں سے انجان اسے ایک عام شخص سمجھتے ہوئے وارننگ دے رہی تھی جس کو وہ اپنی شیطانی ہنسی میں اڑا چکا تھا اس کے ایک اشارہ پر ہی تحروبا کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس چکنا چور ہو کر نیچے گر گیا اور وہ مسکراتا ہوا اس پر

ٹوٹ پڑا گلاس کو پگھل کر نیچے گر تا دیکھ کر وہ ایک دم ششدرہ گئی تھی میکال نے اس کو سینے سے دھکیلتے ہوئے دیوار کیساتھ ثبت کیا اور اگلے ہی لمحے اس کے دونوں بازوؤں کو شیطانی طاقتوں کی مدد سے دیوار میں باندھ دیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی میکال اس کے لباس کو سینے سے چیرتا ہوا دو حصوں میں تقسیم کر چکا تھا اس کی تمام مزاحمتیں دس سال پہلے کی طرح آج پھر ناکام ہو گئی تھی۔ تمہیں اس کا حساب ضرور دینا ہو گا میکال۔ وہ خود کو مفلوج پا کر مایوسی سے چلائی تھی۔ ڈارلنگ ڈونٹ بریک مائی ٹرسٹ۔ اس نے اس کے چہرے پر انگلی رکھی اور پھر آہستگی سے حرکت دیتا ہونٹوں کے قریب لایا اور اس کے نیچلے ہونٹ کو دو انگلیوں میں دبوچ کر آگے کھینچا۔ تمہارا بدن بتا رہا ہے کہ عورت پر کی جانے والی انوسٹمنٹ سب سے منافع بخش بزنس ہوتا ہے۔ وہ اس کے ہونٹ کو دبوچتے ہوئے پوری گرمجوشی سے چوسنے لگا تھا

آج اسے روکنے والا کوئی نہیں تھا جس بدن کے لئے وہ سالوں ترسا تھا آج اس کی شیطانی طاقت نے اسے میکال کے سامنے پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیا تھا کبھی گردن پر، کبھی سینے پر، کبھی کندھوں پر کبھی بستر پر وہ کئی گھنٹے اسے خوار کرتا رہا

ان کی حالت خطرے سے باہر ہے مگر شاید اب وہ دوبارہ چل نہ سکیں آپ چاہے تو ان سے مل سکتی ہیں۔ ڈاکٹر کی اجازت ملتے ہی وہ ہسپتال میں عاشر کے کمرے میں پہنچ گئی تھی جواب دوائیوں کی وجہ سے آرام کر رہا تھا اس کے چہرے کا بدلہ ہوا رنگ اس کے جسم میں ہونے والی کمزوری کو ظاہر کر رہا تھا وہ کچھ دیر تک یونہی خاموش کھڑی اس کو دیکھتی رہی یہ سب نوشہ کی وجہ سے ہی ہوا تھا اور اس کا احساس اسے اب ہو رہا تھا کافی دیر ہمت جمع کرنے کے بعد وہ اس کے بستر کے قریب گئی اور اس کے ہاتھوں

پر لگی سویوں کو ٹھیک کرنے لگی حالانکہ وہ پہلے سے ٹھیک تھی نوشہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے بدن کا ٹمپرچرچیک کیا جو اصل میں اسے کرنا بھی نہیں آتا تھا وہ محض بات شروع کرنے کا بہانہ ڈھونڈ رہی تھی۔ ایم سوری عاشریہ سب میری وجہ سے ہوا تم صحیح تھے میں نے خواہ مخاہ میں تمہاری زندگی برباد کی مجھے ہمیشہ اس بات کا افسوس رہے گا۔ میں ایک وحشیہ عورت کی بیٹی ہوں اور تم تو کیا اس معاشرے کا کوئی مرد بھی میری ماں کی حقیقت جاننے کے بعد مجھے نہیں اپنائے گا کیونکہ بیٹیاں ماں کا عکس ہوتی ہیں۔ وہ روہانسی ہوئی تھی۔ میرا تم سے ملنا صرف ایک حادثہ تھا مجھے زل کی مدد کرنی تھی کیونکہ جو کچھ بھی ہو رہا تھا اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا میرا قصور صرف اتنا ہے کہ میں نے اس دن کے بعد خود کو ہمیشہ تم سے چھپایا جب بھی تم نے میرے قریب آنے کی کوشش کی میں بالکل ایک انجان لڑکی بن گئی میں نے اپنی شخصیت پر ایک معصومانہ غلاف اوڑھ لیا تھا صرف اس لئے کہ شاید تم مجھ میں دلچسپی لینے لگو لیکن حقیقت میں نوشہ ایک آوارہ لڑکی کا نام ہے جس کو دنیا کا ایکسپوزر عام لڑکیوں سے زیادہ ہے اور یقینی طور پر کوئی بھی غیرت مند

مرد ایک عیاش ماں کی آوارہ لڑکی کو کیوں اپنائے گا مجھے نہیں پتہ کہ تم یہ باتیں سن پا رہے ہو یا نہیں مگر میں اپنا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی ہوں آج تم میری وجہ سے چلنے سے محروم ہو میرا قصور ہے کہ میں نے تمہیں استعمال کرنا چاہا کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت تھی اس ڈائن سے لڑنے کے لئے جس نے اپنی عیاشیوں کے لئے میرے باپ کیساتھ میری زندگی بھی برباد کی مگر میں کبھی تمہاری توجہ نہ پاسکی تمہاری دلچسپیوں کا محور ہمیشہ سے زمل تھی اور مجھے اس بات کا کوئی افسوس نہیں کیونکہ تم کبھی میرے تھے ہی نہیں میں زبردستی تمہاری زندگی میں گھسی تھی مگر توجہ و دلچسپی زبردستی حاصل نہیں کی جاسکتی۔۔۔ یہ ساری باتیں اس فائل میں بھی درج ہیں جو میں تمہارے پاس رکھ کر جا رہی ہوں اور آخر میں طلاق کے کاغذات بھی جو تمہاری طرف سے میں نے خود بنوا کر سائن کر دیئے ہیں صرف تمہارے دستخط کی ضرورت ہے ہو سکتا ہے کہ کسی اور جگہ بھی تمہیں میرے سائن کی ضرورت پڑے اس لئے ایک صاف کاغذ پر دستخط کر کے جا رہی ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔ نوشتہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے فائل رکھی اور واپس مڑنے لگی کہ عاشر نے ہاتھ بڑھا کر

اس کے ہاتھ کو تھام لیا اس غیر متوقع حرکت نے نوشہ کو ایک دم منجمد کر دیا تھا وہ بے یقینی کی حالت میں عاشر کی طرف متوجہ ہوئی جو کچھ کہنے کے لئے اسے اپنے قریب ہونے کا اشارہ کر رہا تھا جب میں مرنے والا تھا تب تم مجھے تنہا نہیں چھوڑ کر گئی تو اب جب مجھے تمہاری ضرورت ہے تب تم جانا چاہتی ہو۔۔۔ وہ اسے اپنے قریب ہوتا دیکھ کر مخاطب ہوا تھا

عاشر آئی ایم سوری یہ سب نوشہ ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔ ہششس مرا نہیں ہوں زندہ ہوں میں۔۔۔ اتنا کیوں رو رہی ہو فراڈی گرل۔ اب تم کیا مجھے طعنہ دیتے رہو گے کہ میں نے دھوکہ دیا وہ برا منا کے بولی۔ فکر نہیں کرو یہ نوبت آئے گی ہی نہیں میں جا رہی ہوں تمہاری زندگی سے اور تکلیف نہیں دینا چاہتی تمہیں۔ تمہیں کس نے کہا کہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتے بغیر جاو گی یہاں سے عاشر سنجیدہ نظروں سے نوشہ کو دیکھنے لگا۔ پلیز مجھ میں اور ہمت نہیں ہے جانے دو میں معافی مانگ تو رہی ہوں۔۔۔ لیکن میں عمر بھر میری محبت میں قید ہونے کی سزا دیتا ہوں تمہیں وہ نوشہ کی

حیرت بھری آنکھیں دیکھ کے مسکرایا۔ تمہیں تو زمل چاہیے اسی سے پیار کرتے ہو تم
___ کون زمل یا میری تو یادداشت چلی گئی ہے آہ میرا سر نوشہ ___ کتنے ڈرامے باز ہو
تم نوشہ کھکھلا کے ہنستی بولی۔ کیا ہم سب کچھ بھول کے نئی شروعات نہیں کر سکتے
نوشہ کیا ہماری اپنی پیار کی کہانی نہیں ہو سکتی جہاں کسی پہچان کی کسی اچھائی برائی کی
جگہ نہ ہو بس ہم ہوں اور ہماری یادیں ہوں۔ بولونا نوشہ۔ اُمم نہیں میں ایک
غنڈے کے قید میں رہ رہ کے تھک گئی ہوں چلو چھوڑو میرا ہاتھ مجھے دیر ہو رہی اب
جانا ہے مجھے وہ

مصنوعی غصہ دکھا کر بولی۔ اسکی شرارت سمجھتے عاشق بولا ادھر آؤ تم ذرا نوشہ ہلکے سے
جھٹکے سے وہ کٹی دال کی طرح عاشق کے سینے پہ گری۔ اب تم مجھے چھوڑ کے کہاں نہیں
جاسکتی سمجھی۔ کیوں وہ آنکھیں پھیلا کے بولی۔ کیونکہ اب میں تمہیں بھی بیمار کر دوں گا
معنی خیزی سے کہتے اس سے پہلے کہ نوشہ کچھ سمجھتی اسکے لب عاشق کے لبوں میں قید
ہو چکے تھے۔ عاشق کی بڑھتی جسارتوں سے گھبرا کر نوشہ اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں

جکڑتی ہلکان ہو رہی تھی۔ اپنی مرضی سے اسے آزاد کرتے عاشق اسکے چہرے پہ حیا کے رنگ دیکھ کر کھکھلا اٹھا۔ اب لگ رہی ہو خالص مشرقی بیوی۔ ہم سب بھول چکے ہیں اب سے ٹھیک ہے؟؟ نہ تم کسی رادیہ کو جانتی ہو نہ ہی میں کسی زمل کو جانتا ہوں۔ بس اتنا یاد ہونا چاہیے نوشہ میری زندگی ہے ایک مضبوط کردار کی لڑکی چاہے وہ آوارہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور مجھے اتنا یاد ہے کہ عاشق میرا پیار ہے کیونکہ اس نے تب میرا اتھاما جب میں زندگی سے ناامید ہو چکی تھی وہ اسکے سینے پہ سر رکھ کر سکون سے آنکھیں موند گئی

ایک بڑے سے ڈراونے محل میں لمبے ناخنوں والی چڑیلوں کے جھرمٹ میں فخریہ انداز میں چلتی سارسہ رانی اس کمرے تک پہنچی تھی جہاں کچھ ہی دیر پہلے ایک

خوبصورت جوان سالہ انسانی لڑکی کو لایا گیا تھا۔۔۔ یہ مخلوق تمہیں کہاں سے ملی۔۔۔ اس نے پاؤں کی ٹھوک سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا وہ چہرے پر ہلکی زردی لئے بہوش پڑی تھی۔۔۔ یہ قیمتی تحفہ میں انسانی دنیا سے خاص سارسہ رانی کے لئے لایا ہوں۔۔۔ جن نے چاپلوسی کی حدیں پار کرتے ہوئے جھوٹ بول دیا تھا حالانکہ یہ انسانی لڑکی اسے جنگل سے ملی تھی۔۔۔ خوبصورت بہت خوبصورت یہ انسانی لڑکی شاہ جنات کو بہت پسند آئے گی۔۔۔ سارسہ نے خوش ہوتے ہوئے اس جن کو بیش قیمتی ہار دیا تھا جو اس کی طاقتوں میں اضافے کا موجب تھا۔۔۔ لگتا ہے تم نے اس کیساتھ کافی ہاتھ پائی کی ہے۔۔۔ وہ اپنے لمبے ہونٹ کھینچ کر مسکرا نے کے انداز میں مخاطب ہوئی تھی اس لڑکی کے پھٹے کپڑے اور زخموں سے ہی اس کی حالت کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔ نہیں رانی سارسہ میری کیا جرت جو میں سارسہ رانی کے تحفے کو سخت ہاتھ بھی لگاؤ یہ حالت تو صرف لڑکی کے گھبرانے کی وجہ ہوئی ہے رانی۔۔۔ اس انسانی لڑکی کے زخموں کی مرہم پٹی کرو اور اسے کوہ قاف کے پانیوں میں غسل دو یہ تحفہ شاہ

جنات کو بہت پسند آئے گا۔۔۔ سارسہ کے حکم پر چڑیلوں نے انسانی لڑکی کو ناخنوں پر اٹھا کر اس کو تیار کرنے کے لئے لے گئے

#####

جس زدہ چھوٹے سے سٹور روم میں زمین پہ پڑے دوزخمی وجود مختلف سوچوں میں گم اپنی موت کے انتظار میں بے آواز آنسوؤں سے رو رہی تھے۔ کاش میں رادیہ کی بات کبھی نہ مانتی تو آج اس دلدل میں نہ پھسی ہوتی اس آدمی سے میں نے ہمیشہ محبت کی اپنی وفاداری نبھائی پھر بھی اس نے ایسا کیا اور رادیہ کو میں بہنوں سے بڑھ کے مانتی تھی دوستی کے نام پہ اس نے ایسے وار کیا ہے مجھ پہ کہ اب جینے کی خواہش نہیں رہی دشمن سے زیادہ دوست کے دھوکے کو سہنا مشکل ہے وجیہہ افسردہ لہجے میں مخاطب ہوئی تھی۔۔۔ قدموں کی آہٹ سے وجیہہ اور تہر و باخوف سے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ دیوار سے لگ چکی تھیں میکال سلطان ایک بار پھر انکو درد دینے آرہا تھا

دروازہ کھلتے ہی تیز آنکھوں کو چندھیانے والی تیز روشنی سے دونوں نے اپنے چہرے چھپا لیے۔ ہیلومائی بیوٹیز امید کرتا ہوں تم ایک دوسرے کی کمپنی انجوائے کر رہی ہو گی۔ میکال بھوندی سی ہنسی ہنس دیا۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو میکال تم اپنے آپ کو کیا سمجھ رہے ہو۔ وجیہہ غصے اور بے بسی سے چیخی۔ شٹ اپ بوڑھیا اپنی آواز نیچی رکھو میکال سلطان کو اونچی آواز پسند نہیں۔ تمہیں تو لیو سفر کے کہنے پہ منہ لگایا ہے نہیں تو تہر و با کے نو خیز جسم نے میرے ہوش و حواس چھین لیے تھے۔ وہ تہر و با کو گھورتے ہوئے خباثت سے بولا۔ گھٹیا بیچ آدمی کیا کمی تھی تمہیں کہ تم نے یہ سب کیا اپنے لالچ میں اپنی سگی بہن تک کو بھی برباد کر دیا تم نے۔ وجیہہ میکال پر غراتی اسکو پیچھے دھکیل چکی تھی تبھی میکال نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے جادو کے بل پہ وجیہہ کو ہوا میں معلق کیا ساتھ ہی اسکے بالوں کو نوچتے اسے زمین پر پٹخ دیا۔ آہ میکال کچھ تو رحم کھاو میکال تہر و با خوف سے نفی میں سر ہلاتی اس شیطان سے کہیں دور جانا چاہتی تھی یا اللہ مجھے بچالے اس شیطان سے میں اپنے ہر گناہ کی تلافی کرونگی پلیز وہ شدت سے دل میں روتی گڑ گڑانے لگی

فکر مت کرو وجیہہ میکل پیروں کے بل وجیہہ کے پاس بیٹھ گیا تھا تم لیو سفر کے جادو سے جہاں اتنی جوان اور حسین ہو چکی ہو کہ اتنا سادہ و تو سہہ ہی سکتی ہو وجیہہ اپنے لب بھینچ کر درد کو برداشت کرتی رہی وہ کسی طرح میکل کو شک نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔ میں نے اپنی بہن کو برباد نہیں کیا بلکہ اس نے بہن ہونے کا پورا حق ادا کیا اب وہ دوسری دنیا میں سکون سے ہوگی وہ وہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے بولا۔۔۔ کلکا کیا مطلب ہے تمہارا اس دوران پہلی بار تحرو باگھٹی سی آواز میں بولی بتاؤ تم نے مار دیا ہے کیا زمل کو۔۔۔ میکل اپنا رخ تحرو با کی طرف پھیرتے ہوئے متوجہ ہوا۔۔۔ اسکی زندگی کے بدلے ہی تو میں زندہ ہوا ہوں جان اس کے خون کے قطروں سے میکل سلطان کی رگوں میں زندگی واپس آئی ہے ویسے بھی وہ تم جیسی دوست پا کر بہت ہی بے چین تھی۔۔۔ اس کا لہجہ خاصا طنزیہ تھا۔۔۔ ویسے تو میں جس چیز کو ایک بار منہ لگا لوں پھر اسے چھونا بھی گوارا نہیں کرتا لیکن تم میں ایسی بات ہے کہ میرا بار بار تمہارے اس نوخیز بدن کو نوچ کھانے کا دل چاہتا ہے چلو اٹھو وجیہہ مائی ڈیر وائف مجھے ابھی تم پہ ہی دھیان دینا ہے ایک پیارے سے بچے کے لیے جو

تمہارے پاس لیو سفر کی امانت ہو گا جیسے ہی تم اسے پیدا کرو گی ویسے ہی میں اسے لیو سفر کے حوالے کرونگا اور میری طاقتوں میں اور اضافہ ہو گا۔ نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے میکال مجھ پہ ترس کھاؤ میں پہلے ہی حیا کی جدائی برداشت نہیں کر پار ہی۔ وجیہہ میکال کے پاؤں پڑتے ہوئے بولی وہ تمہاری بھی بیٹی تھی میکال کیا تم میں ذرا احساس نہیں بچا۔ پیچھے ہٹو ہاگل عورت یہ جزباتی تقریر میرے سامنے مت کرنا ہر کوئی اپنا مفاد سوچتا ہے تم اپنی جتنی پیاری چیز دان کرو گی اتنا ہی فائدہ ملے گا۔ میں نے تم سے ہمیشہ محبت کی لیکن تم نے اپنی لالچ اور غرض میں میری زندگی تباہ کر دی آخر میرا کیا قصور تھا میکال۔ تمہارا اتنا ہی قصور ہے وجیہہ کہ تم حد سے زیادہ بھولی نکلی انسان کی گہرائیوں میں ایسا بہت کچھ ہو سکتا ہے جسے بات چیت یا چند لمحے گزارنے سے نہیں نکالا جاسکتا اور تم سمجھی چند لمحوں کے ہیار میں تم مجھے جان جاو گی؟؟ تم بھی ہر روایتی عورت کی طرح اپنا سارا دھیان اپنی نند پہ رکھنے والی تھی اس نقصان کی ذمہ دار تم خود ہو۔ مجھ سے باقی ساری آزادیاں چھین لو، بس صرف اتنی آزادی دو کہ میں اپنے ضمیر کی آواز کو سن کر، کسی دباؤ کے بغیر، جان سکوں،

سوچ سکوں، سمجھ سکوں مجھے مار دو میکال۔۔۔ تحرو باروہانسی ہوئی تھی۔۔۔ اتنی جلدی
تھک گئی اپنے کرموں کے بوجھ سے تحرو باوہ اس پر طنز کرتا مسکراتا وہاں سے نکل
گیا۔۔۔ سنا تم نے وجیہ اس نے زمل کو مار دیا میری اس دوست کو جسکے ساتھ میں نے
سب سے برا کیا وہ معصوم تھی اور میں اسے دھوکہ دیتی رہی جس کھیل سے اسکا کوئی
تعلق ہی نہیں تھا اس کھیل میں اس سے بدلہ لیتی رہی آج مجھے اسی کی سزا مل
رہی۔۔۔ تھرو باگھٹنوں میں منہ دیتی شدت سے روئی ہم اپنے رویوں سے کبھی کسی کو
اتنا توڑ دیتے ہیں کہ بھول جاتے ہیں ایک نہ ایک دن ہمارے ساتھ بھی برا ہو سکتا ہے
اب رونے کا فائدہ نہیں کیونکہ رونا ہمارے مقدر کا حصہ ہے اب یہ شیطان ہمیں کبھی
نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی ہم نے اتنا کچھ اچھا کیا ہے کہ کوئی مسیحا ہی مدد کو
آجائے۔۔۔ وہ مایوس ہو چکی تھی۔۔۔ انسان نے سوچا کہ وہ فطرت کو سمجھا سکتا ہے
اور اس پر قابو پا سکتا ہے اور اپنا انجام بھول جاتا ہے عنقریب میکال سلطان بھی اس
غلط فہمی سے نکل آئیگا

وہ معمول کے مطابق پرستان کی سیر کرتی اور پرستان کے باسیوں کے حوصلے لیو سفر کے مقابلے میں بلند کرتی پرستان سے دور ڈراونے جنگلوں میں آ پہنچی تھی ڈیفینی کا پرستان کی خوبصورت وادیوں سے اڑ کر ان خوفناک جنگلات میں آنا بہت کم مگر ہمیشہ سے معنی خیز ہی رہا تھا جب بھی اس نے اپنی خوبصورتی کی رونق کو ڈھلتے پایا وہ اسی وقت لیو سفر کے پاس پہنچ گئی تاکہ اپنے بدن کو نئی رونقیں دے سکے اس کے مہکتے بدن کو نئی خوشبو مل سکے جو ہر لمحے اہلیان پرستان کو ڈیفینی کا اسیر کر سکے۔ تو تم تک خبر پہنچ گئی ملکہ۔۔۔ لیو سفر اس کی خوشبو سونگھتے ہوئے اسی جگہ پہنچ آیا تھا وہ ڈیفینی کے چہرے کی رونق سے ہی اس کے آنے کا مقصد سمجھ چکا تھا آج کے دن کے لئے اس نے ایک لمبا انتظار کیا تھا۔۔۔ ملکہ کسی بھی بات سے بے خبر کیسے رہ سکتی

ہے لیوسفر اور وہ بھی تب جب ملکہ نے اس کے لئے لمبا انتظار کیا ہوا۔ وہ بڑھتی ہوئی اس کے قریب پہنچ کر اپنی بانہوں کا حصار اس کی گردن کے گرد بنا چکی تھی لیوسفر کو اتنی طاقت چاہیے تھی کہ وہ پرستان اور کوہ قاف کی تمام پیروں اور چڑیلوں پر ہاتھ صاف کر سکے اور ڈیفینی کو ہمیشہ جو ان اور خوبصورت رہنا تھا تا کہ وہ ہمیشہ پرستان کی ملکہ بن کر رہ سکے دونوں کی انہی مجبوریوں نے دونوں کو ایک دوسرے کے قریب رکھا تھا ورنہ پرستان کی ایک نازک سی پری ایک خطرناک جن کے قریب کہاں رہ سکتی تھی لیوسفر ملکہ کی خواہش پر پرستان کی سینکڑوں خوبصورت پیروں کو داغدار کر چکا تھا تا کہ وہ ملکہ بننے کی دوڑ سے ہی باہر ہو جائیں اور ڈیفینی دھوکے سے کوہ قاف کے تمام طاقتور جن لیوسفر سے قتل کروا چکی تھی۔ پرستان اور کوہ قاف کے سامنے ڈیفینی کی مظلومیت ہی اصل میں وہ چال تھی جس کی پلاننگ اس نے پرستان سے دور گھنے جنگلات میں لیوسفر کے جادوائی بستر پر لیٹے ہوئی کی تھی ڈیفینی نے مظلومیت اوڑھ کر کوہ قاف کے طاقتور ترین جنات سے نکاح کیا تھا اور پھر باری باری ان سب کو لیوسفر کے ہاتھوں دھوکے سے قتل کروا دیا تھا۔ ملکہ تم اس انتظار

کی پوری قیمت وصول کر چکی ہو یہ ناقابل تسخیر خوبصورتی شاید ہی دوبارہ کسی کا مقدر ہو۔۔۔ لیو سفر نے اس کی نیلی گہری آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔ خوبصورتی کیساتھ اگر طاقت کا امتزاج نہ ہو تو ایسی خوبصورتی نوچ لی جاتی ہے اس لئے مجھے اپنی خوبصورتی کیساتھ ہمیشہ تمہاری طاقت کی بھی فکر رہی ہے۔۔۔ میں نے توجہ بھی تمہیں نوچا تب ہی تمہاری خوبصورتی کو ایک نئی جلابخشی ڈیفنی۔۔۔ تو کہاں ہے وہ نطفہ جو تم نے میکال سے حاصل کیا۔۔۔ ڈیفنی نے معنی خیز انداز میں مدعے کی بات کی تھی اسے خبر پہنچ گئی تھی کہ میکال وہ نطفہ وجیہ کے بدن سے نکال کر لیو سفر کے سپرد کر چکا ہے۔۔۔ اب زیادہ انتظار نہیں تمہیں نطفے کی جگہ ایک نئی حیا ہی دیکھنے کو ملے گی کیونکہ وہ جادوئی عمل شروع ہو چکا ہے۔۔۔ تو کب تم میرے محل سے اس حیا کو لینے آؤ گے۔۔۔ کچھ ہی دیر تک۔۔۔ وہ معنی خیز انداز میں خوفناک ہنسی ہنسنے لگا۔۔۔ میں نے ہمیشہ اس لمحے کا شدت سے انتظار کیا کہ جب تم ایمر کا حصار توڑتے ہوئے تمام طاقتیں حاصل کر لو گے۔۔۔ ایمر کا جادوئی حصار تو میرے سامنے ایک لمحہ بھی نہیں ٹک سکتا حیا کو پانے کا مقصد تو اس جادوئی عمل کو پورا کرنا ہے جو مجھے ناقابل تسخیر

طاقت دے گا جس کے بعد کسی کے لئے بھی میرے مقابلے میں آنا ناممکن ہو جائے گا۔ وہ معنی خیز انداز میں مسکرا کر لگا۔ کاش وہ گھٹیا سی انسانی لڑکی تب تمہارے اور حیا کے درمیان نہ آتی۔ شاید اس کی موت اسے زبردستی ہمارے درمیان کھینچ لائی تھی ملکہ۔ فاسیر کے لئے اس کے جذبات دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی موت بہت ضروری ہے ورنہ وہ باغی جن ذرا سا شک ہونے کی صورت میں پتہ نہیں کیا کرتا خیر تمہیں اسے مارنے سے پہلے اس کے بدن پر بھی اپنی چھاپ چھوڑنی چاہیے تھی تاکہ فاسیر اسی کلنک سے ہی مر جاتا کہ لیو سفر اس انسانی لڑکی کے بدن کیساتھ بھی کھیل چکا ہے۔ فی الحال تو میرا ارادہ تمہارے بدن پر اپنی چھاپ چھوڑنے کا ہے تاکہ تم واپس پرستان جا کر پھر سے ڈرامہ کر سکو کہ لیو سفر میرے بدن سے پیاس بجھانے کی خاطر پرستان پر ظلم کر رہا ہے۔ لیو سفر نے ہنستے ہوئے ایک ٹونٹ کیا اور اس کے ایک اشارے پر ہی ایک خوبصورت جادوائی بستر نمودار ہوا۔

ڈیفنی کا چمکتا دمکتا لباس اس کے بدن سے الگ ہوتا چلا گیا تھا بلاشبہ وہ پرستان کی خوبصورت ترین پری تھی مگر ہمیشہ کی خوبصورتی اور جوانی کا لالچ ملکی ہونے کے باوجود اسے ایک بد صورت اور خوفناک جن کے سامنے خود کو پیش کرنے پر مجبور کر چکا تھا ناپسندگی کے باوجود وہ یہ سب کئی بار کر چکی تھی۔ اور ویسے بھی ان سب کی نظروں میں تمہیں پانے کے لیے میں نے کیا کچھ نہیں کیا ڈیفنی تمہارا یہ خوبصورت سراپا آج میرے دسترس میں ہے جیسے چاہوں تمہیں چھو سکتا ہوں۔

واحد سرخ باریک سے شاہی لباس میں جسکا ایک ہی ٹکڑا اسکی رانوں کو مشکل سے ڈھک رہا تھا نرم نرم گوشت سے بھری رانیں سفید بے داغ جسم سینے پہ اٹھتے بھاری ابھار اور ساتھ ہی اسکا مول جو چمک دمک سے کسی کو بھی تسخیر کر سکے لمبے گھنے بالوں نے کمر سے نیچلے حصے کو ڈھک کر ایک اور توجہ طلب نظارہ پیش کیا تھا بڑی بڑی نیلی آنکھوں پر پلکوں کا کالا شگن اور تراشے خراشے ہونٹوں کی نازکی۔ یہ بھی میری ہی مہربانی ہے لیو سفر۔ اس کے بولتے ہی وہ ہوش میں آچکا تھا اتنے قریب سے اس کے مکمل حسن کو دیکھتے لیو سفر برداشت کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا وہ حسن کی ملکہ تھی

جو خود کو پیش کر کے اپنے بدن کو ایسا رخ دیتی تھی کہ لیو سفر بھی فدا ہوئے بغیر نہ رہ سکے ڈیفنی اپنے برہنہ ٹانگ کو مزید برہنہ کرتی ریشمی بستر پہ نیم دراز ہوئی جس سے اسکے جسم کے نشیب و فراز اور بھی نمایاں ہونے لگے لیو سفر اپنے خون میں شہوت کی گردش تیز اور تیز محسوس کر رہا تھا۔ آج کی رات دو جسموں کی ملاپ کی رات ہے وہ ڈیفنی کی نشیلی آنکھوں میں دیکھتا ہوا آہستہ آہستہ بستر کے قریب آیا اس کے بے پردہ ہوتے بدن کی روشنی گھنے جنگل میں بھی چار سو پھیلنے لگی تھی۔ ڈیفنی اک ادا سے اٹھتی گھٹنوں کے بل لیو سفر کے قریب آتی اپنے ہاتھ اسکے برہنہ جسم پر پھیرنے لگی۔ اسکے نرم جادوئی ہاتھوں کے لمس گرمی میں دھک رہے لیو سفر کے لیے کسی ٹھنڈی پھوار کا کام کر رہے تھے۔ وہ پرسکون ہوتا آنکھیں بند کر گیا ساتھ ہی اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا کیا اچھا ہو کہ میں تمہارا خون پی جاؤں ڈیفنی سنجیدہ لہجے میں آنکھوں میں خمار لیے لیو سفر کو دیکھنے لگی۔ پی جاؤ اس گرم خون کو ٹھنڈک بھی تو چاہیے وہ سرگوشی کرتے بولی تھی ڈیفنی اسکے گردن پہ جھک گئی لیو سفر ڈیفنی کے نرم ہونٹوں کے لمس کو مزید سہہ نہ پایا تو ڈیفنی کو ریشمی بستر پہ دھکیل دیا اسکے جسم

سے واحد کپڑا ہٹنے سے وہ مکمل برہنہ حالت میں گرمی ہوئی تیز تیز سانسوں کو قابو کرنے لگی تھی لیو سفر تیزی سے ڈیفنی کے جسم پہ آتے اسکے ہونٹوں کو دبوچ چکا تھا وہ اپنے نرم ملائم ہاتھوں کو اسکے سینے پہ رکھتی اسے رام کرنا چاہ رہی تھی مگر ساتھ ہی لیو سفر ڈیفنی کے دونوں ہاتھوں کو قابو کر گیا۔ سسس آہ تمہارے ہاتھوں میں جادو ہے لیو سفر مجھے اور مت تڑپاؤ ڈیفنی بے چینی سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف دھکیلنے لگی۔ تم وہ حسین احساس ہو جسکے ہجر میں کو قاف کے ایک ایک جن جلتا رہا ایک ہاتھ سے ڈیفنی کی ٹانگیں کھولتے لیو سفر نے سرگوشی کی۔ اب تم پر اپنی ایسی چھاپ چھوڑو نگا جو دنیا کے کسی جادو سے بھی مٹ نہ سکے ڈیفنی۔ سسس آہ مجھ میں اپنے جسم کی خوشبو شامل کر دو وہ سسک کر بولی لیو سفر ایک ہی جھٹکے سے ڈیفنی کے جسم پر قابض ہو چکا تھا

تم وہ دو گولیاں عاشر کی بجائے اگر نوشہ کو مار دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہوتا۔۔۔ رادیہ اپنے کلینک میں بیٹھی سردار پر چلائی تھی۔۔۔ پتہ نہیں تم لڑکیوں کے معاملے میں اتنے عجیب کیوں ہو۔۔۔ اب اس میں ایسا کیا تھا رادیہ جو تم مجھ پر اچانک سے چیخنے لگی ہو۔۔۔ نہ تو تم کسی لڑکی کو اپناتے ہو اور نہ کسی کو چھوڑتے ہو تمہاری اسی کمپلیکس نیچر کی وجہ سے ہم اتنا خوار ہو رہے ہیں حالانکہ تم چاہتے تو کسی بھی ایک لڑکی سے یہ سارے کام کروا سکتے تھے۔۔۔ مجھے پتہ ہے کہ تم تحروبا کی وجہ سے اپ سیٹ ہو اس کا یہ بدلہ ہو اور یہ تھوڑا عجیب ضرور ہے مگر مجھے اتنا خود پر اعتماد ہے کہ وہ واپس سردار کے پاس ہی آئے گی۔۔۔ سردار نے رادیہ کی پریشانی بھانپتے ہوئے اسے تسلی دی تھی کافی دن گزر گئے تھے جب سے میکال واپس آیا تھا ان کا تحروبا سے رابطہ نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا وہ دونوں اس بات سے انجان تھے کہ ثبوت چرانے گئی تحروبا وہاں ایک نئی مشکل میں پھنس گئی تھی۔۔۔ اگر وہ واپس آئے گی تو کیا تم اس سے شادی

کرو گئے؟ ___ اتنا تو تمہیں مجھے جان ہی لینا چاہیے کہ اگر میں نے تحرو با کو اپنا نا ہوتا تو اب تک اپنا چکا ہوتا ___ شاید تمہارے اسی رویے کی وجہ سے وہ تم سے بد ظن ہو چکی ہے سردار ___ لڑکیاں سردار سے کبھی بد ظن نہیں ہو سکتی رادیہ ___ مگر یہ سب جب کسی کام کی ہی نہیں تو فضول ہے ___ وہ اپنی کرسی چھوڑ کر کھڑکی سے باہر کے منظر دیکھنے لگی ___ تم جانتی ہو رادیہ کہ کسی بھی لڑکی کے انتخاب کا مطلب سردار کی شخصیت کا خاتمہ ہے ___ تمہیں آخر ایک دن سب کو چھوڑ کر کسی ایک کا انتخاب تو کرنا ہی ہے تب تمہاری سو کالڈر سنیلٹی کہاں جائے گی اور ویسے بھی وہ تب کہاں تھی جب زل نے تمہیں چھوڑ دیا تھا ___ زل کی کیا مجال کہ وہ مجھے چھوڑتی میں نے اسے چھوڑا تھا رادیہ ___ رادیہ کی بات اسے ایک دم چھپ گئی تھی ___ چھوڑا تھا مطلب..... وہ رخ پھرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئی ___ کیا کبھی وہ تمہارے دل میں بھی تھی ___ اگر وہ اس دن میری بات مان جاتی تو شاید ایسا ہوتا ___ اس کے سامنے دوبارہ وہ منظر آیا تھا جب زل نے اس کی بات سے انکار کیا تھا ___ تم اچھے سے جانتے ہو وہ ایسی لڑکی بالکل نہیں تھی جو تمہارے سامنے اپنا لباس

اتارتی ___ رادیہ نے زمل کے متعلق اپنی رائے دی تھی ___ واللہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ میں اس کیساتھ ایسی کوئی حرکت کرتا مجھے فقط اس کا غرور توڑنا تھا وہ فقط یہ سب کرنے کی حامی ہی بھر لیتی تو کافی ہوتا ___ مگر افسوس اس نے حامی بھرنے کی جگہ تمہیں چھوڑنا بہتر سمجھا ___ پھر وہی بات رادیہ یاد رکھو کہ یہ سب صرف مہرے ہیں جو بوقت ضرورت کام آتے ہیں اور پھر استعمال کے بعد ان کو واپس ڈبیا میں بند کر دیا جاتا ہے ___ مگر ابھی تم خود اقرار کر چکے ہو کہ زمل تمہارے دل میں تھی ___ وہ بیوقوف لڑکی تھی رادیہ جس نے اپنی انا کو ترجیح دی اور ویسے یہ اچھا ہی ہوا کہ وہ راستے سے ہٹ گئی ___ خود کو تسلی دینے کو یہ خیال اچھا ہے حقیقت میں تو تمہارے دل میں ابھی ابھی اس کے جانے اور تمہیں ٹھکرانے کا کلنک ہے سردار ___ وہ اس کے چہرے پر نظریں جمائے کھڑی تھی ___ ان باتوں سے تم فقط اپنی انا کی تسکین کر سکتے ہو حقیقت تو یہ ہے کہ زمل سے لے کر نوشہ تک ہر لڑکی خشک ریت کی طرح تمہارے ہاتھوں سے پھسل چکی ہے اب تو تخریبانے بھی رابطہ ختم کر دیا ہے اور تم صرف ہاتھ ملتے رہ گئے ہو ___ وہ رابطہ ختم نہیں کر سکتی وہاں

ضرور کچھ ایسا ہے جس کی وجہ سے یہ سب ہو واجب سے وہ میkal اور وجیہہ واپس آئے ہیں تب سے وہاں بہت عجیب چیزیں ہونے لگی ہیں۔۔۔ لوہے جیسی مضبوط دھات پر بھی توجہ نہ دی جائے تو اسے زنگ لگ جاتا ہے لڑکیاں تو پھر بہت نرم ہوا کرتی ہیں تم ایک حد تک ہی کسی لڑکی کی محبت سے فائدہ اٹھا سکتے ہو یا کسی لڑکی کے جذبات سے کھیل سکتے ہو لڑکی کیسی بھی ہو ایک مقررہ وقت تک ہی وہ تمہیں اپنا خلوص، پیار، یقین، اعتماد اور محبت دے گی اگر اس ٹائم پریڈ میں تم نے اس کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے اسے اپنا لیا تو وہ ساری زندگی تمہیں اپنی محبتوں اور چاہتوں سے آبیار کرے گی اور اگر اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو اس کے لئے تمہاری حیثیت دو کوڑی کی بھی نہیں رہے گی تمہیں کسی بھی لڑکی کے صبر کی برداشت سے پہلے پہلے اسے اپنا نا سیکھنا ہو گا ورنہ باری باری ہر لڑکی اسی طرح تمہارے ہاتھ سے پھسلتی چلی جائے گی

اس سے پہلے کہ سردار اس کی تیز دھار باتوں کا جواب دیتا آفس کے دروازے پر دستک ہوئی اور وہ دونوں اس طرف متوجہ ہوئے آفس کے دروازے پر موجود شخص نے رادیہ کو ایک دم چونکا دیا تھا اس شخص کو دیکھتے ہی رادیہ کے طوطے اڑ گئے تھے۔ وجیہ کی طبیعت خراب ہے اسے چیک کرنا ہے ڈاکٹر۔ میکال سلطان رعب دار انداز میں مخاطب ہوا تھا یہ ایک عرصے بعد میکال سلطان کی رادیہ کیساتھ پہلی ملاقات تھی مگر حقیقت سے انجان رادیہ کئی بار مل چکی تھی۔ اس کی طبیعت خراب ہے ڈاکٹر۔ رادیہ کو ہکا بکا دیکھ کر میکال نے اپنی بات دہرائی۔ ک ک کیا ہوا اسے کہاں ہے وہ۔ رادیہ نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا تھا اس کے چہرے سے اس کی گھبراہٹ واضح تھی۔ اسے آپریشن تھیٹر میں منتقل کر دیا ہے ڈاکٹر۔ میں ابھی آتی ہوں تم جاؤ۔ اس کی حالت نازک ہے تمہیں ابھی چلنا ہو گا۔ میکال نے اپنی بات پر زور دیا جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کیساتھ دوسرے کمرے میں چلی گئی جہاں اسٹیج پر پہلے سے وجیہ بہوش پڑی ہوئی تھی جس کو وہ زبردستی یہاں لے آیا تھا۔ اس کا پیٹ چاک کرو مجھے وہ بچہ چاہیے جو

اس کے پیٹ میں پنپ رہا ہے۔۔۔ میکال نے رادیہ کو حکم دیتے ہوئے فضول کے چیک اپ سے منع کر دیا تھا۔۔۔ کیا کیا مطلب تم اپنی ہی بیوی۔۔۔ جتنا تمہیں کہا ہے تم اتنا ہی کرو رادیہ۔۔۔ دیکھو میری بات سنو میکال یہ سب مجھ سے نہیں ہوگا وجہ میری دوست ہے اور میں یہ سب چھوڑ چکی ہوں۔۔۔ رادیہ جانتی تھی کہ سردار اس کی سب باتیں سن رہا ہوگا اور ویسے بھی یہ ثبوت حاصل کرنے کا بہترین موقع تھا کہ وہ سب کچھ میکال کے منہ سے اگلو لیتی اور سردار اس سب کو ریکارڈ کر لیتا۔۔۔ جتنا کہا جائے اتنا ہی کرو تم۔۔۔ وہ غصیلہ انداز میں چلایا۔۔۔ دیکھو تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ورنہ میں۔۔۔ میں کر سکتا ہوں رادیہ۔۔۔ میکال نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ یہ سب غلط ہے اور میں اس سب میں مزید تمہارا ساتھ نہیں دے سکتی میکال یہ تمہاری بیوی ہے اور تم اس کیساتھ یہ کر رہے ہو۔۔۔ وہ میکال سلطان کی شیطانی طاقتوں سے ناواقف مسلسل تیز تیز بولتی جا رہی تھی کہ اچانک ایک زوردار چمٹا میکال کی طرف سے اس کے منہ پر لگا۔۔۔ مجھے تمہاری بکو اس بلکل نہیں سنی اب اگر تم نے کوئی بکو اس کی تو اس آپریشن تھیٹر کے

سارے اوزار میں تمہارے جسم سے آر پار کردوں گا۔ وہ غصیلہ اندانے میں اسے دھمکی دیتا ہوا ایک تیز دھار بلیڈ اس کے سامنے کرچکا تھا۔ مگر تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میکال۔ ویسے ہی جیسے پہلے کرتا تھا۔ مجھ سے یہ نہیں ہوگا۔ ہوگا اور تم ہی کرو گی جیسے پہلے کئی لڑکیوں ساتھ کرچکی ہو ویسے ہی اس کیساتھ بھی! وجیہہ کوئی انوکھی مخلوق نہیں ہے یہ بھی ان تمام لڑکیوں جیسی ہے جن کے پیٹ تم چاک کرچکی ہو۔ تم سمجھتے کیوں نہیں ہو میکال میں یہ سب نہیں کرتی۔ تم سمجھتی کیوں نہیں ہو ڈاکٹر کہ میں تمہیں مارتے ہوئے بالکل نہیں سوچوں گا۔ اس نے ایک اور چمٹا جڑ دیا اور پھر بلیڈ کا ایک وار اس کی گردن پر کرتے ہوئے اسے زخمی کر دیا۔ جلدی کرو اس سے پہلے کہ میں ان سب بلیڈز کو تمہارے جسم میں پرو دوں۔ رادیہ اس کی دھمکی سے ڈرتے ہوئے ناچاہتے ہوئے بھی وجیہہ کا آپریشن کرنے لگی اگلے چند گھنٹوں میں وہ اس کے پیٹ کو چاک کرتے ہوئے وہ انسانی نطفہ نکال چکی تھی جو ماں اور باپ کے باہمی ملاپ کے بعد ایک نئی زندگی کی جانب گامزن تھا

راد یہ کھڑکی سے باہر جھانکتے میکال کی طرف بڑھی اور بائیو میڈیکل کور میں بند کر کے اس ننھی جان کو میکال کے سپرد کر دیا۔ تم یہ اچھا نہیں کر رہے میکال جو ظلم تم نے اپنی بیوی پر کیا ہے اس کا اندازہ بھی ہے کیا؟ راد یہ نے کمال مہارت سے جملہ بول کر ریکارڈ کروادیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سردار اس سب کی ویڈیو بنا رہا ہے۔ اچھا تو جو تم پہلے کرتی تھی وہ۔۔۔ وہ میں صرف تمہارے ہاتھوں مجبور تھی اس سب میں میرا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔ مجبور۔۔۔ میکال لفظ کھینچتا ہوا اس کے قریب گیا اور اس کی ٹھوڑی کو ہوا میں بلند کرنے لگا۔۔۔ میں تمہاری ساری مجبوریاں جان چکا ہوں راد یہ تم کیا سمجھتی ہو کہ مجھے تمہاری چالاکیاں سمجھ نہیں آتی۔۔۔ دور ہٹو مجھ سے سمجھے تم میں مزید تمہارا لحاظ نہیں کروں گی۔۔۔ راد یہ نے اسے پیچھے دھکیلا جس پر وہ جانوروں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا چند ہی لمحوں میں وہ اس کا لباس چاک کر چکا تھا اس کی تمام مزاحمتیں کسی کام نہیں آرہی تھی میکال سلطان نے اسے اٹھا کر آپریشن بیڈ پر پٹخا۔۔۔ تم میرے خلاف ثبوت اکٹھا کرنا چاہتی ہوناں راد یہ لو آج میں تمہارا پیٹ چاک کر کے تمہیں بطور ثبوت چھوڑ کر جاؤں گا۔۔۔ دو تین

زوردار مکے کھانے کے بعد وہ بالکل بے حال پڑی تھی اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔ میکال سلطان کیساتھ تو گیم کھیل کر خود بیچ جانا چاہتی ہے حالانکہ اس سارے کھیل میں تم مجھ سے اپنا پورا حصہ وصول کرتی رہی ہو آج تمہیں میکال سلطان کو دھوکہ دینے کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔ میکال نے تیز دھار چاقو رادیہ کے جسم پر رکھا کہ اتنے میں دروازہ کھولا اور سردار نے ایک سیدھا فائر میکال کی طرف کیا جو اس کے جسم کو چھوٹا ہوا گزر گیا سردار ان دونوں کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے ہی یہاں آیا تھا آج اسے وہ ان دونوں کی ویڈیوز کی صورت میں مل گئے تھے ثبوت مل جانے کے باوجود وہ ان کو مارنے کی بجائے قانون کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا کیونکہ ایک خفیہ آفیسر ہونے کے ناطے یہی اس کا فرض تھا۔۔۔ تم دونوں میں سے کسی نے کوئی بھی حرکت کی تو میں گولی مار دوں گا اس ہسپتال کے چاروں طرف سے پولیس نے گھیر لیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم دونوں خود کو میرے حوالے کر دو۔۔۔ رادیہ پھٹی آنکھوں سے سردار کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔ یو آر انڈر آر ایسٹ۔۔۔ وہ پسٹل تانے ہوئے میکال کی طرف بڑھا جو معنی خیز انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ تم مجھے گرفتار

کرو گے لڑکے میکال سلطان کو _____ وہ زور سے ہنسا _____ تم نے تھوڑی سی بھی حرکت کی تو یاد رکھنا اب کی بار گولی تمہارے سینے میں اتاروں گا _____ چلو میں رادیہ کو کاٹنے لگا ہوں اگر تم یہ منظر نہیں دیکھ سکتے تو باہر دفعہ ہو جاؤ _____ وہ اس کے پسٹل کو بالکل اگنور کر چکا تھا وہ اسے بول رہا تھا جیسے اسے انجام کا کوئی ڈر ہی نہ ہو _____ تم اپنی جگہ سے ذرا بھی ہلے تو انجام بہت برا ہو گا میکال _____ سردار کی اس دھمکی نے بھی اس پر کوئی اثر نہیں کیا تھا اس نے بے حال پڑی رادیہ پر بلیڈ سے پہلا وار کیا _____ رک جاؤ مجھے مجبور مت کرو کہ مجھے تمہیں گولی مارنی پڑے _____ سردار کی یہ دھمکی بھی ضائع گئی جب اگلے بلیڈ رادیہ کو لگا وہ زور سے چلائی ٹھیک اسی وقت سردار نے ایک گولی چلائی جو میکال کے قریب آکر اس کی آنکھوں کے اشارے سے اپنی سمت بدل گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے میکال نے سردار کو وہی پتھر کی طرح منجمد کر دیا یہ منظر دیکھتے ہی رادیہ چیخنے لگی مگر اس کی چیخوں کو سننے والا وہاں کوئی نہیں تھا میکال نے ایک ایک کر کے اس کے جسم کے تمام اعضا کاٹ کر اسے قتل کر دیا اور پھر وہ بائیو کور میں محفوظ زندگی کو لے کر وہاں سے چھو منتر ہو گیا

انسانی لڑکی کی حالت اب کافی بہتر تھی جادوئی علاج سے اسکا حلیہ پہلے سے بہتر ہو چکا تھا مگر جسم کے زخم بھرنے کو ابھی وقت چاہیے تھا وہ مند مل سے آنکھیں کھولے چاروں طرف دیکھنے لگی آخری وقت تک اسے یہی یاد تھا کہ وہ مر چکی ہے وہ حیرت سے اس خوبصورت خوابگاہ کو دیکھنے لگی جسکے ملائم بستر پہ وہ شاہی لباس میں موجود تھی اسی وقت سارسہ رانی کے حکم سے ایک چڑیل اس کو تیار کرنے آئی اٹھ گئی تم انسانی لڑکی پہلے سے کافی بہتر لگ رہی ہو اب چلو تمہیں تیار کرنے کا وقت آیا ہے سارسہ رانی کو زیادہ انتظار کی عادت نہیں وہ اسے بازو سے کھینچ کے لیجانے لگی۔۔۔ کلکون سارسہ کہاں لے کر جا رہی ہو تم مجھے۔۔۔ مجھے چھوڑ دو میں نے کچھ نہیں کہا مجھے مت مارنا پلیز میں پھر مرنا نہیں چاہتی خوف سے اترے ہوئے چہرے سے وہ گڑ گڑانے

لگی۔۔۔ بیوقوف لڑکی تمہیں مارنے کیلئے نہیں تیار کرنے کے لیے لے کر جا رہے ہیں
اب اپنا منہ بند رکھو۔۔۔ سفید موتیوں سے سجے لباس میں جسکی کلیاں چاروں طرف
پھیلی ہوئی تھی ساتھ ہی مناسب زیورات اور آرائش سے اس کو تیار کیا گیا وہ اس
لباس میں بے حد بچ رہی تھی وہ سر جھکائے سارسہ رانی کی منتظر تھی۔۔۔ ہنہ اچھی
تیاری ہے بس شاہ جنات اس سے خوش ہو جائیں تو گھائے کا سودا نہیں۔۔۔ سارسہ رانی
اپنی خادمہ کی طرف معنی خیزی سے دیکھ کر بولی تمہیں اسکا انعام ضرور ملے گا۔۔۔
کچھ ہی دیر میں شاہ جنات نے محل میں داخل ہوتے غیر معمولی تیاری محسوس کی۔۔۔
آئیے شاہ جنات مجھے بے صبری سے آپکا ہی انتظار تھا سارسہ رانی شاہ جنات کے
قریب گئی۔۔۔ آپکے لیے آج ایک خاص تحفہ لائی ہوں کافی وقت ہو گیا تھا آپکو کوئی
تحفہ دیے۔۔۔ ایسا بھی کیا ہے سارسہ رانی جس سے آپ کے چہرے پہ انوکھی ہی
مسکراہٹ ہے شاہ جنات آبرو اچکا کے بولا۔۔۔ لے آؤ اسکو سارسہ رانی نے چند دیو
ہیکل جنوں کو حکم دیا۔۔۔ ڈری سہمی سی لڑکی حیرت سے سارسہ رانی شاہ جنات اور
آس پاس کے جن اور پریوں کو دیکھنے لگی اس طرح کا محل وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔۔۔

شاہ جنات نے غور سے زمل کو دیکھا کون ہے یہ لڑکی سارسہ وہ کڑک لہجے میں بولا
_____ یہ ایک انسانی لڑکی ہے جسکو میں آپکے لیے لائی ہوں سارسہ رانی فخر سے بتانے
لگی میرا تحفہ کیسا لگا آپکو _____ ایک انسانی لڑکی یہاں؟ مگر کیوں _____ آپ کو ہمیشہ سے
انسانی لڑکیوں کی چاہت رہی ہے شاہ جنات _____ پہلے ہی میں ڈیفنی کے باپ کو دیا
وعدہ پورا نہیں کر پایا اسکو لیو سفر سے بچانہ سکا اگر اس انسانی لڑکی کو بھی نقصان پہنچا دیا
تو میں اپنی رعایا کو کیا منہ دیکھاؤں گا _____ بوڑھے ہو چکے شاہ جنات نے ایک نظر
صرف لڑکی پر ڈالی تھی _____ یہ اچھا موقع ہے سب کے دلوں میں جگہ بنانے کا شاہ
جنات لڑکی کے معصوم چہرے کو دیکھ کر سوچتا ہوا زمل کے قریب آیا وہ بے بسی سے
آنے والے وقت کے لیے خود کو سمجھانے لگی اس نے زور سے اپنی آنکھوں کو میچ لیا
تبھی شاہ جنات نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا مجھے یہ لڑکی منظور ہے سارسہ یہ
ہماری بیٹی ہوگی آج سے _____ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ یہ لڑکی کبھی ہماری بیٹی نہیں
ہو سکتی ایک عام لڑکی کو میں کبھی اپنی بیٹی نہیں بناؤں گی _____ سارسہ رانی طیش سے
چلائی _____ جہاں تک میرا خیال ہے ہمارے ارد گرد سب جن بستے ہیں ان میں ایک

انسانی لڑکی عام نہیں ہو سکتی یہ آج سے ہماری بیٹی ہے اور میں اسکو نام دوں گا شاہ جنات کی بیٹی شہزادی فاریہ اس محل کی شہزادی ___ شاہ جنات شاد چہرے سے بولا ___ التمش یہ آج سے تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم یہاں کے کچھ جادوئی تدبیریں ہماری بیٹی کو سیکھاؤ تاکہ وہ اپنی حفاظت کر سکے ___ مگر شاہ جنات آپ ایک بار پھر ___ بس سارہ یہ میرا آخری فیصلہ ہے

محل میں رہتے ہوئے فاریہ کو کافی وقت ہو چکا تھا وہ یہاں کے ماحول اور لوگوں میں کافی حد تک گھل مل گئی تھی کھانے کے میز پر بیٹھتے شاہ جنات فاریہ سے مخاطب ہوا ___ اب جبکہ تم ہمارے خاندان کا حصہ بن چکی ہو تو میں اپنی رعایا کے سامنے تمہارا تعارف کرانا چاہتی ہوں کیا تم اس بات پر راضی ہو؟؟ جی بلکل مجھے خوشی ہوگی آپکے علاوہ میرا کوئی نہیں اور میں خود کو خوش نصیب تصور کرتی ہوں جب سے آپ نے مجھے اپنی بیٹی کا مقام دیا ہے بابا ___ سارہ جلتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھنے لگی

اسکی کیا ضرورت ہے شاہ جنات میرا مطلب ہے کہ ایسے آپکے دشمن چوکنے ہو جائینگے۔ میں چاہتا ہی یہی ہوں میرے دشمنوں کو اس بات کا پتہ لگے کہ شاہ جنات کی بھی اب ایک نسل ہے وہ مسکرا کر بولے شاہ جنات کے حکم پر ہر طرف کو قاف کو قتموں خوشبودار پھولوں اور روشنیوں سے سجایا گیا طرح طرح کی انواع اقسام کی لذیذ کھانے خوبصورت شاہی ملبوسات اور رنگ برنگی تتلیوں کا رش خاص ترین کنیزوں اور چڑیلوں کا موسیقی کی دھاپ پر رقص کا انتظام گویا کہ جنت کا نظارہ ہو ایسی بڑی دعوت کا انتظام شاہ جنات کے محل سے پہلی بار کیا گیا تھا سیاہ لمبے بالوں کا مانگ نکالے سر پر ہیروں سے سجاتا جہلکے گلابی رنگ کے جالی دار فراک جس پر کو قاف کے اعلیٰ موتیوں کا کام تھا کانوں میں چمکتے چھوٹے سے آویزے ہلکے براون آنکھوں پر کالی لمبی پلکوں کا سایہ اور اسکی چمکدار رنگت فاریہ اس حلیے میں کسی جنتی حور سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ آپ بہت حسین لگ رہی ہیں شہزادی لگتا ہے میلے میں کوئی نہ کوئی آپ پر اپنا دل ہار ہی بیٹھے گا۔ ہمارا دل جب کسی کی یاد میں ڈھرک رہا ہو اور اس پر اختیار بھی نہ ہو تو پوری دنیا کے ہجوم کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی وہ ایک

نظر ہی خاص لگتی ہے جن نظروں پہ ہم فدا ہوں ہماری روح ہمارے جسم اور ہمارے دل کو جس نے اپنا یرغمال بنایا ہو وہ دور دور تک اس میلے کا باسی نہیں۔۔۔ خیر چلو کافی دیر کر دی ہم نے۔۔۔ پریوں کے جھر مٹ میں فار یہ شاہ جنات اور سارسہ رانی کے ساتھ آتی سب کے توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی سب شاہ جنات کی اس بیٹی پر حیران تھے جو اچانک ان کے درمیان آئی تھی کئی لوگ خوش تو کئی لوگ حسد کے مارے جلن کا شکار تھے ہر کوئی بڑھ چڑھ کر فار یہ کو دیکھنے آرہا تھا۔۔۔ ہر کسی کی زبان پر شاہ جنات کی بیٹی کا ذکر تھا۔۔۔ اس محل میں موجود ہی ایک شخص اس لڑکی پیٹھ پر چمکتے مول کو دیکھنے لگا اس کا دل زوروں سے ڈھرک رہا تھا جیسے وہ اسے جانتا ہو اس شخص نے فار یہ کو پکارنے کی کوشش کی مگر جنات کا ہجوم اس کی آواز کو وہی دبائے بیٹھا تھا اس تھکے ہار شخص نے آخر اپنے اندر موجود تمام طاقت کو جمع کر کے زوردار آواز دی جو ہجوم کو چیرتے ہوئے اسٹیج پر بیٹھی شاہ جنات کی بیٹی فار یہ شہزادی تک پہنچ گئی وہ شخص زمل سلطان شہزادی کے نام سے پکارا تھا یہ نام سنتے ہی وہ حیرانگی سے پلٹی کیونکہ یہاں یہ

نام ایک شخص ہی جان سکتا تھا اور وہ تھا فاسیر جو اب اس کے سامنے کھڑا تھا زمل کی تلاش میں تھک ہار چکے فاسیر کی جان میں واپس جان آئی تھی

#####

لیوسفر اپنا روپ بدلتے ہوئے خوفناک شکل اختیار کر چکا تھا تم کتنی ہی بار میرے راستے میں رکاوٹ بن چکی ہو زمل اب اگر اس آگ سے بچنا چاہتی ہو تو بھاگو اتنا تیز کہ تمہارے بدن کے ایک ایک پور سے نمی نمودار ہو اور پھر میں اس بزدل جن کے سامنے تمہارے بدن کی نمی سے خود کو سیراب کروں۔۔۔ وہ شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگا اس نے جادوائی انداز میں فاسیر کی گردن کو دبوچ لیا تھا جس سے اس کی سانسیں اکھڑنے لگی تمہارے بدن کا پسینہ ہی فاسیر کو چند سانسیں دے سکتا ہے۔۔۔ آگ مسلسل اس کے بدن کی طرف بڑھتی جا رہی تھی مرنے کیلئے کرتی

ناچاہتے ہوئے بھی وہ آگ کے آگے بھاگنے لگی جو اس کے بدن پر موجود ہر پردے کو ایک ایک کر کے جلاتی جا رہی تھی کچھ ہی دیر بعد وہ تھک ہار کر زمین پر گری تو یہ وہی جگہ تھی جہاں سے اس نے بھاگنا شروع کیا تھا وہ سر سے پاؤں تک پسینے میں شرابور تھی اس کے برہنہ بدن پر نمی کی چمک لیو سفر کا دل لپچانے کو کافی تھی وہ اسے چھوئے بغیر برہنہ کر کے اتنا تھکا چکا تھا کہ اس کی مزاحمت کرنے کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔۔۔ زل تم کیوں ہر وہ کام کر رہی ہو جو وہ تم سے کروانا چاہتا ہے۔۔۔ وہ پنجرے سے یہ سارا منظر دیکھ چکا تھا فاسیر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ میرا یقین کرو یہ کبھی تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کی جرت نہیں کر سکتا تم تو کیا یہ کسی لڑکی کے بدن کو اس کی مرضی کے بغیر اپنی تسکین کے لئے استعمال نہیں کر سکتا یہ صرف لڑکیوں کو تھکا دیتا ہے ڈرا دیتا ہے کہ وہ اسے اپنا آپ سونپ دیں۔۔۔ اگر میں ایسا نہیں کروں گی تو وہ مجھے مار دے گا فاسیر۔۔۔ اگر اس نے تمہیں مارنا ہوتا تو بہت پہلے مار دیتا اب کی بار وہ تمہارے بدن کو پانا چاہتا ہے تاکہ اپنی حوس اور انا کیساتھ ڈیفنی کی انا کی بھی تسکین کر سکے تمہیں اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے زل۔۔۔ تم نے دیکھا نہیں کہ

اس نے کس طرح مجھے چھوئے بغیر برہنہ کر دیا وہ کس طرح اپنا روپ بدلتا ہے اور کس طرح کوہ قاف کے جنات کو بے بس کر دیتا ہے میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔ اس کی سانس پھولی ہوئی تھی اور ہر سانس پر اس کے سینے کا اچھال لیو سفر کو اس کی طرف کھینچتا جا رہا تھا

تم کر سکتی ہو زمل میں نے دیکھا ہے تمہیں اس کے چہرے پر مارتے ہوئے۔۔۔ وہ سب اس لاکٹ کی وجہ سے تھا فاسیر اب تک میری ہمت اسی کی وجہ سے بندھی ہوئی تھی۔۔۔ تم سمجھو زمل کہ وہ لاکٹ اب بھی تمہاری گردن میں ہے اور اس کی ساری طاقتیں تمہارے پاس۔۔۔ میں ایک کمزور انسان ہوں جو کسی جن کے سامنے ایک لمحہ نہیں ٹک سکتی میں اپنے جسم کے بدلے تمہاری زندگی کی بھیک مانگوں گی

فاسیر___ انسان کمزور نہیں ہوتے زل بلکہ انسان تو قدرت کا بہترین شہکار ہے اگر تم نے خود کو اسے سونپ دیا تو حیا کو کون بچائے گا تم کر سکتی ہو زل___ وہ اسے اعتماد دینے کی کوشش کر رہا تھا___ اب اٹھ بھی جاؤ انسانی لڑکی تمہارے بدن کی نمی کم ہو گئی تو تمہیں پھر محنت کرنا پڑے گی___ لیو سفر کی خوفناک آواز نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا___ ڈیفنی مجھے بہت سی خوبصورت پریوں کے جسموں کی سیر کروا چکی ہے آج میں ڈیفنی کو ایک ایسی انسانی لڑکی کے بدن کے بارے میں بتاؤں گا کہ جس کا بدن پرستان کے پانیوں کی خوشبو جذب کر چکا ہے___ وہ زمین سے اٹھی اور لیو سفر کی آنکھوں میں گھورنے لگی اس کی سانسیں تیز تھیں___ اگر تم نے ایک قدم بھی میری طرف بڑھایا تو میں تمہارے سینے سے کلیجہ نکال کر چبا جاؤں گی

لیو سفر___ لیو سفر اس کی اس گیڈر بھکی کو ہوا میں اڑاتا ہوا اب کی بار اپنے اصلی روپ میں اس کے برہنہ بدن پر ٹوٹ پڑا تھا لیو سفر کی ناک زل کے پسینے کو سونگھتی گردن کے گرد آئی تھی اور پھر اس پسینے کی خوشبو میں بہکتی گردن سے سینے تک!!! وہ اس کے مخملی بدن کی نمی کو اپنے ہونٹوں میں جذب کرتا اس کے پور پور کو چوستا جا رہا تھا

اس کی بانہوں کی گرفت میں مزاحمت کرتی زل ہر لمحے خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے زل کو زمین سے بلند کر کے اس کی رانوں پر آئی نمی کو جذب کیا اور وہاں سے کمر تک گیا اس کی شیطانی زبان زل کی ریڑھ کی ہڈی کو اپنی گرفت میں کرتی ہوئی خشک کر چکی تھی وہ ہر لمحہ اس نشے میں بہک رہا تھا کمر سے کندھوں تک اور پھر سینے کے ابھاروں کے گرد ہوتا ہوا وہ اسے جادوئی بستر پر ٹنچ چکا تھا اب کی بار جب وہ اس پر حاوی ہونے آیا تو اس کی کمر پر موجود ایک نرم ہڈی زل کے ہاتھ میں آگئی تھی غصے سے بھری زل نے پورے زور سے اپنے ناخنوں کو اس نرم ہڈی میں دھنسا دیا یہ لیوسفر کے جسم پر موجود واحد نرم حصہ تھا جس کے اندر لیوسفر کی ساری طاقت جمع تھی جیسے جیسے زل کے تیز ناخن اس ہڈی میں دھنستے جا رہے تھے ویسے ویسے لیوسفر کی جام نکل رہی تھی مگر وہ اس کے بدن میں اس قدر مگن تھا کہ جب تک اسے احساس ہوا تب تک بہت دیر ہو چکی تھی زل آنکھیں زور سے بند کئے چلاتی ہوئی فقط اپنے ناخن دھنساتے جا رہی تھی کہ اچانک ایک زوردار چیخ لیوسفر کے گلے سے نکلی اور ایک تیز روشنی کا اخراج زوردار دھماکے سے ہوئے آنکھیں کو چند ہادینے والی یہ

روشنی فاسیر کو بھی لمحے بھر کے لئے اندھا کر چکی تھی کچھ دیر بعد جب اس کی نظر واپس آئی تو اس نے زل کے ناخنوں سے بہتہ خون اور لیو سفر کو ڈھیر دیکھا وہ یہ منظر دیکھ کر ایک ناقابل یقین کیفیت میں بہوش ہو گیا تھا

جیسے ہی لیو سفر کی جان نکلی ٹھیک اسی وقت نوشہ کے بدن کو مفلوج کئے اس پر حاوی ہونے کی کوشش کرتے میکال سلطان کی تمام شیطانی طاقتیں دم توڑ گئی تھی مفلوج شدہ بدن میں زندگی کی رمک واپس آنے پر نوشہ کے ڈر و خوف کم ہوا اس نے اپنے اندر موجود تمام ہمت کو جمع کرتے ہوئے نوکدار شیشہ میکال کی گردن میں موجود سانس کی نالی کے آر پار کر دیا تھا طاقت کے نشے میں چور شیطان لیو سفر ایک عام انسانی لڑکی زل اور میکال سلطان نوشہ کے ہاتھوں قتل ہو کر ابدی نیند سو گئے ڈیفنی کی حقیقت عیاں ہونے اور اس کے زل اور فاسیر کیساتھ رویے کی خبر جیسے ہی شاہ جنات تک پہنچی وہ ہزاروں جنوں کیساتھ ڈیفنی کے محل پر حملہ آور ہوا اور ہر چیز کو تباہ کرتا ہوا ڈیفنی کو اپنا قیدی بنا کر لے گیا لیو سفر کی موت ہزاروں پریوں کی آزادی

کا موجب بنی جو مہینوں سے لیوسفر کی قید میں تھی شاہ جنات کے غصے اور آگ کا سامنا کرتا پرستان پوری طرح تباہ و برباد ہو چکا تھا جس کی خوشبوؤں رونقوں اور ہریالی کو دوبارہ بحال کرنے کے لئے ملکہ کی ضرورت تھی ایک ایسی ملکہ جو اپنی خوبصورتی کی بجائے پرستان کی خوبصورتی پر توجہ دے جس کو خوبصورت نازک پریوں کی خوبصورتی سے جلن نہ ہو اور جو نرم دل اور نرم مزاج ہو کچھ ہی عرصے بعد پرستان نے اپنی نئی ملکہ کا انتخاب کر لیا تھا بچپن سے اپنی کتابوں کے پنوں پر اپنا نام شہزادی لکھنے والی ایک انسانی لڑکی زمل سلطان شہزادی اب سچ میں شہزادی تھی جس کی سچائی اور لیوسفر سے لڑائی میں جیت کو دیکھتے ہوئے شاہ جنات نے نہ صرف اسے اپنی بیٹی بنا کر کوہ قاف کی شہزادی بنایا بلکہ فاسیر سے شادی کروا کر پرستان کی ملکہ کا درجہ بھی دیا لیوسفر کی قید سے آزاد ہونے والی سینکڑوں پریوں نے اپنا حسن نئی ملکہ کو تحفے میں پیش کر دیا تھا وہ سپر پاورز کیساتھ خوبصورت ترین ملکہ بن گئی تھی جس کے گرد سینکڑوں پریوں کا جھرمٹ ہوتا تھا

پرستان کی ایک خوشگوار صبح محل کی چھت پر کھڑی ملکہ پرستان کی رعنائیوں سے لطف اٹھا رہی تھی سورج کی کرنیں اپنی ابتدا پر تھی اور ہلکی ہلکی چلتی ٹھنڈی ہوا سے اس کی اڑتی زلفیں اس کی گردن کو چار سو سے برہنہ کر رہی تھی اس کے بدن کی مہک کئی تتلیوں کو اپنی طرف کھینچ لائی تھی یہ پرستان کی ایک عام صبح تھی جب ملکہ مشرق سے نکلتے سورج کی ٹھنڈی کرنوں کی تپش سے بدن سیکنے نرم بستر کو چھوڑ کر چھت پر پہنچ آئی تھی

تمہارا حسن کسی مصور کی تصویر کی مانند کتنا مکمل ہے اور میرا وجود تمہارے بغیر کتنا نامکمل۔۔۔ فاسیر نے اس کی پتلی کمر کے گرد اپنی بانہوں کا حصار بناتے ہوئے خود کو اس کیساتھ چپکا لیا تھا۔۔۔ یہ چھپ کے آنے والی عادت گئی نہیں مسٹر

جن _____ وہ مصنوعی سا غصہ دیکھا رہی تھی _____ نہیں میری جان میرا اچانک سے
تمہیں لپیٹنا اور ہر بار اس اچانک والی حرکت کے باوجود تمہارا مجھے محسوس کر لینا مجھے
اطمینان دیتا ہے کہ اپنی بیوی سی میری محبت خالص ہے _____ کوئی خالص و لص نہیں
مسٹر فاسیر تم خالصتا حسن پرست ہو _____ زمل نے اپنا چہرہ کندھے پر رکھے فاسیر
کے چہرے کی طرف کیا اور اسے بناوٹی سا غصہ دیکھانے لگی وہ اپنے بدن پر اس کے
ہاتھوں کی حرکت کو محسوس کرتے ہوئے کانپ سی گئی تھی _____ ہاں صحیح کہا تم نے
میں حسن پرست ہوں زمل _____ فاسیر نے سرگوشی کی _____ اور حسن تمہاری
میراث ہے یہ تتلوں کے جھنڈ تمہارے بدن سے خوبصورتی پاتے ہیں تمہارے بدن
کی مہک پھولوں کو مہکاتی ہے اور تمہارا وجود پرستان کے سکون کا موجب ہے تو میں
بھلا کیوں ناں تمہارے حسن کی پرستش کروں _____ وہ اپنی گرم سانسوں کی پھوہاڑ
اس کی گردن پر مارتے ہوئے اسے بے بس کر چکا تھا _____ فاسیر تم بھی انسانوں کی
طرح باتیں بنانے لگے ہو _____ ہاں میں تمہیں ہر روپ میں چاہنا چاہتا ہوں ہر روپ کو
تم سے روشناس کروانا چاہتا ہوں _____ وہ اس کے کان کی لو پر اپنی زبان کا ہلکا ہلکا لمس

دئے رہا تھا _____ انسان قدرت کا بہترین شہکار ہے زل اور عورت اس بہترین شہکار کی سب سے بہترین شکل جو اپنے اندر خلوص اور محبت کے ایسے جذبات سموئے ہوئے ہے کہ صرف انسان ہی نہیں جنات بھی اس کے عاشق ہو جائیں _____ اس کے ہاتھوں کے لمس سے بے بس ہو چکی زل اپنا رخ اس کی طرف پھیر کر اس سے لیپٹ گئی دونوں کے ہونٹوں کے ملنے کی گرمجوشی بادلوں کو گویا اچانک سے کھینچ لائی تھی جو پانی کی بوندوں کی ہلکی پھوہاڑاں پر برسانے لگے تتلوں کا ایک جھنڈا ان کے گرد غلاف بنائے کھڑا ان کو محبت کرتے دیکھتا رہا زل اور فاسیر کے یہ قربت کے لمحے ہر طرف سکون سے بھر پور ایک خوشگوار احساس چھوڑ گئے تھے شاہ جنات کے حملے نے نہ صرف ڈیفنی کو اپنا قیدی بنایا تھا بلکہ حیا کو بھی بچا لیا تھا جو لیو سفر کا نشانہ بنتے بنتے رہ گئی تھی جب وہ واپس انسانی دنیا میں پہنچی تو اسے اپنی ماں تک کا نام یاد نہیں تھا جو میکال کے ہاتھوں مر چکی تھی تحروبا اور سردار کی شادی حادثاتی طور پر ہو گئی تھی عاشر اپنی ٹانگوں پر واپس چلنے لگا تھا تحروبا کی سردار

کیساتھ اور عاشر کی نوشہ کے ساتھ دنیا کے مختلف کونوں میں ایک خوشگوار زندگی کا ایک حسین سفر شروع ہو چکا تھا وہ اپنا ماضی کسی ڈروانے خواب کی طرح بھول چکے تھے ان کی زندگی میں یہ خوشگوار تبدیلیں کیسے آئی اس سب کے متعلق وہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے شاید کسی تیسری طاقت نے اس سب میں اپنا کردار ادا کیا تھا شاید وہ زمل تھی

مگر وہ اپنے سب دشمنوں کو اتنا خوش کیوں کرتی؟
پتہ نہیں

شاید عورت کا اصل کام حسد اور بغض کی بجائے خوشیاں بانٹنا ہی ہے اور یہی ایک شہزادی اور ملکہ کو زیب دیتا ہے

ختم شد

